بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

علمائے نجد کی خدمت میں ایک زنّاٹے دار

طمانچہ بجواب دھماکہ

از

علامہ خلیل اشرف قادری رضوی اعظمی

ڈونگہ بونگہ بھاولنگر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰهِ

اِنتساب

عُلمائے حق

کی اُن جُراتوں اور سرفروشیوں کے نام

جن سے گستاخانِ رُسول صلی اللہ علیہ وسلم تھرّاتے ہیں۔

اور جن کی حق نوائی سے آمریت کے ایوانوں میں

زلزلہ طاری رہتا ہے۔

خلیل اشرف رضوی قادری

تقریظ

علامہ ارشد القادری مدظلہٗ العالی کی شہرۂ آفاق تصنیف "زلزلہ" جب سے منظر عام پر آئی تو مخالفین اہلسنت کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ کتاب کی مقبولیت کا یہ عالم، کہ جس نے ایک صفحہ پڑھا، کتاب خریدنے پر مجبور ہو گیا۔ اپنے تو اپنے خود دیوبندی فرقہ کے ذمہ دار لوگوں نے حضرت مصنف کے محققانہ اسلوب نگارش کو خراج تحسین پیش کیا اور اعتراف کیا کہ کوئی بڑے سے بڑا علامۃ العصر بھی اس کتاب کا جواب نہیں دے سکتا۔

لوگوں نے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گریبان تھام تھام کر پوچھا کہ اس کتاب کا جواب دو لیکن کوئی دیوبندی جواب دینے کی جرأت نہ کر سکا۔

اب اپنی جماعت کا بھرم رکھنے کیلئے ایک گمنام آدمی نے "دھماکہ" نامی کتابچہ لکھکر بزعم خویش "زلزلہ" کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ دراصل "دھماکہ" کو "زلزلہ" کے جواب کی بجائے دجل و تلبیس کا مرقع کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کوئی بڑے سے بڑا دیوبندی بتلائے کہ "دھماکہ" کے کس صفحہ پر "زلزلہ" کی کونسی عبارت کا جواب ہے۔

یہ کتابچہ (دھماکہ) اتنا لچر ہے کہ اسکی تردید کی چنداں ضرورت نہ تھی اور پھر حالات بھی اجازت نہیں دیتے کہ ملک میں انتشار اور فرقہ وارانہ مسائل کو ہوا دی جائے مگر مجبوراً اس کانگریسی ٹولہ کا منہ بند کرنے کیلئے جواب دینا ناگزیر سمجھا گیا، چنانچہ خلیل العلماء مولانا خلیل اشرف صاحب خطیب اعظم ٹوبہ ٹیک سنگھ نے مضبوط دلائل سے اور متانت و سنجیدگی کے ساتھ "دھماکہ" نامی کتابچہ کا نوٹس لیا ہے اور ہر بات مستند کتابوں سے تحریر کی ہے۔

ممکن ہے کہ کوئی شخص یہ سمجھے کہ "دھماکہ" کے مقابلہ میں طمانچہ کیا کرے گا۔ حالانکہ اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو بات بالکل واضح ہے کہ دھماکہ دشمن کے آگے پیچھے یا دائیں بائیں بھی ہو سکتا ہے مگر طمانچہ اسے کہتے ہیں جو منہ پر رسید ہو تو منہ کا حلیہ بگاڑ دے۔ اور پھر "طمانچہ" نام اس لئے بھی ضروری ہے کہ دھماکہ کرنے والے شادیانے بجانے لگے ہوں کہ ہم نے دھماکہ کر کے مخالفین کو ختم کر دیا ہے۔ اب طمانچہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جن پر تم نے دھماکہ کیا ہے وہ بحمدہ تعالٰی زندہ ہیں اور تمہارے منہ پر طمانچہ مار کر اپنی زندگی کا مزید ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔

ہم ان گستاخانِ رسول کو آگاہ کرتے ہیں کہ اپنی روش کو چھوڑ دو۔ اب دنیا تمہارے جبہ و دستار اور تقدس سے واقف ہو چکی ہے اگر تم نے اپنے رویہ کو تبدیل نہ کیا تو عنقریب وہ سارا مواد قوم کی عدالت میں پیش کیا جائیگا۔ جو ابوالبیان سہروردی ہفت روزہ طوفان کے ایک ضخیم نمبر میں شائع کرنیکا ارادہ رکھتے تھے۔

والسلام

ابوالعطاء حافظ نعمت علی چشتی

○

تحریک پاکستان کے مخالفین میں ایک اور خطرناک گروہ نیشنلسٹ علماء کا تھا اس گروہ میں ابوالکلام آزاد، حسین احمد مدنی جیسے امام الہند اور شیخ الہند شامل تھے مسلمانوں کے ایک طبقہ میں انہیں بڑے تقدس اور احترام کا درجہ بھی حاصل تھا لیکن یہ ہماری تاریخ کی یہ سب سے دلخراش اور جگر پاش داستان ہے کہ تحریک پاکستان کو ناکام بنانے میں ملت اسلامیہ کے خلاف جو مذموم کھیل انھوں نے کھیلا اور جو کردار انھوں نے اسٹیج کئے ملت کے بدترین دشمنوں سے بھی اس کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔

(پیش لفظ تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء)

○

مدنی مرحوم نے جہاں تک ہو سکا پوری قوت و ہمت سے اپنی تمام توانائیاں مسلمانوں کے ملی مستقبل کو تباہ و برباد کرنے کے لئے صرف کر دیں۔۔۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے زیر اثر علمائے دیوبند نے تقریباً سو فی صد قیام پاکستان کی مخالفت کی۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص۲۴۳)

○

○ ہمیں جمعیت العلماء ہزاروی گروپ کی ضرورت نہیں رہی۔

○ اس گروپ کے علماء پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

○ ہم جمعیت العلماء ہزاروی گروپ کی سرپرستی کرتے رہے ہیں کیونکہ اس وقت ایک سیاسی ضرورت کا تقاضا تھا کہ ہم ان علماء کو استعمال کریں۔

(خبر ندائے ملت ۲۷ اگست ماخوذ از چٹان ۳۱ اگست ۱۹۷۰ء)

حضرت سیدنا الشاہ محدث اعظم محمد اشرفی جیلانی علیہ الرحمہ صدر استقبالیہ آل انڈیا سُنّی کانفرنس نے فرمایا:

وہ کیسی تعلیم ہے جو پاکستان کے تصور سے کانپ اٹھے۔ اور پاکستان میں جس [illegible] زندگی محال نظر آئے۔ اسلامی تلوار کی آزادی میں اپنی موت معلوم ہو۔ کیا سُنّیوں کی [illegible] مسلمانوں کی اسلامی غیرت اس قومی و دینی جرم کو برداشت کر سکتی ہے؟

(خطبۂ صدارت آل انڈیا سُنّی کانفرنس ص۱۰)



ہماری آرزو ہے کہ اسی وقت ساری زمین پاکستان ہو جائے آل انڈیا سُنّی کانفر[illegible] پاکستان کے خلاف زبان کھولتے اور قلم چلانے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیئے کہ داورِ حشر [illegible] کیا منہ لے کر جائیں گے۔ پاکستان میں اس مجرم کو نہ بخشا جائے گا جو کلمہ پڑھ کر اپنے [illegible] سُنّی کہہ کر اسلامی اقتدار کے تصور سے چڑھتا ہو۔

(خطبۂ صدارت بنارس سُنّی کانفرنس ص۲۵)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰

[illegible] نوجوان فاضل جناب مولانا خلیل اشرف صاحب رضوی کی تصنیف لطیف "طمانچہ" سرسری [illegible] اور اس کے بعض باب تفصیلی طور پر پڑھنے کا اتفاق حاصل ہوا۔ مولانا موصوف جو ہماری ملت [illegible] قیمتی سرمایہ ہیں، اور تحریری محاذ پر مسلک اہلسنّت کی جو خدمات انجام دے رہے ہیں؛ وہ انتہائی [illegible] ہونے کے ساتھ مخالفین کے ایوانوں میں زلزلہ طاری کئے ہوئے ہیں۔

آپ نے جس محنت اور تیاری کے ساتھ اتنا قیمتی مواد ایک خاص ترتیب سے مرتب کیا ہے اس کا ایک ایک لفظ پڑھنے کے بعد دل سے دعا نکلتی ہے کہ

ع:- اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

یہ تاریخی مواد قارئین کے لئے ایک بہت بڑا قیمتی اثاثہ ہے۔ اور اس کا اندازہ ہر شخص کو کتاب [illegible] کے بعد ہوگا۔ مولانا نے مخالفین کے گھر کے بھیدی افراد کے حوالوں سے اُن دین فروشوں کے [illegible] کو بے نقاب کیا ہے۔ جنہیں تاریخ میں نیشنلسٹ علماء کے برص زدہ نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور جنہوں نے چند ٹکوں کے عوض اپنے ایمان اور ضمیر کی دولت کو انگریز اور ہندو کے ہاتھ بیچ دیا۔

مولانا کی یہ کاوش لائق صد تحسین و تبریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

ع:- ایں دعا از من و جملہ جہاں آمین آباد

فقط مخلص

(ملک محمد اکبر خاں ساقی [illegible])

جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان

صوبہ پنجاب

پیش لفظ

حامداً و مصلیاً، راقم ایک دن ملتان کے ایک کتب خانہ میں بیٹھا تھا کہ ایک صاحب نے بھولے زمانہ کا پرچہ "دھماکہ" ہاتھ میں تھماتے ہوئے پوچھا کہ آپ کی طرف سے اس کا کوئی جواب ہے۔ راقم نے اسے یونہی سرسری نظر سے دیکھ کر عرض کی کہ جس نے بھی علماء اہلسنت بالخصوص مجدد اسلام امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصانیف جلیلہ کا مطالعہ کیا اور مسلک اہلسنت کا صحیح طور پر جائزہ لیا وہ "دھماکہ" ایسی ذلیل حرکتوں پر کبھی سنجیدگی سے کان نہیں دھرے گا۔ کیونکہ اب دیوبندی مولویوں کی اس قدر روشن ہو چکی ہیں کہ بمطابق الکذوب تدلیصدق ان کا شاذ و نادر صحیح بھی جھوٹ نظر آتا ہے اور تو ہر ذی فہم و صاحب مطالعہ انسان پر اظہر من الشمس ہو چکا ہے کہ اہلسنت کے خلاف دیوبندی مولوی کچھ زہر اگل چکے ہیں یا اگل رہے ہیں یا اگلتے رہیں گے وہ ان کی جہالت یا تعصب ہی کا نتیجہ ہے اور ہم مثلاً "دھماکہ" کا مصنف لکھتا ہے کہ "مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے لئے جل وعلا کا لفظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ لفظ اسم باری تعالیٰ کیساتھ استعمال ہوتا ہے"

راقم کہتا ہے کہ اس سے بڑھ کر دھماکہ کے مصنف عنید کی جہالت اور تعصب کا اور کیا ثبوت ہو کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر میں جو اکثر اس طرح ہوتا ہے "خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ علیہ وسلم" اس کو بھی وہ نہیں سمجھ سکا اور جہالت کی بنا پر اس پر بھی اعتراض جڑ دیا۔ حالانکہ اگر وہ اہل علم ہوتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایسی تحریر بنا بر لف و نشر مرتب ہے کہ جل وعلا کا تعلق اسم الٰہی سے اور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اسم رسالت سے ہے۔

پھر دیوبندیوں کے تعصب کا عالم یہ ہے کہ دھماکہ میں اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس وصیت پر اعتراض تھوپ رہے ہیں کہ "میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا

... کی بات نظر انداز فرما گئے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جب تک یہ عہد نہ لیتے کہ ... پر عمل کیا جائے گا بیعت نہیں فرماتے تھے۔ ملاحظہ ہو۔

ایک بی بی کا خط آیا۔ اس میں لکھا ہے کہ میں بیعت ہونا چاہتی ہوں (الی ان قال)۔ جواب میں لکھا کہ بہشتی زیور کے مسائل پر اور قصد السبیل کے وظائف و ہدایات پر اور میرے مواعظ کے ... پر عمل کرو تو اس شرط پر بیعت کرتا ہوں۔

(افاضات یومیہ حصہ اوّل ص۲۸ طبع لاہور)

قارئین کرام! انصاف سے کام لیں اور سوچیں کہ مصنف دھماکہ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی جس وصیت کو ... ہے اس میں اور تھانوی جی کی اس شرط میں کیا فرق ہے۔ بلکہ غور فرمائیں تو اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کی وصیت شریفہ نہایت خوفِ خدا اور فکر آخرت کے علاوہ ملی و مذہبی ہمدردی پر بھی مبنی ہے۔ مگر تھانوی جی کی شرط اور وہ بھی عورت سے کہ ان کی بہشتی زیور کے مسائل پر عمل کریں تو اس شرط پر بیعت ... نہایت ہی قابل غور بلکہ مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ بہشتی زیور نہ صرف مسائل شرعیہ کی کتاب ہے بلکہ کوک شاستر سے کم نہیں اس میں زنانہ و مردانہ آلات کو تنگ و طویل کرنے کے نسخوں کا جو ... وہ جہاں دیوبندیوں کے ایک فنکار مجدد کے ذوق شریف کا ترجمان ہے وہاں امتِ ... کے لئے باعث فخر و مباہات نہیں بلکہ موجب ننگ و عار بھی ہے۔ بشرطیکہ اس امت میں ... شرم و حیاء کی کوئی چیز موجود ہو۔

... ہم قارئین کو یقین دلاتے ہیں کہ دیوبندی مولوی دراصل اپنے اکابرین یعنی اولیاء دیو ... پر پردہ ڈالنے اور ان سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے ایسے دھماکے کر رہے ہیں جیسے حال ... اسرائیل نے یوگنڈا کے ایک ہوائی اڈے سے اپنے یرغمالیوں کو رہا کرانے کے لئے پہلے ... دھماکے کر کے مخالفین کی توجہ ہٹا دی پھر یکدم ہوائی اڈہ پر حملہ کر کے یرغمالیوں کو لے بھاگا۔ ... دیوبندی مولویوں کا یہی حال ہے۔

دیوبندی مولوی اب جو کچھ کہتے پھریں کہتے پھریں آپ ان کے گرو گھنٹال جناب

تھانوی صاحب کی سُنیں فرماتے ہیں۔

" ہم بریلویوں کو اہل ہوا کہتے ہیں اہل ہوا کافر نہیں "

(قصص الاکابر ملفوظات تھانوی صـ۹۹/ صـ...)

نیز یہ بھی سُنیں۔ انہوں نے ایک شخص کی دعوت صلح کے جواب میں فرمایا:

" ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں وہ (بریلوی) نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو (صلح پر) آمادہ کرو۔

(افاضات یومیہ ج ۵ صـ۲۲۰)

اس میں امّت دیوبندیہ کے مجدّد کا فیصلہ قارئین نے ملاحظہ کیا کہ وہ علمائے اہلسنت کو کا... کہتے مسلمان سمجھتے ہیں اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھ لیتے ہیں مگر اسے یہی شکوہ ہے کہ علمائے اہل... ان دیوبندیوں کے پیچھے نمازیں نہیں پڑھتے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دھماکہ ایسی ذلیل حرکتوں کے مرتکب اور تعصب کے ... کو مشرک و کافر قرار دینے والے دیوبندیوں سے پوچھیں کہ جب آپ لوگ بریلوی علماء کی قابل ... اور بزعم خویش شرکیہ عبارات کی نشاندہی کرتے پھر رہے ہیں تو آپ کے بزرگ تھانوی ج... انہیں (بریلوی علماء) کو کیوں کر کافر نہ کہا بلکہ اس کے برعکس انہیں مسلمان سمجھ کر ان کے پیچھے نماز... رہے۔ اگر واقعی بریلوی علماء جیسا کہ اب آپ لوگوں کو سوجھی ہے کافر و مشرک تھے تو آپ کے ... نے انہیں کیوں مسلمان قرار دیا؟ توچہ میفرمایند علماء دیوبند دریں مسئلہ کہ جو شخص کسی کافر و مشرک کو ... کہے اور اس کے پیچھے نمازیں روا رکھے، اس کا کیا حکم ہے؟

اس لحاظ سے یا تو تھانوی جی کافر ہوتے ہیں کہ مشرکوں اور کافروں کو کافر و مشرک گ... کی بجائے انہیں مسلمان کہتے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے یا دھماکہ ایسے ذلیل حرکتوں ک... اہلسنّت کو مشرک قرار دینے والے دیوبندی کافر ٹھہرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کافر کہنا بھی تو ... مبتلا ہونا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے فقد باء بہ احدھما فاعتبروا یا اولی الا...

الحمد للہ کہ دھماکہ کا ایک عظیم رد "قہر خداوندی" کے نام سے دیوبندیوں پر نازل ہوا۔ جسے ... اہلسنت مولانا حسن علی صاحب نے تالیف فرمایا خدا تعالےٰ انہیں بہترین جزا دے اور ... رفیق خاص جناب مولانا الحافظ نعمت علی صاحب زید کرمہم مالک مکتبہ فریدیہ ساہیوال ... اسے چھاپ کر عوام اہلسنّت کے لئے قابل فخر کارنامہ انجام دیا۔

اب دھماکہ کے جواب میں امّت دیوبندیہ کے گستاخ منہ پر محسن اہلسنّت (نبیرۂ صدر الشریعۃ ... مؤلف بہار شریعت) مولانا العلّامہ خلیل اشرف صاحب ڈونگہ بونگہ نے یہ ایک ... مُنہ پر رسید فرمایا ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور اس کی طباعت کا اہتمام فرما کر ... حافظ صاحب زید مجدہ نے اہلسنّت کا فخر سے سر اونچا کر دیا ہے۔ یہ طمانچہ بحمد تعالیٰ ایک ایسا ... ہے جس نے پوری امّت دیوبندیہ کا منہ ایسا کالا کر کے رکھ دیا ہے کہ اب کبھی بھی امّت ... دیوبندیہ اس پر اب کوئی مصنوعی سُرخی نہیں چڑھا سکے گی۔

فقط

محتاج دُعا

مفتی محمد سرور قادری

(ایم اے اسلامک لاء جامعہ اسلامیہ بہاولپور)

مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ لیڈی پارک

اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنٰفقین واغلظ علیھم
(قرآن حکیم)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور ان پر شدت وسختی کر۔

دشمنِ احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروّت کیجئے (اعلحضرت)

○

اترعون عن ذکر الفاجر متٰی یعرفہ الناس
اذکر الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس (حدیث پاک بیہقی)

کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو۔ لوگ اُسے کب پہچانیں گے۔
فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اُن سے بچیں۔

○

فسقِ عقیدہ فسقِ عمل سے بدرجہا بدتر ہے۔ (امام اہلسنّت اعلحضرت)

○

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کچھ عرصہ پہلے حضرت علامہ ارشد القادری زید مجدہ العالی کی ایک قابل قدر تصنیف "زلزلہ" منظرِ عام پر آئی تھی جس کی عمدگی کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جناب عامر عثمانی جو ایک فاضل مؤلف، اعلاوہ فضلاء دیوبندی بھی ہیں اور جماعت اسلامی سے متعلق بھی۔ اپنے ماہنامہ تجلی دیوبند بابت ۱۹۷۷ء کے شمارے میں رقم طراز ہیں:

"اس کتاب کے فاضل مصنّف (علامہ ارشد القادری) بریلوی مکتبۂ فکر سے تعلق رکھتے ہیں ہمیں یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ان کا اندازِ تحریر عام بریلوی اصحاب قلم سے الگ ہے اور ان کے علم کلام میں معقولیت کا عنصر بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے پوری کتاب "زلزلہ" دستاویزی حقائق اور ناقابل تردید شواہد پر مبنی ہے ....

مصنّف نے ایسا نہیں کیا کہ ادھر اُدھر سے چھوٹے موٹے فقرے لیکر ان سے مطالب پیدا کئے ہوں۔ بلکہ پوری پوری عبارتیں نقل کی ہیں اور اپنی طرف سے ہرگز کوئی معنی پیدا نہیں کئے ہیں .... دفاع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کوئی بڑے سے بڑا منطقی علامۃ الدہر بھی ان اعتراضات کو دفع نہیں کرسکتا .... اور حق یہی ہے کہ متعدد علمائے دیوبند پر تضاد پسندی کا جو الزام اس کتاب میں دلیل وشہادت کے ساتھ عائد کیا گیا ہے وہ اٹل ہے۔ یہ دیوبندی لٹریچر کی خاصی مشہور کتابیں ہیں۔ ارواح ثلٰثہ۔ تذکرۃ الرشید۔ سوانح قاسمی۔ اشرف السوانح وغیرہ۔

زلزلہ ہی سے منکشف ہوا کہ ان میں کیسے کیسے عجوبے اور کیسی کیسی ان کہنیاں محفوظ ہیں۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ واقعہ یہ ہے کہ محض ناول بھی اپنے قارئین کو

اتنا نقصان نہیں پہنچا سکے جتنا ان کتابوں نے پہنچایا ہوگا...... مصنف بار بار یہ پوچھتے ہیں کہ اس تضاد کا جواب کیا ہوگا۔ انصاف تو یہ ہے کہ اس کا جواب مولانا منظور نعمانی۔ یا مولانا محمد طیب صاحب کو دینا چاہیئے..... مگر وہ کبھی نہ دیں گے کیونکہ جو اعتراض ایک ناقابل تردید صداقت کی حیثیت رکھتا ہے اس کا جواب دیا بھی کیا جا سکتا ہے...... اسی لئے رونا صرف ان مریدانِ باصفا کا نہیں جو غیر عالم ہیں بلکہ اس وادی میں تو اچھے اچھے علاّمہ" روشن فکر" حضرات بھی ایک ہی رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں۔ ماشاء اللہ یہ سب لائق فائق علمائے شریعت ہیں اور دوسروں کے افکار و عقائد پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے میں ان کی اہلیت مشین گن سے کم نہیں.......

اس مکتب کا کم و بیش ہر عالم پہلے دن سے اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ اگر کسی نے قرآن کو پوری طرح سمجھا ہے تو وہ ہمارے فلاں شیخ التفسیر ہیں۔ اگر علم الحدیث کی تہہ تک کوئی پہنچا ہے تو وہ ہمارے فلاں شیخ الحدیث ہیں۔ اور اگر ولایت و نبوت پر اور طریقت و تصوف کے اسرار و معارف پر کسی نے عبور حاصل کیا ہے تو وہ ہمارے فلاں فلاں شیوخ ہیں۔ اس خوش فہمی کے ساتھ ساتھ ان کا پختہ خیال ہے کہ ان کا ہر بزرگ زہد و تقویٰ کے علاوہ عقل و دانش میں بھی بقراط و ارسطو سے کسی طرح ہرگز کم نہیں ...... یہ کتاب "زلزلہ" جو نقد جواب طلب کر رہی ہے اس سے عہدہ برآ ہونے کی صورت آخر کیا ہوگی؟ اپنی کسی غلطی کو تسلیم کرنا تو ہمارے آج کے بزرگانِ دیوبند نے سیکھا ہی نہیں۔ انہوں نے یہ سیکھا ہے کہ اپنی کہے جاؤ کسی کی مت سنو۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند دسمبر ۱۹۸۲ء)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تری

اور اب اس کے جواب میں دھماکہ نامی کتاب دیکھنے میں آئی ہے جسے بر منگھم کے کسی نامعلوم مجہول شخص نے لکھا ہے۔ خیال تھا کہ زلزلہ جیسی عمدہ اور دلائل و براہین سے لبریز شستہ و شائستہ

... میں لکھی گئی کتاب کوئی معیاری کتاب ہوگی۔ مگر دھماکہ سننے اور دیکھنے کے بعد سخت مایوسی ...

بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ

... افترا بہتان و فتنہ انگیزی کا تومار بندھا ہوا ہے۔ دلائل و براہین کا کہیں دُور دُور ... نہیں ملتا۔

... "زلزلہ" کا جواب تو وہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک نہ دے سکیں گے۔

... چوراسی صفحات پر مبنی "دھماکہ" سراسر حواس باختگی اور بوکھلاہٹ کا نتیجہ معلوم ... پھر زبان تو الامان والحفیظ۔ بقول جناب شورش

○ "حقیقت یہ ہے کہ ہزاروی گروپ کے ننانوے فی صد خطیب اب گالی دیئے بغیر قرآن بھی نہیں سنا سکتے"۔ (چٹان ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۸)

... ملاحظہ فرمالیں،

(... کانفرنس میں جب غلام غوث تقریر کرنے آئے)

○ تو بیساختہ فرمایا" شریف مقرر چلے گئے۔ میں پاجامے اُتار دوں...... ... انس دیدوں گا"

... خطابت تھی کہ ہر شخص پریشان نکلا — سیل الفاظ میں دشنام کا طوفان نکلا
شورش (چٹان ۶ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۴)

○ "مولانا بنوری حکم دیں تو ہم بتائیں کہ وہ کیا زبان استعمال کرتے ہیں۔ ایسی زبان کم ... یہ زبان اُن لوگوں سے بھی نہیں سُنی جو دوزخ کا ایندھن ہیں اور اگر غلام غوث حق ... ہیں تو ہمیں اپنے جہنمی ہونے پر فخر ہے۔ ہم ایسے گنہگاران کے ساتھ بہشت میں رہنے کا حوصلہ نہیں کر سکتے۔ اور اگر اسلام وہ ہے جو جمعیت کے آخری اجلاس میں حضرت مولانا اور ان کے ارشد تلامذہ نے پیش کیا تو اللہ ہمیں ان کے اسلام سے محروم کردے۔ آمین ثم آمین"

(چٹان ۶ جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۸)

اور میں سوچ رہا ہوں کہ تہذیب محمدی سکھانے والے یہ تقدس مآب لوگ اور رنگی ذ[illegible]
اعتبار سے اتنی پست ہو چکی ہے کہ معیار شرافت ان کے نزدیک کوئی معنی ہی نہیں رکھتا۔
جناب دھماکر (جن کے نام و نسب کا کوئی پتہ نہیں چلتا) اپنی کتاب "دھماکہ" کے [illegible]
لکھتے ہیں: "ساس کی شلوار پر شہوت سے ہاتھ لگانے میں خیر کا دعویٰ بشرطیکہ گرمی [illegible]
مسلمانوں کے کسی فرقے اور کسی مسلک نے اجازت نہیں دی کہ داماد اس طرح بر[illegible]
کی شلوار پر شہوت سے ہاتھ لگا سکتا ہے۔

ایسے ناجائز کام کے متعلق خیر ہونے کا دعویٰ قرآن و حدیث پر ظلم اور فتنہ اسلام پر [illegible]
مولانا احمد رضا خاں کی کتاب احکام شریعت میں یہ کار خیر بایں صورت مرقوم ہے۔

مذکورہ بالا شریفانہ تمہید جناب دھماکہ کی ہے اب اصل مسئلہ دیکھئے:

عرض :- "معمولی چھینٹ جس کے پاجامے عورتوں کے ہوتے ہیں خوشدامن کا
پاجامہ ایسی چھینٹ کا ہو اس پر اس کے جسم کو ہاتھ شہوت سے لگائے تو کیا حکم ہے؟"

ارشاد : "اگر ایسا کپڑا ہے کہ جس سے حرارت جسم کی نہ معلوم ہو تو خیر ور[illegible]
حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی" (احکام شریعت حصہ دوم [illegible]

"از دھماکہ صفحہ ۷۵"

دیکھا آپ نے ! یہ اس دیس کے مجہول باسی نے (جہاں کی کنواریاں بے نام و نسب مجہول
جنتی ہیں) کس قدر ظالمانہ رویہ اختیار کیا ہے اور کتنی ڈھٹائی سے ایک جلیل القدر ہستی کی عظمت [illegible]
کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک نازک فقہی مسئلہ کو کتنے بدترین طریقہ سے سامنے لانے کی [illegible]
کی ہے اور بریلوی ساس کی شلوار پر شہوت سے ہاتھ لگانے کا ریمارک کس کتنے گھناؤنے انداز [illegible]
علمائے دیوبند اور نونہالان نجد اپنی اس فخریہ پیشکش "دھماکہ" پر بغلیں نہ بج[illegible]

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا !

قارئین ! آپ نے یہ مثال تو سنی ہو گی "جیسا منہ ویسا طمانچہ" بس یہ ویسا ہی [illegible]

[illegible] ہے۔ اور اس کے باوجود کہ یہ طمانچہ مزاج یار کے مطابق ہو گا۔ آپ اسے دلائل و براہین، حقائق
[illegible] سے خالی نہیں پائیں گے۔ ہم اس کتاب کے ایک ایک حوالے کی پوری پوری ذمہ داری قبول
[illegible] ہیں اور پھر ہم نے ان کی عبارات کی کوئی تاویل بھی نہیں کی ہے نہ ہی اپنی طرف سے کوئی
[illegible] لگائے ہیں۔

اس میں اگر ہماری کوئی خطا ہو گی تو صرف یہ کہ ہم نے ان کے فریب کار خشک دبوس
[illegible] دجل و فریب کی تاریک نقابیں نوچ لی ہیں۔
[illegible] دھماکے کی پیداوار اس زناٹے دار طمانچہ کے سامنے نہیں ٹک سکتی۔

تمہارے محاسب تمہارا تعاقب
یہ ممکن نہیں چھوڑ دیں - رہنماؤ

حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ سوچنے سمجھنے اور لکھنے کے باوجود بھی میں سوچ رہا ہوں کہ
[illegible] سب کچھ مجھے نہ لکھنا پڑتا اور اب نہ جانے کتنی پگڑیاں اچھلیں گی اور نہ جانے کتنے دامن
[illegible] گے .... اے کاش ! چند لوگوں کے ذوقِ فتنہ انگیزی یہ گل نہ کھلاتے۔ اور دھماکہ
[illegible] کی سفاہتیں مجھے اس بات پر مجبور نہ کرتیں تو شاید بات یہاں تک نہ پہنچتی۔

[illegible] بات اختلاف کی تو اختلاف فی نفسہ اتنی بُری چیز نہیں۔ اس سے تو ہزاروں گرہیں کھل
[illegible] تصویر کا ہر رُخ واضح ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات بکھری ہوئی کڑیاں جڑ جاتی ہیں بشرطیکہ
[illegible] حق و انصاف پر مبنی ہوں۔ ان کی بنیاد میں ہٹ دھرمی اور دجل و فریب پر نہ رکھی گئی ہوں۔
[illegible] ارشد القادری نے اپنی کتاب "زلزلہ" میں جس عالی ظرفی اور فراخدلی کا ثبوت دیا ہے
[illegible] وہ قابل ستائش ہیں مگر کیا دھماکہ جیسے لوگ بھی اس قابل تھے کہ ان سے شرافت کی
[illegible] بات کی جائے۔ ہر گز نہیں۔ بقول جناب شورش

"لیکن شرافت کمینوں کے لئے نہیں شریفوں کے لئے ہوتی ہے کسی نے سوروں
[illegible] کے گلے میں بھی کبھی موتیوں کا ہار ڈالا"

(چٹان ۳ اگست ۱۹۷۰ء صفحہ ۲۰)

یاد رہے کہ جناب شورش کا یہ مقولہ کسی اور کے لئے نہیں واقعتًہ انھیں کے لئے ہے۔ [illegible]

کے لئے حوالہ مذکور نکال لیں...... اور پھر جناب عامر عثمانی دیوبندی نے کتنی سچی بات کہی تھی

"ہمارے علمائے دیوبند کا یہ حال ہے کہ اپنی کہے جاؤ کسی کی مت سنو۔ انشاء اللہ

اس کتاب کے ساتھ بھی ان کا سلوک اس سے مختلف نہ ہوگا۔"

بالآخر وہی ہوا جس کا خدشہ جناب عامر عثمانی نے اپنے تجربہ کی بنا پر ظاہر کیا تھا۔ چاہیئے [illegible]

کہ جناب دھماکہ "زلزلہ" میں پیش کردہ اعتراضات کے جوابات دیتے۔ اپنے عقائد و نظریات [illegible]

وضاحت فرماتے۔ مگر ان اعتراضات کو چھوا تک نہیں۔ البتہ کذب و افتراء کے انبار ضرور لگا [illegible]

گئے ہیں۔ اور ان کی اس قبیح فطرت سے ہمیں نہیں ان کے اپنے بھی نالاں ہیں

○ "اور شرعی محاذ پر جمعیت العلماء ہزاروی جھوٹ بولنے میں یکتائے روزگار ہے

ان سے بڑا کذاب مادر گیتی نے پیدا ہی نہیں کیا۔ کمیونسٹ دہریہ ہیں۔ وہ کسی اخلاقی

قدر پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ جھوٹ سچ سمجھ کر بولتے ہیں لیکن جمعیت العلماء ہزاروی

کے مطوعے لعنة الله علی الکذبین کی آیت ربانی کے علی الرغم جھوٹ

بولتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے چہرے اللہ تعالیٰ نے مسخ کر دئے ہیں۔"

(چٹان ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۷۰ء ص [illegible])

اور جب جناب شورش کو جو کبھی ان کے مجاہد اعظم اور سیف اللہ المسلول [illegible]

انہوں نے ستایا تو کہنے لگے۔

○ "ابھی پچھلے سال ہی ہماری رہائی پر ہمیں امام احمد ابن حنبل اور امام مالک

رحمهم اللہ تعالیٰ کی روایت کا علم بردار کہہ رہے تھے۔ اور ایک سو بچانوے سپاس نامے

پیش کئے تھے" (چٹان ۳۱ اگست سنہ ۱۹۷۰ء)

اور پھر یوں برسے کہ بھرے بازار میں ننگا کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیں:

"لیکن انھیں (اشتراکیوں کو) جمعیت العلماء ہزاروی ہاتھ آگئی جس کے بلیشتر

[illegible] ان پہلے اسلام کے نام پہ پاکستان کے مخالف اور متحدہ قومیت کے حامی تھے

[illegible] اسلام کے ترجمان کہلا کر سوشلزم کے بالواسطہ حمایتی اور بایاں بازو کے ہراول

[illegible] حقیقت یہ ہے کہ غلام غوث اسلام کا میر جعفر اور مفتی محمود اسلام کا میر صادق ہے

اور یہ تو آپ کو معلوم ہی ہوگا کہ جعفر از بنگال صادق از دکن ننگ ملت ننگ دین

ننگ وطن" (چٹان ۱۷ اگست سنہ ۱۹۷۰ء ص ۳)

وارثان منبر و محراب سے کیسے کہوں

آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہیئے (شورش)

[illegible]وال کا بددیانت مدیر:-

اور ماہنامہ الرشید ساہیوال کے مدیر معاون قریشی صاحب جنہوں نے دھماکہ کا ابتدائیہ [illegible]

پہلے ہی مرحلہ میں ننگے ہو گئے ہیں۔ شاید آپ کے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے

[illegible] موقع کے لئے فرمایا ہو۔

○ "تربیت و اصلاح کا کام بڑا ہی نازک ہے اس میں بڑے ماہر فن کی ضرورت ہے

شیخ کا ولی ہونا، بزرگ ہونا، قطب ہونا، غوث ہونا ضروری نہیں ماہر فن ہونا ضروری ہے

شیخ کا متقی، پرہیزگار، زاہد، عابد ہونا بھی ضروری نہیں۔ لیکن ماہر فن ہو"

(الافاضات الیومیہ جلد ہشتم جز اول ص ۵۴)

دوسرے لفظوں میں فریب کار، مکار، ریاکار ہونا ضروری ہے کیوں جناب قریشی فرمائیے

[illegible] اصاحب علم، اخلاقی قدروں کا محافظ، ایماندار و دیانتدار ہونا ضروری نہیں بلکہ فنکار ہونا

[illegible] ہے! جو ایک سے ایک اعلیٰ جھوٹ کو یادش بخیر لکھ کر سچ کر دکھائے۔ آئیے میں آپ

[illegible] کراؤں کہ آپ نے یادش بخیر فرما کر کتنا بڑا جھوٹ بولا ہے۔

○ "جب پاکستان کے مسلمان سارقین نبوت کے خلاف نبرد آزما تھے۔ اور

پوری قوم ابتلاء و آزمائش کے دور سے گذر رہی تھی یادش بخیر جناب مولانا شاہ احمد نورانی

صاحب تبلیغ اسلام کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے ان کے ساتھ ایک خان صاحب بھی تھے جنہوں نے انگلستان میں ایسی مسموم اور فرقہ وارانہ تقریریں کیں الخ

(دھماکہ گذارش احوال واقعی)

کیوں جناب قریشی ؟ آپ نے سوچا کہ آپ کے اس کذب وافترا کے کتنے دردناک نتائج مرتب ہو سکتے ہیں، مگر نہیں۔ بددیانت لوگ ایسی شریفانہ باتیں نہیں سوچا کرتے۔ کردار کشی ان کا شیوہ ہے۔ اور جھوٹ ان کی فطرت ہے۔ اس میں قریشی صاحب کا قصور نہیں بلکہ اُس عصبیت کا قصور ہے جو انھیں ان کے پرکھوں سے وراثۃً منتقل ہوتی رہتی ہے۔

تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو :

میں آپ کو یاد دلا دوں کہ یکم ستمبر ۱۹۷۴ء کو شاہی مسجد لاہور میں وہ تاریخی اجتماع ہوا تھا جس میں پاکستان بھر کے منتخب افراد شامل ہوئے تھے جس میں آپ کے مقدس نونہالوں اور جماعت اسلامی کے صالح سپوتوں نے اسلامیان پاکستان سے جی بھر کر داد لی تھی۔ اور وقت کے اس عظیم الشان اجلاس کو درہم برہم کر دیا تھا۔ یہ تخریبی کارروائی ان شرعی ٹھیکیداروں کی طرف سے ہوئی تھی جو اپنے سوا سب کو کافر و مشرک اور جاہلیت کی پیداوار سمجھتے ہیں۔

اور یہ بھی آپ کو یاد دلا دوں کہ اُس عظیم اجلاس میں جمعیّت علمائے پاکستان کے آٹھ رہنماؤں نے خطاب فرمایا تھا جس میں مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ احمد صاحب نُورانی مجاہد ملت حضرت مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی، حضرت مکرم شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب الازہری سر فہرست تھے جبکہ یہ قرار پایا تھا کہ ہر جماعت سے صرف دو مقرر خطاب کریں گے۔ مگر جب جمعیّت علمائے اسلام کے مقدس شاہزادوں نے جناب مولانا مودودی صاحب کی تقریر نہ ہونے دی تو جواب میں جماعت اسلامی کے شہزوروں نے بھی مفتی محمود صاحب کی تقریر کی ریڑھ مار دی۔

اور یہ بھی یاد دلا دوں کہ وہ ۷ ستمبر کی شب تھی جب مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اس سے پہلے جب مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک پیش کی گئی تو ۴۶ افراد کے دستخط والی

قرارداد مولانا شاہ احمد نُورانی نے پیش کی تھی جس پر غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے دستخط نہیں کئے تھے۔

اور یہ بھی یاد دلا دوں کہ جب کوثر نیازی نے پوری قومی اسمبلی میں یہ چیلنج کیا تھا کہ تم میں سے کون ہے جو مسلمان کی ایسی تعریف پیش کرے جو سب کے لئے قابل قبول ہو تو وہ چیلنج قبول کرنے والے مولانا شاہ احمد نُورانی ہی تھے اور اسلام کی صحیح تعریف لکھنے والے حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری ایم این اے تھے۔ اور اس کا انگلش ترجمہ حضرت مکرم پروفیسر شاہ فریدالحق نے کیا تھا۔

اور یہ بھی یاد دلا دوں کہ آپ لوگوں نے صرف ختم نبوّت کا چندہ کھایا تھا اور کچھ نہیں کیا تھا۔ جناب شورش لکھتے ہیں :

> "جمعیّت کے موجودہ رہنماؤں کا حال دوسرا ہے انھوں نے گذشتہ چوبیس برس میں کچھ کیا تو فقط یہ کہ اپنے بزرگوں کا نام بیچا اور ان کی سامراج دشمنی کی روایات کے بل پر اپنی قیادت چمکائی ۱۹۶۲ء کے ایوبی دستور میں دوسری ترامیم کے موقع پر مشہور ہوا تھا کہ مفتی محمود نے ترمیم کے حق میں ووٹ ڈالنے کے بدلے ایوب خاں سے دو لاکھ چہرہ شاہی گن کر لئے تھے مگر یہ دور ہی بے ایمانی کا تھا جس میں کوئی کسی سے حساب نہ لے سکتا تھا۔"
>
> (چٹان ۷ دسمبر ۱۹۷۰ء ص۸)

اصل آگے آ رہی ہے۔

اور یہ بھی یاد دلا دوں کہ نوائے وقت لاہور۔ جنگ کراچی کی اطلاع کے مطابق مبلغین اسلام کا یہ وفد ۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو حج کے لئے روانہ ہوتا ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرے ممالک کا دورہ ہوتا ہے اب فرمائیے جناب قریشی ! کہ جب پاکستانی قوم ابتلائی دور سے گزر رہی تھی تو حضرت مولانا احمد نورانی اور ایک خان صاحب کہاں تھے ؟

کیا یہ سچ نہیں کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اور اس سے بھی زیادہ سچ یہ ہے کہ

لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے) اور جناب نبی کریم صلی اللہ [illegible]

ہے۔ وہ منافق ہے کہ جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے"

اور پھر آپ نے مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی کا نام بڑی حقارت سے لیا ہے [illegible]

خان صاحب بھی تھے۔ اب اس اتفاق کو کیا کہیئے کہ جس نے پوری دنیائے وہابیت کو مسمار کر دیا [illegible]

صاحب تھے اور جس نے کانگرسی ہیبوتوں کا مقابلہ کیا اور اب بھی شیروں کی طرح دھاڑ [illegible]

خان ہی ہے۔ ؎ گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

جرأت مند، بے لوث، شیر نر۔ کیا آپ اپنی پوری جماعت سے کوئی فرد بھی اس شان [illegible]

کا پیش کر سکتے ہیں؟ ذرا ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کا ادا کار تو دیکھئے۔ اس مرد سپاہی کے متعلق جناب [illegible]

شامی کیا لکھتے ہیں

سفر آخرت پر روانہ ہونیوالا۔ اور آخرت سنوارنے کے سفر پر جانیوالے

"نیازی صاحب دبنگ مجاہد ہیں۔ ان کی پگڑی بھی قد کی طرح لمبی ہے لیکن یہ شملہ بمطابق [illegible]

بمطابق عمل بھی ہے۔ اس کی باتیں سُن کر دل میں جذبۂ حریت بیدار ہوتا ہے۔

○ تحریکِ پاکستان کے سپاہی۔ اور پھر پاکستان کے سپاہی کی حیثیت سے وہ بڑی [illegible]

سے لڑے اور بہادری سے لڑ رہے ہیں۔

ذکر چھڑ گیا ۱۹۵۳ء کی ختم نبوت تحریک کا اور پھر پھانسی کی سزا پانے کا، کیا خوب [illegible]

ایک بار کسی نے پوچھا نیازی صاحب! آپ کی عمر کتنی ہے۔ جواب ملا سات دن اور آٹھ راتیں [illegible]

کی کوٹھڑی میں گذاریں اور جن میں ہر لحظہ یہ دھیان رہتا تھا کہ اب پھانسی ملی کہ اب ملی اور پھانسی [illegible]

خاتم النبیین کے خادموں میں نام لکھا جانا یقینی ہو گیا۔ بس یہ عرصہ زندگی ہے باقی سب شرمندگی" ہفت [illegible]
۲۲ دسمبر [illegible]

کیا آپ بتا سکتے ہیں قریشی صاحب کہ کبھی کسی دیوبندی کو مسئلہ ختم نبوت میں پھانسی کی سزا ملی ہو؟

؎ سینکڑوں راز نہفتہ ہیں میرے سینے میں
بات بڑھ جائے گی ا، ا، حمد، جانے دو

خلیل اشرف

امام اہلِ سنّت مجدّدِ ملّت اعلیٰ حضرت
الشاہ احمد رضا خاں
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

لاکھ حکیم سر بجیب ایک کلیم سر بکف

نوٹ:۔ چونکہ دھماکہ میں کچھ صفحات "مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے کچھ ذاتی حالات" کے عنوان سے بھی لکھے گئے۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ اعلیٰحضرت کی حیات مبارکہ پر اختصاراً روشنی ڈالی جائے۔ رہی بات "دھماکہ کے اعتراضات کے جوابات کی تو وہ بہر صورت طمانچہ کی صورت میں نازل ہو کر رہیں گے۔

[illegible] کی اس سے زیادہ ستم ظریفی اور کیا ہو گی کہ وہ عظیم المرتبت شخصیت جو ماہ تاباں بن کر پورے [illegible] کائنات کی لامحدود وسعتوں میں رخشندہ و درخشندہ رہی جسے عرب و عجم نے خراج عقیدت [illegible] جس کے زورِ قلم نے الحاد و بے دینی کے امڈتے ہوئے طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے۔ جس کی [illegible] جرأت آموزی نے برصغیر ہی نہیں پوری دنیا میں تہلکہ مچا دیا ——

(۱) جس نے اپنی بے پناہ قابلیت اور وسعت علم کا سکہ عرب و عجم پر بٹھایا۔

(۲) جس نے کبھی دجل و فریب، ریاکاری و مکاری کا مکروہ لبادہ نہیں اوڑھا۔

(۳) جس نے کبھی کسی امیر و وزیر راجہ و نواب کے آستانے پر جبہ سائی نہیں کی۔

(۴) جس نے کبھی اتحاد و امن کے نام پر منافقت و ریاکاری نہیں کی۔

(۵) جس نے کبھی حکمرانوں، فرمانرواؤں کی خوشنودی حاصل نہیں کی۔

⊙ جس نے کبھی کسی دھوکہ باز فریب کار لیڈر کو اپنے دروازے پر پھٹکنے نہیں دیا۔

⊙ جس نے پچاس سے زیادہ علوم و فنون پر ایک ہزار سے زیادہ کتابیں اور رسائل لکھے۔

⊙ جس کے بے پناہ سیل رواں کے آگے حرص و آز کے بند نہ باندھے جاسکے۔

⊙ جس کے قلم کی للکار نے کینہ پرور تاریک سازشی سینوں کے چیتھڑے اُڑا دیئے

⊙ جس کا قلم کبھی منافقت و خوشامد اور مصلحت اندیشی کی غلاظت سے آلودہ نہیں ہوا۔

⊙ جس نے کبھی مزاج خسرواں کے مطابق مسائل تبدیل نہیں کیئے۔

⊙ جس نے کبھی فخر بھی کیا تو یہی کہا کہ

ع اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

ایسے وقیع اور بلند انسان کو غلط و ناروا پروپیگنڈے کا ہدف بنا دیا گیا۔

اعلیٰحضرت عبدالمصطفیٰ محمد احمد رضا رضی اللہ عنہ

اُس پیکر صداقت، اُس وقار و متانت، اُس عالم دین متین، اُس حامل علم و یقین کا نام [illegible]
جسے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا کی تعبیر، اور اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا [illegible]
وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ کی تفسیر کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔

اعلیٰحضرت اُس عاشق رسول کا نام ہے جس کی زندگی کا کوئی سانس، جس کی حیات کا کوئی [illegible]
کے ہوش کا کوئی لمحہ عشق مصطفیٰ کی رعنائیوں سے خالی نہ تھا۔

اعلیٰحضرت ۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ر جون ۱۸۵۶ء بروز ہفتہ بریلی شریف [illegible]
پیدا ہوئے۔ جد امجد مولانا رضا علی خان صاحب نے آپ کو احمد رضا کہہ کر پکارا اور تاریخی نام [illegible]
تجویز ہوا۔ چار سال کی عمر میں قرآن مجید ختم فرمالیا۔ اور پونے چودہ سال کی عمر میں دستار فضیلت [illegible]
سند فراغت حاصل فرمائی۔

اور پھر جب آپ نے ہوش سنبھالا تو برصغیر کا ذرہ ذرہ خونچکاں تھا۔ فضا کی بیکراں [illegible]

[illegible]دلوں کی بو رچی ہوئی تھی۔ لہلہاتی کھیتیاں جل چکی تھیں۔ سرسبز و شاداب باغات ویران ہوچکے تھے۔
[illegible] آبادیاں اُجڑ چکی تھیں۔ ہرے بھرے گلستان جھلس گئے تھے۔ قہقہوں سے لبریز محلات کھنڈرات
[illegible] چکے تھے۔ لہکتے مہکتے پھول پامال کر دیئے گئے تھے۔ دہکتی دمکتی کلیاں مسل دی گئی تھیں۔ اور دہلی
[illegible] جلال آفریں قلعہ اور اسلامیان ہند کے مرقد پر یونین جیک لہرا رہا تھا۔

[illegible] وقت کی بات ہے:

○ جب حریت پسندوں کے ولولہ انگیز شیرانہ نعرے عرشیوں کی مخمور آنکھوں میں جاسوئے تھے۔

○ جب بہادر حیدر علی کے نامور بیٹے سلطان فتح علی ٹیپو کا آخری حصار ٹوٹ چکا تھا۔

○ جب نواب سراج الدولہ کے بیباک نعرے اور پرجوش قیادت دم توڑ چکی تھی۔

○ جب مولانا فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کے نعرۂ حق کی گونج ختم ہو رہی تھی۔

○ جب ملت کے وقیع و شجیع سپاہی مولانا عنایت احمد کاکوروی اور مولانا سید احمد اللہ شاہ مدراسی
کے باجبروت سر کاٹے جاچکے تھے۔

○ جب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی جرأت آموزی لوگ بھولتے جارہے تھے۔

○ جب بخت خاں کی پرجوش للکاروں کو غداریاں نگل چکی تھیں۔

○ جب عاشق رسول مولانا کفایت علی کافی نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہوئے تختۂ دار
کی زینت بن چکے تھے۔

○ جب ناامیدیوں کا سیلاب اُمنڈ رہا تھا۔

○ جب یاسیوں کی گھٹائیں چھا رہی تھیں

○ جب نام نہاد مجاہدین کہلانے والے مولویوں کا ایک گروہ انگریزوں کی دوستی کو غنیمت اور
بدیسی سرکار کو رحمت اور ہندوؤں سے برادرانہ تعلقات کو راہ نجات سمجھ رہا تھا ——

اسی دور کشمکش میں اعلیٰحضرت امام اہلسنت زیور علم سے آراستہ ہوئے اور پھر حریت و
[illegible]گوئی کا ایک اور ولولہ انگیز دور شروع ہوگیا۔ دجل و فریب کے پردے نوچ لئے گئے۔ مکاری و

عیاری کی نقابیں کھینچ لی گئیں۔ یہ وُہ دور تھا:

- جب متحدہ قومیت ہندو مسلم بھائی بھائی کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔
- جب ہندو دوستی میں ذبیحہ گاؤ سے روکا جا رہا ہے۔
- جب منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کانگریسی نیتا براجمان ہو رہے تھے۔
- جب خانۂ خدا میں ہندو مسلم، مشرک و مومن محبت و مودت کے عہد و پیمان ہو رہے تھے
- جب نعرۂ تکبیر کے ساتھ بھارت ماتا اور گاندھی جی کی جے پکاری جا رہی تھی۔
- جب پچاس پچاس ہزار کی تھیلیاں وصول کی جا رہی تھیں۔
- جب وطن و قومیت پہلے اور ایمان بعد میں کا شور بلند ہو رہا تھا۔
- جب مسلم خودداری اور مسلم تہذیب اور ملی تشخص کا مذاق اُڑایا جا رہا تھا۔
- جب نام نہاد مجاہدین کا ایک گروہ جہاد پر بھی جا رہا تھا اور فرنگیوں کی دعوت بھی اُڑا رہا تھا
- جب گاندھی کی نقاب پوش سیاست کانگریسی مولویوں اور دیوبند کے مقدسین پر مسلط ہو گئی تھی،

ایک اعلیٰحضرت تھے جو پُوری جرأت اور انتہائی بے باکی کے ساتھ ان کے دھرم کا بھرم کھول رہے تھے۔

دیکھئے اَلْحُجَّۃُ الْمُؤْتَمِنَہ صہ ۸۶

اعلیٰحضرت نے فرمایا:

- موالاتِ مشرکین ایک
- معاہدۂ مشرکین دو
- استعانت بمشرکین تین
- مسجد میں اعلائے مشرکین چار

ان سب میں بلا مبالغہ یقیناً قطعاً لیڈروں نے خنزیر کو دُنبے کی کھال پہنا کر حلال کیا۔ آپ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا۔ خبردار

- لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ — دیکھنا میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ
- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ — مومن اور مومنات ایک دوسرے کے ولی اور دوست ہیں

- اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ — بے شک مشرک ناپاک ہیں
- وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ — اللہ اور اسکے رسول زیادہ حقدار ہیں کہ اُن کو راضی کرو

اس کلمۂ حق اور اس للکار کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ہندو کی دولت، انگریز کی سیاست اور کانگریسی مولویوں اور علمائے شریعت نے اعلیٰحضرت کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنالیا اور پھر غلط پروپیگنڈوں سے اس امامِ اہلسنت کو پامال کرنے کی ناپاک کوششیں کی گئیں۔

اگر مقدسین و صالحین ہنود و نصاریٰ کی اس متحدہ یلغار کو اس ایک مردِ حق نوا نے نہایت پامردی اور جوانمردی سے نہ صرف برداشت کیا، بلکہ انہیں کچل کر رکھدیا اور عظمتِ مُصطفےٰ و عصمتِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے دی۔

اہلسنت وجماعت کے لئے یہ تاریخ کا سب سے بڑا المیہ ہے کہ علمائے حق علمائے اہلسنت کو کافر گر اور بریلی کو دارالتکفیر سمجھ لیا گیا۔ اور وہ لوگ جو واقعۃً اہانتِ خدا، انبیاء و اولیاء کے مرتکب ہوئے، جنہوں نے پُورے عالم اسلام کو اپنے خود ساختہ اور مبنی بر تعصب و جہالت فتوائے شرک سے مشرک بنا ڈالا۔ جن کے جبڑوں سے اب بھی حجاز مقدس کے ترکوں کا لہو ٹپک رہا ہے۔

- انہوں نے حرمِ محترم میں خون کی ندیاں بہائیں۔
- انہوں نے حجاز مقدس کے مکینوں کا خون حلال ٹھہرایا۔
- انہوں نے اہل مدینہ کے اموال کو اسباب غنیمت سمجھا۔
- انہوں نے قبور شہدائے بدر و اُحد کو مسمار کرنے کی ناپاک جسارت کی۔
- انہوں نے مقامِ میلادِ رسول پر گھوڑے باندھے۔
- انہوں نے لختِ جگرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ بتول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرقد شریف کو پامال کیا۔
- انہوں نے اپنے غلط کردار اور مشرکوں سے مواخات (بھائی چارہ) کر کے برصغیر میں محاذ آرائی کی فضا پیدا کی۔ اسلامی تشخص کو روندا۔

○ جنہوں نے مسلمانوں کے مسلمہ معتقدات پر کفر و شرک، بدعت و ضلالت کے آرے چلا[ئے]

○ جنہوں نے امکان کذب باری تعالیٰ کا مسئلہ کھڑا کیا۔

○ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو شیطان و ملک الموت کے علم سے کم کہا

○ جنہوں نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال آجانے کو گھوڑے گدھے کے [خیال میں ڈوب]
جانے سے بدتر کہا۔

○ جنہوں نے میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کنہیا کے جنم دن سے تشبیہ دی اور ناجائز کہا

○ جنہوں نے زیارت نعل پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہندوانہ فعل کہا۔

○ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا بھائی اور نمبردار کہا۔

○ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو چوہڑے چمار سے تشبیہ دی

○ جنہوں نے خاتم النبین کے معنی میں تحریف کی اور عوام کا خیال کہا۔

○ جنہوں نے سبیل امام حسین کو ناجائز و حرام کہا۔

○ جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو حیوانات و بہائم بچوں اور پاگلوں کے علم کے
برابر کہا۔

○ جنہوں نے مسجدوں پر کانگریسی جھنڈے لہرائے۔

○ جنہوں نے منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہندوؤں کو بٹھا کر تقریریں کروائیں۔

غضب ہے کہ وہ اب بھی پارسا ہیں، مقدس ہیں، رہنمایان دین و مذہب [ہیں]
اور نہ جانے کیا کیا الا بلا ہیں۔

مگر وہ ذات گرامی جس نے ان کا محاسبہ کیا جس نے پورے الحادی محاذ کا مقابلہ کیا جس نے ا[ن کے]
ایک ایک پل باطل نظریات کی سرکوبی میں صرف کیا۔ وہ کفر گر ثابت ہوا۔ آخر کیوں؟ سنو اور غور سے سنو

ابرار بریلی کو جو وہ کہتے ہیں غدار — دنیا پہ یہ الزام علم ہو کے رہے گا
ہم خون سے لکھیں گے اکابر کہانی — ہر لفظ سر دار رقم ہو کے رہے گا

اب بتائیں۔ میرا استغاثہ آپ کی عدالت میں ہے۔ میں ہر صاحب بصیرت و بصارت کی
[توجہ کا] طالب کرتا ہوں کہ

○ جب نجد سے درآمد کردہ فتنے جنم لے رہے تھے۔

○ جب ناموس محمد کو بازیچۂ اطفال بنایا جا رہا تھا۔

○ جب عظمت اولیاء اور عصمت انبیاء پر حملے کئے جا رہے تھے۔

○ جب ہندوؤں کی رضا کے لئے ذبیحۂ گاؤ کو ممنوع قرار دیا جا رہا تھا۔

○ جب اتحاد مومنین و مشرکین کے نعرے لگائے جا رہے تھے:

تو ان حالات میں اعلیٰحضرت کیا کرتے؟ کیا خاموش رہتے؟ یا ان کی ہاں میں ہاں ملاتے؟
[کیا ان] نظریات و معتقدات کو پھیلنے دیتے؟ یا ان کوڑھ کے جرثوموں کو فنا کر دیتے؟
یقیناً اعلیٰحضرت امام اہل سنت نے وہی کیا جو ان کی ذمہ داری تھی جو انھیں ہر حال میں کرنا چاہیے
[تھا پھر] انہیں ملعون کیوں کہا جاتا ہے۔ انہیں کفر گر اور بریلی شریف کو دار التکفیر کیوں کہا جاتا ہے۔
آیئے دیکھیں کہ خود امام اہل سنت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ جن کی ذات گرامی پر کفر گری کا بدترین الزام
[لگایا گیا] ہے وہ خود کیا فرماتے ہیں:

"عوام اور مسلمین کو بھڑکانے اور دن دھاڑے ان پر اندھیری ڈالنے کو یہ چال چلتے ہیں
کہ علمائے اہل سنت کی فتوائے تکفیر کا کیا اعتبار، یہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیتے ہیں۔
ان کی مشین میں ہمیشہ کفر ہی کے فتوے چھپا کرتے ہیں۔ اسماعیل دہلوی کو کافر کہہ دیا۔ مولوی
اسحاق صاحب کو کافر کہہ دیا۔ مولوی عبدالحی صاحب کو کافر کہہ دیا۔ پھر جن کی حیا اور
بڑھی ہوئی ہے۔ وہ اتنا اور ملاتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کو کہہ دیا
شاہ ولی اللہ صاحب کو کہہ دیا۔ عیاذاً باللہ عیاذاً باللہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ
اللہ تعالیٰ علیہ کو کہہ دیا۔ غرض ہم پر ایسے ہی افترا اور بہتان کرتے ہیں"

(حسام الحرمین ص۲۱-۲۲ تصنیف اعلیٰحضرت)

فرمایئے۔ یہ سب کچھ وہی نہیں جو آج بھی ہو رہا ہے آج بھی پوری دُنیائے وہابیت گلے پھاڑ کر شور مچاتی ہے دیکھو لوگو دیکھو یہ ہمیں اور ہمارے علماء کو کافر کہہ رہے ہیں۔ اور سیدھے سادے لوگ شکل وصورت دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں کہ بھلا ایسے مقدس لوگ بھی جھوٹ بول سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی اس چال میں کامیاب ہیں۔ اور جھوٹ تو ان کے نزدیک کوئی معیوب بات ہی نہیں کیونکہ امامت کے تحفظ کے لئے بدعتی کی خوشامد بھی درست ہے۔

سوال :۔ اگر نمازیان مسجد بدعتی ہوں مگر بوجہ اس کے کہ اخلاق اور محبت ان سے کرنے سے وہ میری امامت سے خوش رہیں گے ورنہ بغض رہے گا اور جماعت میں فساد پڑے گا۔ لہٰذا ان سے سلام واخلاق وغیرہ کرنا اولیٰ ہے یا نہ کرنا۔

جواب :۔ اس وجہ سے مدارت دُرست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۰)

چنانچہ اسی فتوے کے تحت دیوبندیوں نے ہزاروں مسجدوں پر تقیہ کرکے قبضہ کیا ہوا ہے۔ بہرحال آگے پڑھیں اور دیکھیں کہ اعلیٰحضرت اس باب میں کتنے محتاط نظر آتے ہیں۔

"ہرگز ہرگز ان کو کافر نہ کہنا جب تک یقینی، واضح، روشن، جلی طور پر ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہوگیا جس میں اصلاً اصلاً ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی"۔ (حسام الحرمین صفحہ ۲۶)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"حاشَ للہ حاشَ للہ ہزار بار حاشَ للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ ان مقتدیوں یعنی مدعیانِ جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں .... اور امام الطائفہ اسماعیل دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا۔ جب تک وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محل بھی باقی نہ رہے"۔ (حوالہ مذکور صفحہ ۲۵)

مگر جب علمائے نجد کی کفریہ عبارتیں بار بار چھپیں۔ اعلیٰحضرت کے خطوط کے جواب میں مغلظات

سوالات کے جوابات کے بجائے دشنام طرازیوں سے کام لیا گیا۔ اور اُن علماء کو جنہیں اعلیٰحضرت نے ان سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا بے نیل ومرام واپس کر دیا گیا۔ اور اپنے ناپاک گستاخانہ موقف پر ڈٹے رہے۔ تو پھر کیا ہوا....... آگے پڑھیئے

"بندۂ خدا وہی تو ہے جو ان دشنامیوں (گالیوں) کی نسبت جب تک ان دشنامیوں پر اطلاع یقینی نہیں ہوئی اٹھہتر وجہ سے بحکم فقہائے کرام لزوم کفر کا ثبوت دے کر یہی لکھ چکا تھا کہ ہزار ہزار بار حاشَ للہ میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ جب کیا ان سے کوئی ملاپ تھا اب رنجش ہوگئی؟ جب ان سے جائداد کی کوئی شرکت نہ تھی اب پیدا ہوگئی؟ جب تک ان دشنام دہوں (گالی دینے والوں سے) دشنام ثابت نہ ہوئی یا اللہ ورسول کی جناب میں ان کی دشنام (گالی) نہ دیکھی سُنی تھی اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریاتِ دین ودشنام دہی رب العالمین وسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین آنکھ سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا۔ (حسام الحرمین صفحہ ۲۶ و صفحہ ۲۷)

اب اس بحث کی تکمیل کے لئے ناظم تعلیمات وشعبۂ تبلیغ دارالعلوم دیوبند کے مولانا محمد مرتضیٰ حسن کی کتاب اشد العذاب دیکھیں تاکہ تمام شبہات ختم ہو جائیں۔

یہاں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ سید محمد مرتضیٰ حسن مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے خلیفہ اور دیوبند کے مناظرِ اسلام بھی۔ اور کتاب اشد العذاب مرزائیوں کی رد میں لکھی گئی ہے۔ مرزائی جب تنگ آجاتے تو کہہ دیتے کہ تم ہم سے کیا مقابلہ کرو گے کہ تم پر خود تمہاری عبارتوں کے سبب کفر لگتے ہیں۔ تم نے ہم سے پہلے خاتم النبیین کے معنیٰ میں تحریف کی ہے۔ خاتم النبیین کے معنیٰ آخری نبی نہیں افضل النبیین کہا ہے۔ آخری نبی کو تم نے عوام کا خیال کہا ہے۔ بیک وقت چھ آخری نبی ماننے میں چنانچہ اس کے جواب میں سید صاحب موصوف نے اشد العذاب نامی کتاب تالیف فرمائی۔

یادش بخیر (کیوں قریشی صاحب ٹھیک ہے نا) جب وہ خاص کیٹی بیٹھی جس میں مرزا ناصر احمد
نے اپنے بیانات پڑھے تو اُس میں یہ تمام باتیں بھی تھیں نتیجۃً اس مکتبۂ فکر کے علماء ہکلانے لگے
طراریاں بھول گئی تھیں۔ ان حالات میں علمائے اہلسنت ہی تھے جنہوں نے ناصر احمد کو دندان شکن جواب
اور اُسے منہ چھپانے کی جگہ نہ ملی تھی۔

بہر صورت اشد العذاب کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

بعض علمائے دیوبند کو خان بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ چوپائے مجانین (دیوانے) کے علم کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم کے برابر کہتے ہیں۔ شیطان کے علم کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علم سے زائد کہتے ہیں لہٰذا وہ کافر ہیں۔

تمام علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ خان صاحب کا یہ حکم بالکل صحیح ہے۔ جو ایسا کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے۔ لاؤ ہم بھی تمہارے فتویٰ پر دستخط کرتے ہیں بلکہ ایسے مرتدوں کو جو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ یہ عقائد بے شک کفریہ عقائد ہیں...... مگر خان صاحب کا یہ فرمانا کہ بعض علمائے دیوبند ایسا اعتقاد رکھتے ہیں یا کہتے ہیں غلط ہے ...... اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند اگر واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انہیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔

(اشد العذاب صـ۱۲، صـ۱۳، صـ۱۴ محمد مرتضٰی حسن ناظم تعلیمات دیوبند)

یہاں اب صرف ایک بات رہ جاتی ہے کہ پھر علمائے دیوبند کی کفریہ عبارتوں کا مطلب کیا ہوا
اس کا جواب کوئی دیوبندی عالم ہی دے سکتا ہے جس کی آج تک کسی نے جرأت نہیں کی۔ علمائے دیوبند
کو چاہیئے تھا کہ اگر اعلیٰحضرت اور ان کے متبعین نے ان عبارتوں کو صحیح نہیں سمجھا تو اس کی وضاحت کر کے
ان کی صداقت و سچائی پر دلائل و براہین قائم کرتے۔ مگر وہاں کیا رکھا ہے۔ مغلظات اور صرف مغلظات

... اور ابلیس جنہیں کوئی دانشمند قبول نہ کرے۔

... ان کا معروف طریقۂ کار یہ ہے کہ جب آپ ان کے اکابرین کی کفریہ عبارتیں پیش کریں گے تو یہ ... لگیں گے کہ دیکھئے حضرات یہ بریلوی ہمارے اکابرین کو گالیاں دیتے ہیں اور بھولے لوگ کہتے ... ہیں ـــــ اور یہ سمجھنے کی قطعاً ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ امر واقعہ کیا ہے۔ اس نے تو صرف ... کی عبارتیں پیش کی ہیں۔ یہ گالیاں کیسے بن گئیں۔ گالیاں تو یہ خود دیتے ہیں اور ان کے نوکِ قلم سے ... ہیں جو نظر نہیں آتا۔ سچ تو یہ ہے کہ:

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا



... نظر اس کے کہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنوں نے کیا لکھا کیا کہا اور ... ذی قدر علمائے دین کی کیا رائے ہے۔ بزرگانِ دینِ متین کیا فرماتے ہیں۔ ہم اپنے ان صفحات ... کی رائیں لکھ رہے ہیں جو بہر صورت اعلیٰحضرت کو اپنا نہیں سمجھتے تھے۔ جن کے نظریات و معتقدات ... اعلیٰحضرت کے عقائد و نظریات سے مختلف اور متصادم تھے۔ بلا ریب ایسے ہی موقع کے لئے ... نے فرمایا ہے:

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

حسب ذیل حوالہ جات ماہ جنوری فروری ۱۹۷۶ء کے "انوارِ صوفیہ" قصور میں نظر سے گذرے تو اس ... راقم جناب اسد ملتانی سے ملنے کے لئے دل تڑپ اٹھا، چنانچہ ذوق و شوق کی مہمیز نے ... ملتان جا پہنچایا۔ میرے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ اسد ملتانی جیسے ہم بلا جھجک معلومات ... سکتے ہیں) اس قدر منکسر المزاج درویش صفت انسان ہوگا۔ اس معاملہ میں خصوصاً میں اپنے محترم ... حضرت علامہ مفتی محمد غلام سرور صاحب قادری رضوی کا بیحد مشکور ہوں کہ انہوں نے اسد ملتانی

سے ملاقات کا بندوبست فرمایا۔

پھر میں نے اپنے طور سے "انوارِ صوفیہ" میں مرقوم تمام حوالہ جات کی تشفی حاصل کی اور آج ان کو مزید اضافے کے ساتھ پورے اعتماد و یقین سے ہدیۂ ناظرین کر رہا ہوں:

○ اعلیٰحضرت، محمد مرتضیٰ حسن ناظم تعلیمات دیوبند کی نظر میں:

مولانا موصوف کی رائے جو "اشد العذاب" میں مرقوم ہے گذشتہ صفحات میں لکھی جا چکی

○ اعلیٰحضرت، مولانا محمد شبلی صاحب اعظمی کی نظر میں:

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی جو اپنے عقائد میں سخت ہی متشدد ہیں مگر اس کے باوجود مولانا صاحب کا علمی شجر اس قدر بلند درجہ کا ہے کہ اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے پرِکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ اس احقر (شبلی) نے بھی آپ کی متعدد کتابیں دیکھی ہیں، جس میں احکام شریعت اور دیگر کتابیں بھی دیکھی ہیں۔ اور نیز یہ کہ مولانا صاحب کی زیر سرپرستی ایک ماہوار رسالہ "الرضا" بریلی سے نکلتا ہے، جس کی چند قسطیں بغور و خوض دیکھی ہیں جس میں بلند پایہ کے مضامین شائع ہوتے

(رسالہ الندوہ ص ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

آپ جانتے ہیں مسٹر دھماکہ؟ یہ شبلی نعمانی اعظم گڑھی کون ہیں؟۔ یہ آپ کے سند یافتہ ہیں، سیرۃ النبی اور دوسری بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ ذرا ایک مرتبہ مذکورہ بالا حوالہ "اس دور کے تمام عالم دین اس مولوی احمد رضا خان صاحب کے سامنے "پرِکاہ" کی بھی حیثیت پرِکاہ کے معنی جانتے ہیں کہ نہیں؟ یعنی تمام مولوی اُن کی علمیت و قابلیت کے سامنے کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔

اور پھر کمال یہ ہے کہ جس کتاب "احکامِ شریعت" کا آپ نے اپنی کتاب "دھماکہ" میں مذاق اسی کتاب کی مولانا شبلی تعریف کر رہے ہیں۔ اب یہ آپ بتائیں کہ آپ دونوں میں کون ثقہ شبلی کو تو خیر اختلاف رائے کے باوجود ہم آپ سے زیادہ ہی جانتے ہوں گے۔ البتہ آپ کی

کے بعد بھی ہم نہ جان سکے کہ کون ہیں۔

○ اعلیٰحضرت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی نظر میں:

"مولوی احمد رضا خاں بریلوی کی بھی اُن کے بُرا بھلا کہنے والوں کے جواب میں دیر تک حمایت فرمایا کرتے ہیں اور شد و مد کے ساتھ یہ فرمایا کرتے ہیں کہ ممکن ہے اُن کی مخالفت کا سبب واقعی حُبِ رسول ہی ہو۔ اور غلط فہمی سے ہم لوگوں کو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ سمجھتے ہوں۔" (اشرف السوانح جلد اول ص ۱۲۸)

الحسن صاحب کی یہی روایت بعینہٖ رسالہ النور ص ۱۲ ماہ جمادی الاوّل ۱۳۳۹ھ میں بھی جس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ علمائے دیوبند سے اعلیٰحضرت کا اختلاف خلوص وللہیت سوائے جذبۂ حق کے اور کوئی جذبہ کارفرما نہ تھا۔

○ مولانا اشرف علی صاحب کا ایک اور حوالہ دیکھتے چلیں:

"جو مجھ کو کافر کہتے ہیں تو پھر میں بھی اُن کی بقاء کے لئے دعائیں مانگتا ہوں کیونکہ وہ بعض مسائل میں غلو کریں اور مجھ کو بُرا کہیں لیکن وہ تعلیم تو قرآن و حدیث ہی کی کرتے ہیں ان کی وجہ سے دین تو قائم ہے میں ان کو دہریہ اور مدعیان اسلام کے مقابلے میں ہزار درجہ غنیمت سمجھتا ہوں جو سرے سے دین کو اُڑانا چاہتے ہیں۔" (اسوۂ اکابر ص ۱۵)

○ اعلیٰحضرت سیّد سلیمان ندوی کی نظر میں:

"اس احقر نے جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی مرحوم کی چند ایک کتابیں دیکھیں تو میری آنکھیں خیرہ کی خیرہ ہو کر رہ گئیں حیران تھا کہ واقعی مولانا بریلوی صاحب مرحوم کی ہیں۔ جن کے متعلق کل تک یہ سنا تھا کہ وہ صرف اہل بدعت کے ترجمان ہیں اور صرف چند فروعی مسائل تک محدود ہیں۔

مگر آج یہ پتہ چلا کہ نہیں ہرگز نہیں یہ اہل بدعت کے نقیب نہیں بلکہ یہ تو عالم اسلام کے اسکالر اور شاہکار نظر آتے ہیں، جس قدر مولانا مرحوم (اعلیٰحضرت) کی تحریروں میں

گہرائی پائی جاتی ہے اس قدر گہرائی تو میرے استاد مکرم جناب مولانا شبلی صاحب، حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی و حضرت مولانا شیخ التفسیر علامہ شبیر احمد عثمانی کی کتابوں کے اندر بھی نہیں ہے جس قدر مولانا بریلوی کی تحریروں کے اندر ہے۔"

(ماہنامہ ندوہ صفحہ ۱۷ اگست ...)

دیکھ لیا جناب دھماکہ! یہ ہیں جناب مولانا سید سلیمان ندوی جن کی شہرت جناب شبلی ... کم نہیں ہے بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

آج اس دنیا میں خصوصاً آپ کے طبقہ میں بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو اختلاف ... باوجود اتنی فراخ دلی اور وسعت قلبی سے حقیقت حال کا اعتراف کرتے ہوں۔ جناب سید ... دیگر علمائے دیوبند کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اصاغر تو اصاغر اکابر بھی بہت کم اعلیٰحضرت کو سمجھنے کی کوشش کرتے تھے بلکہ اکثر تو سرے سے اس جلیل القدر عالم دین کی کتابیں پڑھنی بھی گوارا ... تھے اور اپنی تمام قوت علمی سُنی سُنائی باتوں کی نذر کر دیتے تھے۔

مجھے حیرت ہے کہ علمائے دیوبند نے مولانا سید سلیمان ندوی پر مرتد و زندیق کے ... کی بارشں کیوں نہ کر دی۔

ورنہ یہاں کا تو دستور یہ ہے کہ مخالف کی کتابوں کا پڑھنا، سُننا، دیکھنا جرم قرار ... جیسا کہ مولانا مودودی صاحب کی کتابیں دیوبندی مکتبۂ فکر کے مدارس میں ہم عقیدگی کے باوجود ... (ممکن ہے اب بھی ہوں)۔

ممکن ہے ان لوگوں کے پاس اتنا وقت نہ رہا ہو کہ وہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی محققانہ تحریرات کا ... کر سکتے۔ مگر حیرت اُن بزرگان دیوبند پر ہے کہ وہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے خلاف کتابیں اور ... لکھتے تھے اور مقابل کی کتابیں دیکھنی گوارا نہیں کرتے تھے صرف سُنی سُنائی انٹ شنٹ باتوں ... کی بھرمار کر دیتے تھے۔ ورنہ جس نے بھی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی کتابیں دیکھیں اُن کا مطالعہ کیا وہ ...

... ہو سکا۔

○ اعلیٰحضرت مولوی فضل عظیم بہاری کی نظر میں:

"گزشتہ دنوں بندہ اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بہار ... گیا تو اتفاقاً اہل بدعت کے راہنما جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی کا فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ افریقہ مل گیا پہلے تو میرے بعض دوستوں نے اُسے پڑھنے ... روکا مگر اس کے باوجود بھی اس بندہ نے رات کے وقت ان دونوں کتابوں کا مطالعہ کیا تو یکلخت جو نفرت میرے دل میں اہل بدعت کے راہنما مولانا احمد رضا خان صاحب کے متعلق تھی وہ ختم ہوگئی اور میرے دل میں جذبۂ رحم اُبھرنے لگا اور یہ بات ... کئے بغیر نہ رہ سکا کہ واقعی موجودہ دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے۔ تو وہ مولانا احمد رضا خان بریلوی ہے۔"

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۳ء)

یہ رائے مولانا فضل عظیم بہاری (اہلحدیث غیر مقلد) کی ہے، جو کسی حال میں بھی اعلیٰحضرت ... کے ہمنوا نہیں تھے۔ نظریات و معتقدات کے تصادم کے باوجود بھی حقیقت لکھنے پر مجبور ہو گئے۔ ... بھی دیکھئے کہ اُن کے دوستوں نے کتنی سختی کے ساتھ انہیں اعلیٰحضرت امام اہلسنت کی کتابیں ... سے روکا تھا۔ مگر جب اُنھوں نے کتابیں پڑھ لیں تو بیساختہ پکار اُٹھے کہ واقعی موجودہ دور کے اندر اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہے۔"

کیوں جناب دھماکہ یہ طمانچہ کیسا رہا۔

○ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ مولانا محمد علی جوہر کی نظر میں:

"اس دور کے مشہور عالم دین جناب مولانا احمد رضا خان صاحب واقعی ایک عظیم مسلمان راہنما ہیں۔ ہم بعض باتوں پر اختلاف کے باوجود ان کی عظیم شخصیت اور دینی راہنما ہونے کا اعتراف صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس دور کے سب سے بڑے محقق، مصنف، ادیب، شاعر، مدقق اور مرد حق ہیں۔

بلاشبہ ایسی ہستیوں کا وجود مسعود ہمارے لئے مرہون منت ہے۔"

(روزانہ خلافت بمبئی صہ۴)

امام اہلسنت کے متعلق یہ رائے مولانا محمد علی جوہر کی ہے جن کے صدق وصفا میں کلا[illegible]
جا سکتا۔ جسے گورنمنٹ برطانیہ اپنی تمام تر طاغوتی طاقتوں کے باوجود سر نہ کر سکی، جس کی ہیبا[illegible]
سے حکمرانوں کے ایوان تھرایا کرتے تھے مگر جب اعلیٰحضرت کے متعلق کچھ لکھنے کے لئے قلم اٹھا[illegible]
تو بے اختیار قلم کی صداقت چیخ اٹھی ہے کہ وہ اس دور کے سب سے بڑے محقق، مصنف[illegible]
مدقق اور مرد حق ہیں۔

○ اعلیٰحضرت ہندو اڈیٹر کرشنا چند کی نظر میں:

"مجھے رام چندر کی قسم کہ گذشتہ دنوں مدرسہ دیوبند میں میں نے دیوبند[ی]
حضرات کے مخالف فریق کے راہنما مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی نعتیہ شاعر[ی]
حدائق بخشش نامی کتاب دیکھی تو حیران و ششدر رہ کر رہ گیا یہ دیوبندی حضرات
مولانا احمد رضا خاں کو کافر کہتے ہیں اور اسے گالیاں دیتے ہیں مگر اس کے برعکس مجھے یوں
معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ایک ایک شعر علم و ادب کا مرقع ہے
اور آپ کی شاعری میں کسی قسم کی غلطی بھی نہیں نہ شعر میں نہ مصرعہ میں بلکہ حدائق بخشش
گنجینۂ حق ہے کہ جسے اہل ادب اپنا اثاثۂ حیات سمجھیں تو بجا ہے۔"

(ہفت روزہ بجن پٹنہ صہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۸)

شاید ہم اس ہندو اڈیٹر کرشنا چند کا حوالہ نہ دیتے اگر یہ پٹنہ کا ہندو لیڈر دارالعلوم [illegible]
حوالہ نہ دیتا۔ دارالعلوم دیوبند دراصل ہندو لیڈروں، نیتاؤں، پردھانوں کا گڑھ ہے۔ ہندو [illegible]
مسجد ضرار میں بیٹھ کر مسلمانوں کے خلاف سازش کرتی ہے اور اس کے بدلے میں علمائے دیو[بند]
آگ سے پیٹ بھرتے ہیں چنانچہ دارالعلوم دیوبند کا کوئی ایسا مرحلہ نہیں گذرا جب دارالعلوم
نے انگریزوں اور ہندوؤں سے رقمیں نہ اینٹھی ہوں۔ اور مسلمانوں کے خلاف سازش نہ کی ہو۔

[illegible] ہندو لیڈر دارالعلوم دیوبند میں بیٹھ کر حدائق بخشش کا مطالعہ کرتا ہے اور یہ لکھنے پر مجبور
[illegible] کہ یہ دیوبندی حضرات مولانا احمد رضا خاں کو کافر کہتے ہیں اور اسے گالیاں دیتے ہیں مگر
[illegible]کس مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خاں صاحب کا ایک ایک شعر علم و ادب کا مرقع
[illegible] فرمائیے جناب دھماکہ منہ لال بھبھوکا ہوا کہ نہیں۔

○ اس حدائق بخشش کے متعلق لکھنؤ اور دلّی والوں کی رائے:

[حضر]ت محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ لکھنؤ کے ادیبوں کی ایک شاندار محفل میں اعلیٰحضرت کا قصیدہ معراجیہ میں
[illegible] اپنے انداز میں پڑھا تو سب جھومنے لگے میں نے اعلان کیا کہ اردو ادب کے نقطۂ نظر
[illegible] میں ادیبوں کا فیصلہ اس قصیدہ کی زبان کے متعلق چاہتا ہوں تو سب نے کہا کہ اس کی
زبان تو کوثر کی دھلی ہوئی زبان ہے۔

اسی قسم کا ایک واقعہ دہلی میں پیش آیا تو سرآمد شعرائے دہلی نے جواب دیا کہ
ہم سے کچھ نہ پوچھیے آپ عمر بھر پڑھتے رہیے اور ہم عمر بھر سنتے رہیں گے۔"

مگر بر شگمم کا دھماکہ جس کے بڑوں کی زبان بھی کبھی درست نہیں ہوئی حدائق بخشش کے اشعار
[illegible]کرتا ہے۔ یا اسفاہ

کاش! یہ لوگ اپنے بزرگوں کی تحریریں ہی معقول طریقے سے پڑھ لیتے تو شاید انہیں اعلیٰحضرت
[کے ک]مالات علم کا کچھ اندازہ ہو جاتا۔ مگر بے حیائی جن کی گھٹی میں پڑی ہو ان سے کسی خیر کی توقع ہی عبث ہے
آئیے اپنے ہی ایک بزرگ کا نظریہ پڑھیے۔

○ اعلیٰحضرت امام اہلسنّت مولانا محمد انور کشمیری کی نظر میں:

"جب بندہ ترمذی شریف اور دیگر کتب احادیث شریف کی شرح لکھ رہا تھا۔ تو
حسب ضرورت احادیث کی جزئیات دیکھنے کی ضرورت در پیش آئی تو میں نے شیعہ
حضرات و اہل حدیث حضرات و دیوبندی حضرات کی کتابیں دیکھیں مگر ذہن مطمئن نہ ہوا

بالآخر ایک دوست کے مشورے سے مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی کی کتابیں دیکھیں
تو میرا دل مطمئن ہوگیا کہ میں اب بخوبی احادیث کی شرح بلا جھجک لکھ سکتا ہوں۔

تو واقعی بریلوی حضرات کے سر کردہ عالم مولانا احمد رضا خانصاحب کی تحریریں شستہ
اور مضبوط ہیں جسے دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مولوی احمد رضا خاں صاحب ایک زبردست
عالم دین اور فقیہہ ہیں۔" (رسالہ دیوبند صہ ۲۱ جمادی الاوّل سنہ ۱۳۳۰ھ)

کیوں جناب دھماکہ مولانا انور شاہ کاشمیری آپ ہی کے اکابرین ہیں نا۔ [illegible]

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

کیسے کتنا زوردار تھپڑ ہے۔ بڑھتی منہ سنبھالئے مولانا اعزاز علی دیوبندی بھی [illegible]
تانے چلے آرہے ہیں — منہ پھر جائے گا۔

○ اعلیٰحضرت مولانا اعزاز علی دیوبندی کی نظر میں:

"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہم دیوبندی ہیں اور بریلوی علم وعقائد سے ہمیں کوئی
تعلق نہیں مگر اس کے باوجود بھی یہ احقر یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس دور کے اندر
اگر کوئی محقق اور عالم دین ہے تو وہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہے۔ کیونکہ میں نے مولانا
احمد رضا خاں کو جسے ہم آج تک کافر، بدعتی، مشرک کہتے رہے ہیں۔ بہت وسیع النظر
اور بلند خیال، علو ہمت عالم دین صاحب فکر و نظر پایا ہے۔ آپ کے دلائل قرآن و سنت
سے متصادم نہیں بلکہ ہم آہنگ ہیں۔ لہٰذا میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ اگر آپ کو کسی مشکل
مسئلہ جات میں کسی قسم کی الجھن درپیش ہو تو آپ بریلی میں مولانا احمد رضا خاں صاحب
بریلوی سے جا کر تحقیق کریں۔" (رسالہ النور تھانہ بھون صہ ۴۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۲ھ)

کیوں جناب دھماکہ! اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ذرا اوپر کی عبارت ایک بار پھر پڑھیئے۔ شاید حیاء آجائے۔ مگر یہاں تو حال یہ ہے
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا

[illegible] میں بیماری تھی اللہ نے ان کے مرض (حسد و بغض) کو کچھ اور زیادہ کر دیا) اور اب یہ نا قابل
[illegible] اس لئے کہ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
[illegible] عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

اور مزہ یہ ہے کہ علمائے دیوبند بار بار یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہم انہیں کافر، مشرک، بدعتی کہتے ہیں
اور الٹا کفر گری کا الزام اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے سر تھوپتے ہیں

ع ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

صدق اللّٰه مولانا العظیم وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا
یعنی جسے خدا گمراہ کر دے اس کا کوئی والی وارث مرشد و رہنما نہیں ہوتا۔

یہ بات تو کوئی ہم سے پوچھے کہ یہ ریاکار مقدسین کتنے پانی میں ہیں۔ اپنے کھدروں میں
اسلام بھیڑیوں کی ردا میں چھپائے پھرتے ہیں۔ اور یہ تقدس کے پردے میں کیا کیا کھیل کھیلتے ہیں۔

○ اعلیٰحضرت جناب عامر عثمانی دیوبندی کی نظر میں:

"مولانا احمد رضا خاں اپنے دور کے بہت بڑے عالم دین اور مدبر تھے۔ گو
انہوں نے علمائے دیوبند کی تکفیر کی مگر اس کے باوجود بھی ان کی علمیت اور تدبر وافادیت
بہت بڑی ہے۔

گو اہل بدعت کے نقیب تھے مگر جو بات ان کی تحریروں میں پائی جاتی ہے وہ بہت
ہی کم لوگوں میں ہے۔ کیونکہ ان کی تحریریں علمی و فکری صلاحیتوں سے معمور نظر آتی ہیں۔"

(ہادی دیوبند صہ ۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ)

یہ تو تھے عامر عثمانی جو علمی ادبی دنیا میں مشہور ہیں اور آجکل جماعت اسلامی میں شامل ہونے کی وجہ سے
علمائے دیوبند کے مقہور و مغضوب ہیں۔ اور یہ جناب مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کو بھی سنبھالئے یہ بھی چلے بلکہ تھپڑ تانے بڑھے

○ اعلیٰحضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی کی نظر میں:

"مولانا احمد رضا خاں کو تکفیر کے جرم میں برا کہنا بہت ہی برا ہے کیونکہ وہ

بہت بڑے عالم دین اور بلند پایہ محقق تھے ۔ مولانا احمد رضا خاں کی رحلت عالم اسلام کا

ایک بہت بڑا سانحہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔"

(ہادی دیوبند صدا ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ)

اور اب علمائے دیوبند کے سابقہ شیخ الاسلام اور مجاہد ملت جناب شورش کاشمیری صاحب

کی ایک تحریر بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

○ اعلحضرت کے متعلق جناب شورش رقمطراز ہیں :

" مولانا تھانوی نے فرمایا میرے دل میں احمد رضا خاں کے لئے بیحد احترام ہے

وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بنا پر کسی اور غرض سے تو کافر نہیں کہتا ۔"

(چٹان ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء)

کیوں جناب دھماکہ منہ لال ہوا کہ نہیں ؟ یہ وہی ہیں نا جنہیں آپ کاندھوں پر اٹھائے

پھرتے تھے

○ اعلحضرت جناب مولانا مودودی صاحب کی نظر میں :

" حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب کے بارے میں اب تک ہم لوگ سخت

غلط فہمی میں مبتلا رہے ہیں ان کی بعض تصانیف اور فتاوے کے مطالعہ کے بعد اس

نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں نے یہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور

عشق خدا و رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے ۔"

(ہفت روزہ شہاب لاہور ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

یہ ہے مشتے نمونہ از خروارے ۔ اس کے باوجود بھی اگر معاندین کو اعلحضرت کی جلالت [illegible]

میں اگر کوئی شک ہو ۔ یا بے حیائی و ڈھٹائی کا مظاہرہ کریں تو ان کے لئے صرف یہی کافی ہے

اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (بخاری شریف)

یعنی بے حیا باش وہر چہ خواہی کن

قلم کی آبرو اور علمائے نجد کے کرتوت

قلم کی آبرو اور عظمت تو یہ ہے کہ اسے غلاظت سے آلودہ نہ کیا جائے ۔ مگر دھماکہ اور اس کے

[illegible] نے کچھ ایسا ظالمانہ اور سفیہانہ رویہ اختیار کیا کہ ہم ان کا انہیں کی زبان میں جواب دینے پر مجبور ہو گئے ۔

اگر دھماکہ کے الزامات میں کچھ اصلیت ہوتی ۔ عبارات کی قطع و برید نہ ہوتی ۔ اس کے معنی میں بددیانتی

[illegible] نہ کی جاتی اور کچھ ایسے معاملات ہوتے جو غور و فکر کو مہمیز کر سکتے ۔ کچھ عالمانہ باتیں ہوتیں جو

اگر دعوت مبارزت دیتیں تو شاید اتنی دل آزاری نہ ہوتی مگر یہاں تو سراسر افترا پردازی ہے

الزامات و ہفوات کا انبار ۔ پھر بھلا یہ خون آشام بھیڑیئے ہم کسی شرافت کی توقع کس طرح رکھ

[illegible] ۔ بقول جناب شورش اڈیٹر چٹان

○ " لیکن شرافت کمینوں کے لئے نہیں شریفوں کے لئے ہوتی ہے ۔ کس نے سوروں کے

گلے میں کبھی موتیوں کا ہار ڈالا ۔" (چٹان صفحہ ۲ ۳ اگست ۱۹۷۰ء)

اور یہ بھی یاد رہے کہ حوالہ مذکور خصوصاً انہیں کے لئے ہے ۔ تصدیق کے لئے حوالہ مذکور دیکھ لیں ۔

بدتمیزیاں تو گویا انہیں ورثہ میں ملی ہیں ۔ چنانچہ آئین شریعت کانفرنس کے موقع پر جب غلام غوث

ہزاروی تقریر کرنے آئے تو خطبہ یوں شروع فرمایا :

" شریف لوگ چلے گئے ہیں پاجامے اُتار دوں بانس دے دوں گا (وغیرہ وغیرہ)"

(چٹان ۶ جولائی ۱۹۷۰ء بحوالہ ندائے ملت)

خیر سے یہ وہی سلاجیت فروش ہزاروی ہیں جنہوں نے اُس جلسے کی صدارت کی تھی جس میں

مظہر علی اظہر دیوبندی نے قائد اعظم کو کافر اعظم کہا تھا ۔ تفصیل کے لئے دیکھئے

(روزنامہ نوائے وقت ۲۶ اپریل ۱۹۷۳ء)

چنانچہ شورش فرماتے ہیں:

؎ غلام غوث! شریفانہ گفتگو! ارے توبہ
خدا نے توڑ دیئے ہیں دماغ کے خانے

پھر بھلا بتلایئے جن لوگوں کا مقابلہ ایسے شرناؤ سے پڑ جائے وہ کیا کریں؟

اعلیٰحضرت امام اہلسنت کے متعلق ہم گذشتہ صفحات میں لکھ آئے ہیں۔ اب ہم ذرا ان لوگوں کو بتاتے چلیں کہ چاند کا تھوکا اپنے ہی منہ پر آتا ہے۔ اعلیٰحضرت کی تمام زندگی سے اگر انہیں کوئی مواد ملا تو

"اعلیٰحضرت کے اُستاد اعلیٰحضرت پر جان چھڑکتے تھے" (از دھماکہ صد ۳۸)

مجھے بتایئے کہ اُستاد کی محبت اپنے ہونہار شاگرد سے کون سی معیوب بات ہے۔ استاد کا شاگرد پر جان چھڑکنی کون سی بُری بات ہے۔

افسوس کہ جان چھڑکنے کو دھماکہ کے مجہول بے نسب مصنف نے ایک غلیظ معنی دے کر حماقت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسی کمینی باتیں وہ بھی اکابرین کے متعلق صرف وہی شخص سوچ سکتا ہے جس کا ذہن صاف نہ ہو۔ خود ان کے اکابرین نے اسی نہج اور اسی طور وطریق سے ان کی تربیت کی ہو۔ خود اس شخص کے ساتھ اس قسم کے حالات گذرے ہوں۔ خود ان کے یہاں شاگردوں سے الفت و محبت کے یہی غلیظ معنی معروف ہوں اور یہ بات بھی میں بلا دلیل نہیں کہتا ورنہ زور دار تفسیر کے کیا معنی ہوں گے ملاحظہ فرمائیں:

؎ کچھ حقائق، کچھ معارف، کچھ لطائف کچھ نکات
اس طرح بکھرے پڑے ہیں جیسے تاروں کی برات

○ جو کچھ ان کیمپوں میں ہوتا رہا جو ہمارے لئے دہلی دروازے سے شیر انوالہ دروازے تک لگائے گئے تھے تو اس کا ذکر متانت کے خلاف ہے اوّل تو سب یکساں طبیعت کے نہیں ہوتے۔ اور کالی بھیڑیں ہر جگہ ہوتی ہیں۔ لیکن جب مفتی صاحب کی توجہ دلائی گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ مسجد سے باہر ان طلبہ کو پہلی دفعہ سیاحت کا موقع ملا ہے تو اگر طبیعت شگفتہ کرتے ہیں تو کرنے دو۔ کانفرنس میں جو تقریریں کی گئیں مغز سے خالی تھیں

اور اس اجلاس میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے علاوہ ضیاء القاسمی نے بھی خطاب کیا۔ اگر ان لوگوں کی زبان علماء کی زبان ہے اور اس اسٹیج کو علما کا اسٹیج کہا جا سکتا ہے تو پھر خدا حافظ ہے ضیاء القاسمی نے جس طرح لہک لہک کر فحش گالیاں دیں اس قسم کی زبان علماء اور شرفا کی نہیں ہوتی بس جن لوگوں کی ہوتی ہے ان سے ضیاء القاسمی واقف ہی ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اسی ٹہنی کا پھول ہوں۔ الخ (دیکھئے از طلباء جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

اس کے آگے صاحب مراسلہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ ہم شائع نہیں کرنا چاہتے۔ ہم ضیاء القاسمی کو منہ لگانا چٹان کی عظمت کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اخلاق اجازت نہیں دیتا کہ ہم مراسلہ نگار کی وہ کہانی شائع کر دیں جو انھوں نے حلفاً لکھی اور اس کی صحت پر اصرار کیا۔

(چٹان صد ۱ ۶ جولائی سن ۱۹۷۰ء)

اس قسم کی کہانیاں ہمیں بھی معلوم ہیں مگر ہر شریف انسان کی طرح ہم بھی اسے قلم کی آبرو کے خلاف سمجھتے ہیں ورنہ ان مقدسین کو کہیں منہ چھپانے کی جگہ نہ ملے۔ سنئے دھماکہ سنیئے:

؎ جو میں نے دیکھا، جو میں نے سمجھا، کہوں تو فطرت بھی کانپ اُٹھے
قلم ہے قاصر، زباں ہے عاجز، ابھی مناسب فضا نہیں

امام اہلسنت پر کیچڑ اُچھالنے والو! کبھی تم نے اپنا چہرہ بھی دیکھا ہے۔ کاش تم ہمیں مجبور نہ کرتے اور ہمارا قلم ان خارزاروں میں نہ گھسیٹتے۔ بہر صورت اب تو بات چل نکلی ہے۔ ایک تھپیڑا اور بھی۔

اپنے پرکھوں کو سنبھالو

○ (مولوی) عبدالقیوم صاحب فرماتے ہیں کہ مولانا اسماعیل صاحب کی عادت جنسی مذاق کی بہت تھی اس لئے وہ سید صاحب کے پاس نہ ٹھہرتے تھے۔ بلکہ الگ ٹھہرا کرتے تھے جب سید صاحب کا قافلہ حج کو گیا تھا تو مولانا اسماعیل صاحب، سید صاحب کے جہاز میں سوار نہیں ہوئے بلکہ دوسرے جہاز میں سوار ہوئے۔ میں (مولوی عبدالقیوم) اس زمانہ میں بچہ تھا اور مولانا کو مجھ سے بہت محبت تھی اسلئے مولانا مجھے اکثر اپنے پاس رکھتے تھے اور جہاز میں بھی مجھے اپنے ساتھ ہی رکھا تھا۔۔۔۔۔ اس جہاز

میں علاوہ سید صاحب کے قافلہ والوں کے اور بھی بڑے بڑے لوگ سوار تھے ...... ان لوگوں میں سرگوشیاں ہونے لگیں کہ یہ شخص (مولوی اسماعیل) لوگوں سے ہنسی مذاق کرتا ہے اسی کی شامت سے ہم پر بلا آئی ہے

(ارواح ثلاثہ صفحہ ۱۰۱)

فرمایئے جناب دھماکہ! حج وجہاد میں ایک نوعمر امرد بے ریش وبروت بچے کو لئے پھرنے کا کیا مطلب ہے! پھر یہ سید صاحب کے جہاز میں کیوں نہیں سوار ہوتے تھے۔ جہاز والوں کی سرگوشیوں کا کیا مفہوم ہو سکتا ہے آپ ہی سوچیں ؎ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور آپ کے یہ مولوی عبدالقیوم صاحب تو غضب کے طرار تھے۔ خود ہی روایت کرتے ہیں،

○ اس وعظ میں سید صاحب کے دونوں پاؤں کے درمیان بیٹھا تھا تو چونکہ میں چھوٹا بچہ تھا اسلئے میں سید صاحب کے پاؤں چھیڑ رہا تھا۔ کبھی اس پاؤں کو چھیڑتا، کبھی دوسرے پاؤں کو چھیڑتا تھا اور چھیڑتا اس طرح تھا کہ قدم پر ہاتھ رکھ کر گدگداتا ہوا اُوپر کو لے جاتا تھا لیکن جب میرا ہاتھ نصف ساق سے اُوپر جاتا فوراً سید صاحب اسے نیچے اُتار دیتے۔ (ارواح ثلاثہ صفحہ ۱۵۹)

سُبحان اللہ آپ بھی کہیں مسٹر دھماکہ سُبحان اللہ۔ کیا میں آپ سے یہ پُوچھوں کہ جب ہاتھ نصف ساق سے اُوپر کیا ٹٹولنے جا رہے تھے۔

فرمایئے اے پاسبان نجد ومقدسین دیوبند! آپ بھی آپ سے نہیں پکڑیں گے اگر کیچڑ اُچھالنا بند کیجئے ورنہ دُنیا آپ کے منہ پر تھوکے گی بھی نہیں۔ یقین رکھیئے آپ حضرات جو ہمیں گے وہ کون ہمیں یہ سب لکھ کر کوئی خوشی حاصل نہیں ہو رہی ہے بلکہ دُکھ ہو رہا ہے کہ ہم نے بھی اب اپنے قلم کو آپ کی بہر ڈال دیا ہے۔ کیا آپ لوگوں میں کوئی بھی معتدل مزاج کا نہیں جو حق وانصاف سے تجزیہ کر سکے ہے کہ آپ بجائے اس کے کہ شرافت سے سوچیں غلاظت اُگلیں گے اِذَا حَرَّکُوہُ جَنَّا اس کی مثال صادق آئے گی۔ سُنیئے سُنیئے:

؎ نہ صدمہ تم ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کُھلتے رازِ سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اکابرین دھماکہ کی دھماکہ خیز شوخیاں!

بقول حضرت علامہ مرحوم

؎ ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دھوکہ دیتے ہیں یہ بازی گر کھلا

ان مقدسین کی تہذیب وشائستگی آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں ؎ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ یہ حضرات اپنا تعارف آپ ہیں، ہمیں کسی قسم کے تبصرے اور نقد ونظر کی ضرورت نہیں، ویسے یہ حضرات اپنی فطرت کے مطابق ہمیں ہی گالی دیں گے کہ ہم نے ان کے راز کیوں کھول دیئے۔

○ ایک شخص کسی مکان میں اندر سے کنڈی لگا کر کسی اور عورت سے زنا کر رہا تھا۔ لوگوں نے دستک دی تو اب اندر سے کہتا ہے کہ میاں یہاں جگہ کہاں یہاں تو خود ہی آدمی پڑا ہے۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ صفحہ ۵۵ تصنیف اشرف علی تھانوی)

یہ ہیں حکیم الامت صاحب کے کلمات حکمت ودانائی مستفید ہونا آپ کا کام ہے، سبحان اللہ تھانوی صاحب کی کیا تربیت تھی اللہ اللہ۔ کیوں مسٹر دھماکہ! آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت تھانوی صاحب اس چوبداری کے فرائض انجام دے رہے تھے؟ یا چراغ لئے کھڑے تھے؟ اور گنگنا رہے تھے

؎ اِدھر آتا ہے دیکھو یا اُدھر پروانہ جاتا ہے

○ عوام کے عقیدہ کی بالکل ایسی حالت ہے جیسے گدھے کا عضو مخصوص بڑھے تو بڑھتا ہی چلا جائے اور جب غائب ہو تو بالکل پتہ ہی نہیں۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ صفحہ ۷)

یہ بھی حکیم الامت صاحب کی حکیمانہ بات ہے۔ اے عوام اپنے اپنے عقیدوں سمیت حضرت تھانوی صاحب کی طرف متوجہ ہوں تاکہ وہ آپ کے عقیدے دیکھ سکیں اور بڑھنے گھٹنے کی صحیح رائے دے سکیں۔

○ ایک شخص کسی کے مکان پر اس کو دریافت کرنے کے لئے آیا تو اس کی بیوی نئی بیاہی ہوئی تھی۔ زبان سے کیسے بولے اور بتلانا ضرور تھا۔ اس لئے کہا تو ہے نہیں (یعنی منہ سے کچھ نہ بولی) لہنگا اٹھا کر اور موت کر اس پر کو بھاند کر گئی۔ (افاضات الیومیہ ج صـــ ۱۳۳)

کاش ہم پوچھ سکتے کہ حکیم صاحب جب وہ لہنگا اُٹھا رہی تھی تو آپ کہاں تھے؟

○ ایک صاحب مخلص اور دوست یہاں پر مہمان ہوئے ان کے ساتھ ان کا ملازم ایک بے ریش لڑکا تھا۔ قانون یہاں پر یہ ہے کہ شب کو بے ریش خانقاہ میں نہیں رہ سکتا۔ مگر چونکہ اُن سے بہت خصوصیت کا تعلق تھا اور ان کی نگرانی پر اعتماد بھی تھا۔ اس لئے ان سے کچھ نہیں کہا گیا۔ صبح کو بعد نماز فجر کہنے لگے میں نے رات کو خواب میں حضرت حافظ ضامن صاحب کو دیکھا کہ بہت خفا ہو رہے ہیں کہ بے ریش لڑکے کو لے کر خانقاہ میں کیوں قیام کیا۔

(افاضات الیومیہ ج ۱۲ صـــ ۴۶)

یہ ہے زنانے وار تھپیڑ۔

دیکھئے تو سہی کتنی فکر انگیز باتیں ہیں۔ ان کی نگرانی پر اعتماد بھی تھا۔ کتنا گہرا اور معنی خیز [illegible] گویا خانقاہ تھانہ بھون میں قوم لوط بستی تھی کہ مہمانوں سے بھی درگزر کرنے کی روادار نہ تھی یا اس [illegible] رات کو جنگل کا قانون چلتا تھا۔ اور حافظ محمد ضامن صاحب کی خواب میں ناراضگی توضیح طلب ہے ہمیں آپ کا جواب معلوم ہے گالیاں گالیاں اور صرف گالیاں۔ مگر اس سے کیا فرق پڑتا ہے [illegible] تو بہر صورت زیر قلم آکے رہیں گے۔

○ ایک روز ایسا ہوا کہ بڑے بھائی پیشاب کر رہے تھے میں نے اُن کے سر پر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ (افاضات الیومیہ ج ۴ صـــ ۲۷۳)

کیوں جناب دھاکہ! یہ قابل قدر بلکہ قابل صد فخر کارنامہ کس کا ہے۔ سبحان اللہ کیا سادگی تھی ان اللہ والوں میں۔ بہر صورت کیجئے تاویل

ع صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

○ حضرت مولوی خلیل احمد کے ایک ذاکر شاغل خادم ایک مدرسہ میں مدرس تھے ان کو ایک امرد لڑکے سے تعلق ہو گیا، کہ اس کی صورت دیکھے بغیر چین نہ آتا تھا۔ (تذکرۃ الخلیل صـــ ۲۴۴)۔

دیکھئے جناب دھاکہ! بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔ یہاں تو آوے کا آوا ہی ہے۔ پھر کیا کسی کا گلہ کرے کوئی۔ ہم تو صرف یہ کہہ سکتے ہیں

کار طفلاں تمام خواہد شد

○ حضرت والد صاحب مرحوم نے فرمایا کہ مولانا منصور علی خانصاحب مرحوم مراد آبادی حضرت نانوتوی کے تلامذہ میں تھے۔ طبیعت کے بہت پختہ تھے اس لئے جدھر طبیعت مائل ہوتی تھی پختگی اور انہماک کے ساتھ ادھر جھکتے تھے۔ انہوں نے اپنا واقعہ خود مجھے نقل فرمایا۔ کہ مجھے ایک لڑکے سے عشق ہو گیا اور اس قدر اس کی محبت نے طبیعت پر غلبہ پایا کہ رات دن اس کے تصور میں گذرنے لگے۔ الخ (اشرف التنبیہ صـــ ۸۹ ارواح ثلثہ صـــ ۲۹۳)

اب ہم اس کے سوا کیا کہیں:

رات مے خانے میں کاٹی دن حرم کے صحن میں

وہ فلے پن پہ ہے دستار فضیلت کا مدار (شورش)

گاہے گاہے بازمی خواں قصۂ پارینہ را

○ حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب وعم محترم مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید، شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے۔ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے اور حضرت بھی اُسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ اُن کے سینہ پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے مولانا ہر چند فرماتے

کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ لوگ کہیں گے کہنے دو۔

(ارواح ثلثہ ص ۳۰۵)

اور پھر دھماکہ صاحب بقول کسے

ع ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک

○ (رشید احمد گنگوہی نے) ایک بار ارشاد فرمایا میں نے ایک بار خواب میں دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم عروس (دلہن) کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا سو جس طرح زن و شوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے اُن سے اور اُنھیں مجھ سے فائدہ پہنچا۔ (تذکرۃ الرشید ص ۲۸۹)

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ ... کے مقدسین اور ذرا نہیں شرماتے۔ کیجیے جناب دھماکہ اس عارفانہ کلام کی تاویل، میں تو یہی کہوں گا

ع اندھے کو اندھیرے میں بڑی دُور کی سوجھی

پتہ نہیں ان پر خدا کا کیا غضب ہے۔ یہ پورا ٹولہ بڑے عجیب و غریب اور نادر خواب ... اور چٹ پٹ چھپوا بھی دیتا ہے تاکہ سند رہے۔

○ ایک شخص نے مجھ سے شکایت کی کہ ذکر میں جو پہلے مزا آتا تھا اب نہیں آتا۔ میں نے کہا کہ میاں مزا تو مذی میں ہوتا ہے یہاں کیا ڈھونڈتے ہو۔

(الافاضات الیومیہ ج ۱ ص ۳۰۷)

دیکھئے حکیم صاحب پھر بولے اور جناب چرکیں کی طرح ان کا کوئی کلام ان نادر ... خالی نہیں ہوتا۔ خدا جانے حکیم صاحب نے مذی کے مزے کو چکھا بھی تھا یا یوں ہی ہانک ... کیا ڈھونڈتے ہو کا مطلب تو یہ ہوا۔ ساری مذی تو ہم چٹ کر گئے اب یہاں کیا رکھا ہے۔

○ مکتب کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی ترغیب دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا مزا ...

... نے کوشش کر کے نکاح کیا۔ اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی۔ مزا کیا خاک آتا۔ صبح ... پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ سسرے کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے۔ ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہمیں تو نہ نمکین معلوم ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ (الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۱۴۱)

... کہانی کس جگہ درج ہے۔ اور بڑے عجیب و غریب اضافے کے ساتھ جسے لکھتے ہوئے ... ہے۔

... کیوں جناب دھماکہ! آپ کے یہ حضرت حکیم صاحب تو بڑی چٹپٹی اور چٹخارے دار باتیں کرتے ... گھاگ اور تجربہ کار معلوم ہوتے ہیں۔ اسے کہتے ہیں نا لذتِ کام و دہن

دھماکہ کی دھماکہ خیز باتیں

... دین و مذہب پر چلو (اعلیحضرت کی وصیت) از دھماکہ ص ۱

اس عنوان کے بعد جناب دھماکہ نے ایک دہلا دینے والا تند و تیز تبصرہ رقم فرمایا ہے۔ اور پھر اعلیحضرت ... شریف سے ایک حوالہ نقل کیا ہے۔

"رضا حسین حسنین اور تم سب محبت اور اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔" (فقیر احمد رضا بقلم خود) از دھماکہ ص ۱

یہ ہے اعلیحضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کی وہ عبارت جس نے صاحب دھماکہ کو دھماکہ بنا دیا۔ ... اس کے کہ اس عبارت پر تنقید کرتے ہوئے مسٹر دھماکہ نے کیا کچھ خرافات بکی ہیں۔ میں آپ سے پوچھتا ... اس میں کون سا پہلو قابل ملامت اور کون سا رخ قابل مذمت ہے۔

... دین و مذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے۔ اس میں جناب دھماکہ کو کون سی ایسی کفریہ بات

نظر آئی. جو لاتنے چراغ پا ہو رہے ہیں۔ یقیناً حتماً اعلیٰحضرت کی کتابوں میں وہی کچھ ہے جسے اللہ و رسول

علیہ وسلم کے فرمان سے سمجھا گیا۔

جناب دھماکہ! اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

جانتے ہیں۔ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ کے مفہوم کا علم ہے؟ میرا خیال

بلکہ ہرگز نہیں۔ یہ باتیں تو پڑھے لکھے لوگوں کے لئے ہوتی ہیں اور آپ کے مبلغ علم کا اندازہ آپ کی

ہوتا ہے۔ آپ اپنے ہی گریبان میں جھانکیے شاید مسئلہ حل ہو جائے۔

○ سُن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے۔ اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ

نہیں ہوں۔ مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۱۷)

جناب دھماکہ! ذرا اس کے ہر جملے پر ذرا غور تو فرمایئے۔ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان

...... مگر اس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر۔ یہ دونوں کتنے خطرناک جملے

و نجات کے لئے رشید احمد صاحب کی اتباع ضروری ہے۔ اس زمانہ میں شاید انہی کو نبوت

ہوئی تھی، کیوں؟

○ (جو کچھ) مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر

اعتماد کیا جائے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جائے۔ (المہند علی المفند ص ۵)

دیکھیے ...... یہاں تو خلیل احمد صاحب کی تحریر کو مذہب بنایا جا رہا ہے پھر بھی

بہر صورت (مذکورہ بالا دونوں عبارت کی) کیجئے تاویل اور بیان کیجئے معنی اور ہماری طرف سے

لیجئے۔ البتہ جاتے جاتے اپنے مولانا احمد علی صاحب کے دو نمونے اور دیکھتے جایئے۔ پھر نہ کہنا

نہ ہوئی۔

○ سن پچاس ہجری کے بعد قرآن و سنّت کو صرف میں نے سمجھا ہے اور سارے مفسر

و محدثین جھک مارتے رہے ہیں۔ (سلسلۃ السلوک ص ۹۵ از ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری

میں اللہ ہوں اور اللہ میں میں مجھ میں منصور ہے ...... اور میں منصور میں مسیح مجھ

ہے اور میں مسیح ہے۔ (حوالہ مذکور ص ۲۰۴)

مرزا غلام احمد قادیانی اصل میں تو نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر

لی اور نبوت اب مجھے وحی کی منفعتوں سے نوازتی ہے۔

(وحی والہام ص ۴۲۹ از ماہنامہ تجلّی حوالہ مذکور)

اس کے صدق و کذب کی تمام تر ذمہ داری برگردن راوی عامر عثمانی دیوبندی پر ہے۔ اگر دیوبندی

کو غصہ آئے تو اس کھری کھری سنانے والے عامر عثمانی کو سنبھالیں وہ خاص دیوبند ہی میں رہتے ہیں

کہ ؎ تو اگر بھول گیا ہو تو پتہ بتلا دوں

نہ فتراک میں پہلے کوئی نخچیر بھی تھا

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے متعلق بھی صاحب دھماکہ نے کچھ گل افشانی فرمائی ہے۔

انہیں برا بھلا کہتے ہیں) اور عوام کو متنفر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جواباً عرض ہے کہ حضرت علامہ مرحوم سے علماء ابتداءً کچھ خوش نہ تھے۔ اور ان کی ناراضگی کسی ذاتی چپقلش

سیاسی انجمن کا نتیجہ نہیں تھی۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضرت علامہ مرحوم اپنے ابتدائی دور میں اتنے

نہیں تھے کہ ان پر اس دور کے جلیل القدر علماء تنقید نہ کرتے۔ جب حضرت علامہ نے شکوہ اور کچھ ابتدائی

لکھیں اور اس میں لکھا کہ

؎ بتا کیا تو میرا ساقی نہیں ہے؟ ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے

سمندر سے ملے پیاسے کو شبنم بخیلی ہے یہ رزاقی نہیں ہے

تو علماء نے فوراً اپنا فرض ادا کیا اور حضرت علامہ کی گرفت کی اور انھیں بتایا کہ خدائے تبارک و تعالیٰ

کی ذاتِ پاک کو بخیل کی مذموم صفت کے ساتھ موصوف کرنا قطعاً نادرست ہے جس کے نتیجہ میں جواب

شکوہ معرضِ وجود میں آیا۔

آپ فرمائیں کہ کیا علماء نے اپنا فرض ادا کر کے کوئی غلط کام کیا تھا۔ اگر یہی مسئلہ آپ سے دریافت

کیا جائے تو آپ کا کیا جواب ہوگا۔

سُنیئے جناب دھماکہ! حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ بھی دوسرے بہت سے بڑے لوگوں کی طرح
انسان تھے، فرشتہ اور نبی نہیں تھے کہ معصوم ہوں۔ صحابہ نہیں تھے کہ محفوظ ہوں۔ یہ بھی نہیں بلکہ حضرت علامہ
کے کئی ابتدائی اشعار ایسے ہیں جن پر شرعی نقطۂ نظر سے تنقید کی جاسکتی ہے۔

مگر علمائے حق علمائے اہل سنّت کی گرفت کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ اس جائز گرفت کو
پھیلانے کا ہتھیار بنالیں۔

بحمداللہ ہمیں دھماکہ کے معرض وجود میں آنے کے اسباب و علل معلوم ہیں۔ حقیقتاً دھماکہ فتنہ خیزی
انگیزی کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کی مثال مشکل سے ملے گی۔

سُنو! یہ علمائے اہل سنّت ہی ہیں جو شب و روز اپنے جلسوں میں خطبوں میں حضرت علامہ
کے اشعار پڑھتے ہیں اور اس کا مفہوم لوگوں کو بتاتے ہیں اور ان کی تعلیمات کو اسی فیصد سے زیادہ لوگوں
پہنچاتے ہیں اور حضرت علامہ کی تعریف و توصیف کرتے نہیں تھکتے۔

ہم پورے یقین و اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح علمائے اہل سنّت نے حضرت علامہ کو عوام
روشناس کرایا ہے وہ حکومت بھی نہ کر سکی۔

اور آپ لوگ؟ آپ تو چھوٹے منہ بھی حضرت علامہ مرحوم اور قائد اعظم کا نام تک نہیں لے
کون ہیں جو حضرت علامہ کی بات کریں۔ اور کمال یہ ہے کہ بقول دھماکہ حضرت علامہ کو گالیاں ہم
طعن ہم نے کیا، فتوے ہم نے لگائے، توہین ہم نے کی مگر حضرت علامہ کا غیظ و غضب ان کے اکابر
نازل ہوا۔ ذرا پڑھیئے تو

عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ — ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است — چہ بے خبر ز مقامِ محمد عربی است
بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست — اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

(علامہ اقبال)

تفریحِ طبع کے لئے اس کا ترجمہ بھی سن لیجئے:

شان دین ہے، باطل کی پیروی کرنا — چمن سے اُڑ کے درِ بُت کدہ پہ مر جانا
علم کو گاندھی کے پاؤں پر دھرنا — عجم ہنوز نداند رموزِ دیں ورنہ
ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است
کے مصلحت دیں بھلا کے عہد الست — بُتانِ دیر کے غمزوں پہ ہو گیا بدست
قوم کون سی ہے جس کا ہے یہ قوم پرست — سرود بر سرِ منبر کہ ملت از وطن است
چہ بے ز مقامِ محمد عربی است

(نوائے وقت ۸ جولائی ۱۹۷۵ء)

حقیقت یہ ہے کہ بندے ماترم کا ترانہ الاپنے والوں کی حضرت علامہ اقبال سے کیا نسبت ہو سکتی ہے
اہل سنّت نے حضرت علامہ کی گرفت کی تو بحمدہ انھوں نے ہی حضرت علامہ کو سینے سے لگایا۔ انہیں
میں جگہ دی۔ ان کے ولولہ انگیز خیالات لوگوں تک پہنچائے۔

مسلم لیگ کے بارے میں:

میاں دھماکہ نے مسلم لیگ کے بارے میں ایک حوالہ نذرِ قلم کیا ہے کہ بریلوی حضرات مسلم لیگ کو
درست ہے۔ مگر صرف ایک فرد۔ اور اس کی بھی صرف وہی صورت ہے جو ہم حضرت علامہ
میں لکھ آئے ہیں۔

فرمایئے۔ ابتداءً خود جناب قائد اعظم کیا مسلم لیگ میں تھے؟ کچھ تاریخ کا علم بھی ہے آپ
نہیں؟

آیئے میں آپ کو آئینہ دکھا دوں۔ کہ تماشہ کہیں جسے۔ تاکہ آئندہ آپ نفرت انگیزی کی جرأت نہ
دیکھئے تو سہی: ع کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

○ کانگریسی جمعیت العلماء کے اجلاس دہلی میں مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ
بخاری نے مسلم لیگ کو جو صلواتیں سنائیں ان کا ذکر اخباروں میں آچکا ہے ان لوگوں نے

مسٹر محمد علی جناح کو یزید اور مسلم لیگ کے کارکنوں کو یزیدیوں سے تشبیہ دی۔ خدا کا شکر ہے کہ کہیں گاندھی کو امام حسین سے مشابہ قرار نہیں دے دیا۔

(انقلاب ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء صـ۳ از تحریک پاکستان)

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر احرار لکھتے ہیں:

○ دس ہزار جینا (جناح)، شوکت اور ظفر جواہر لال نہرو کی جوتی کی نوک پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ (حوالہ مذکور از چمنستان صـ۴۵)

یہی مولانا فرماتے ہیں:

○ مسلم لیگ کا موجودہ رویہ خود مسلمانوں اور تمام ملک کے لئے نقصان دہ ہے۔ اور اگر ان کا یہ رویہ جاری رہا تو قلیل عرصہ میں ان کو جاپان و جرمنی کی طرح کچل دیا جائے گا۔ مولانا آزاد اور پنڈت نہرو کی بے عزتی کا نتیجہ مسلم لیگ کو بھگتنا پڑے گا اور ضرور بھگتنا پڑے گا۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صـ۹۶)

○ جناب عطاء اللہ شاہ بخاری نے پسرور کانفرنس ۱۹۴۶ء میں فرمایا۔ پاکستان بننا تو بڑی بات ہے کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا دے۔

(روزنامہ جدید نظام استقلال صـ۱۹۵ ماخوذ از تحریک پاکستان)

○ ان لوگوں کو شرم نہیں آتی جو اب بھی پاکستان کا نام جپتے ہیں۔ سچ ہے پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے۔ (آزاد ۹ نومبر ۱۹۴۶ء)

یہ سب کچھ لکھ کر جناب چودھری حبیب احمد لکھتے ہیں:

○ ہند میں مسلمانوں کی نمازوں کو نذر برہمن کرنے والے ان مولاناؤں کے برگ و بار جو پاکستان کے مختلف میں پھل پھول رہے ہیں ارباب اقتدار و اختیار کے احساس غیرت سے فریاد ہے …… جہاں ہم بیرونی دشمنوں سے اس مملکت کو محفوظ و مصئون رکھنے

کے لئے ملت اسلامیہ کے جرنیلوں اور سپاہیوں پر ناز و فخر سے امید وابستہ کئے ہوئے ہیں وہاں ہند کے ایجنٹوں سے بھی باخبر و ہوشیار رہنا ارباب بست و کشاد کا اہم فریضہ ہے

(حوالہ مذکور صـ۶۶۲)

مولوی افضل رئیس الاحرار لکھتے ہیں:

○ کتوں کو بھونکتا چھوڑ دو۔ کاروان احرار کو اپنی منزل کی طرف چلنے دو۔ احرار کا وطن لیگی سرمایہ دار کا پاکستان نہیں۔ احرار اس کو پلیدستان سمجھتے ہیں۔

(خطبات احرار صـ۹۹)

○ مسٹر جناح آج تک کلمہ توحید پڑھ کر مسلمان نہیں ہوا لیکن پھر بھی مسلمانوں کا قائد اعظم ہے۔ (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صـ۸۸۴)

(دنا ئیشنل پیسج مسٹر جناح کا اسلام)

○ جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے وہ سور ہیں اور سور کھانے والے ہیں۔

(چمنستان صـ۱۶۵)

○ پاکستان انگریزی ایجنٹوں کا فریب ہے۔ (مولوی حبیب الرحمٰن)

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے کہا:

○ ملک آزاد ہونے پر مسٹر جناح اور اس کے لیگی لیڈروں پر مقدمہ چلایا جائے گا۔ انھوں نے ہند کے مفاد کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے …… کہ کبھی بھی یہ پاکستان کے حقدار نہیں۔ (روزنامہ جنگ استقلال نمبر ۱۹۴۹ء)

اور جناب دھماکہ۔ یہ زناٹے دار طمانچہ بھی تو دیکھتے جائیے۔ اور یہ بھی سوچئے کہ

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

دیوبند کے علماء اور طلبہ ہندو دھرم سالہ میں:

اور یہ سب کچھ لکھنے والے آپ ہی کے مکتبۂ فکر کے مولانا دریا بادی ہیں، کوئی غیر نہیں۔

○ دریاباد ۲۳ فروری آج چار دن سے اس قصبہ پر کانگرسی خیال کے مسلمانوں کا دھاوا ہے۔ دیوبند کے طلباء کا ایک دستہ آیا ہوا ہے اور اپنے مسلک کی تبلیغ یا کوشش تبلیغ میں مصروف ہے اس میں مضائقہ نہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر فریق یہی کرتا ہے یا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن عجیب و غریب بات یہ ہے کہ کام مسلمانوں کے اندر کرتا ہے لیکن تعلقات یہ تمام مسلمانوں سے توڑے ہوئے ہے۔ اور قصبہ کی غیر مسلم آبادی سے جوڑے ہوئے ہے۔ قیام اُن کا دھرم سالہ میں ہے۔ حالانکہ قصبہ میں ایک نہیں دو دو سرائیں مسلمانوں کی ہیں۔ ان کا رہنا سہنا چلنا پھرنا، کھانا پینا تمام تر ہندوؤں کے ساتھ انہیں کے درمیان اور انہیں کا سا۔ حد یہ کہ ان سطور کے راقم کو جب انھوں نے سرفراز کیا تو ہمیشہ ہندوؤں ہی کے حلقہ میں۔ یہاں تک کہ ایک دن مسلمان صاحب تو ایک تھے اور اُن کے ہندو رفقاء تین کی تعداد میں۔ گویا توحید تثلیث کے محضر میں۔ اس سے قبل سنٹرل اسمبلی کے الیکشن کے وقت تو یہ منظر دیکھنے میں آیا تھا کہ نیشنلسٹ مسلمان امیدوار کے کارکن اور باقاعدہ پولنگ ایجنٹ تک ہندو تھے۔

(ماخوذ نوائے وقت ۲۱ مارچ ۱۹۴۶ء صدق لکھنؤ ۲ فروری ۱۹۴۶ء)

(اور اب ذرا اپنے ابوالکلام کے متعلق بھی چند جملے سنتے جائیے۔

○ بہرحال مولوی ابوالکلام آزاد نے ایک مرتبہ اور یہ حقیقت واضح کر دی کہ غداری تیرا دوسرا نام ابوالکلام آزاد ہے۔

(نوائے وقت ۲۹ جون ۱۹۴۶ء)

اُن کے متعلق ہمارے پاس اتنا ذخیرہ ہے کہ شاید کئی کتابیں لکھی جا سکیں پھر بھی بچ رہے

مسجدوں کی کہانیاں:

○ مولوی خیر الدین قصوری نے (ابوالکلام کے باپ) مہائم (مضافات بمبئی) میں لال باڑی کے آگے ایک مسجد بنائی تھی۔ اُس مسجد کو چھ ہزار روپے میں ایک بقال کے یہاں رکھ دیا۔ اگر مولوی صاحب کے میمن معتقدین اور کوسہ محلہ والے چندہ کر کے اس مسجد کو نہ چھوڑاتے تو یہ مسجد نیلام چڑھ جاتی۔

(ماہنامہ فاران ۱۹۴۰ء مارچ ص ۱۳، ص ۱۴، ص ۱۵)

اب یہاں ایک اور مسجد کی داستان بھی سنتے چلیئے، جو مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر [illegible] خود نوشت یادداشت میں صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں۔

○ میرے چچا مولانا مفتی نعیم صاحب نے سٹی کانگریس کے صدر کی حیثیت سے غازی عبدالرحمٰن عرف ماما، مسٹر مظہر جمیل اور کانگریس کے رضاکاروں کے ساتھ شاہی مسجد [illegible] کمیٹی باغ میں ہزاروں ہندوؤں اور مسلمانوں کے سامنے حلف نامہ آزادی پڑھا۔ اور میں نے کانگریس کا جھنڈا لہرایا۔ مگر افسوس کہ آج ۱۹۴۷ء میں اسی شاہی مسجد پر جو ۲۶ جنوری ۱۹۲۹ء کی یوم آزادی کی یادگار تھی گرا کر اس پر گوردوارہ تعمیر کر دیا گیا۔ ۱۹۴۷ء تک یہ مسجد کانگرس کے جلسوں کا مرکز بنی۔ تمام کانگرس تحریک کے کام اسی مسجد میں ہوتے رہے لیکن انگریز کو اس مسجد کی طرف بڑھنے کی جرأت نہ ہو سکی۔

یہ تو خیر خود نوشت تھی اب ذرا چوہدری حبیب احمد کا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمالیں تاکہ آپ پر اپنی [illegible] واضح ہو جائے۔

○ ...... کیونکہ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی آج اس دُنیا میں نہیں ورنہ ہم انھیں لکھتے کہ مسلمان بیچارے تو اتنے سادہ لوح اور عفو و درگذر سے کام لینے والے ہیں کہ لائلپور جناح کالونی کے علاقہ کی جامع مسجد میں آپ کے چچا مفتی نعیم جنھیں مسلمان مقتدیوں کی قطار میں کھڑا کرنے کے لئے بھی سوچنا چاہیئے تھا انھیں وہاں مسلمانوں نے خطیب بنا رکھا ہے۔

...... کاش جناح کالونی لائلپور کے مسلمان بھی سوچیں کہ اس اسلام کا علمبردار جو قیام پاکستان کا مخالف تھا۔ جو جناح اور اقبال پر اپنے منہ سے آگ کے انگارے برساتا رہا ہمارا خطیب و امام نہیں۔ بلکہ کوئی مولانا محمد صادق سیالکوٹی۔ یا حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیال شریف۔ یا گولڑہ شریف۔ چورہ شریف کے مریدین یا سید محمود شاہ گجراتی جنھوں نے تحریک پاکستان میں اپنی تقریروں سے مسلمانانِ ہند کو حضرت قائد اعظم کی ہمنوائی و رفاقت کے لئے اُبھارا تھا اُن کا کوئی شاگرد ہونا چاہیئے۔

(تحریک پاکستان ص ۵۸۸)

مسٹر دھما کہ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے تھا۔ بخدا اگر تمھارے صاحبوں کے دجل وفریب آشکار [illegible]

پوری کائنات شرم سے پانی پانی ہو جائے گی۔ اب ذرا دیکھئے کہ خود قائد اعظم آپ لوگوں کے [illegible]

جمعیت العلمائے اسلام ہند، ہندوؤں کے جاہل آلہ کار

○ مسٹر جناح نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ چند لوگ جو جمعیت العلماء کا نام استعمال کر [illegible] ہیں ملت اور ملک دونوں کو سب سے بڑھ کر نقصان پہنچا رہے ہیں۔

(اداریہ روزنامہ انقلاب ۵ مارچ ۱۹۳۹ء از پاکستان اور نیشنلسٹ علماء [illegible])

○ ہماری معلومات کے مطابق ان لوگوں میں بھی مدارج ہیں۔ ان سب کے پیشرو مولانا [illegible] احمد ہیں جن سے بڑھ کر مسلمانوں کے مقاصد وتحفظ کے ساتھ دشمنی اور عداوت کا اظہار [illegible] کسی نے نہیں کیا۔

(حوالہ مذکور صـ۸۸۲)

گھر کی شہادت:

○ جس وقت حضرت مولانا کا موٹر چلا تو ایک اللہ اکبر کا نعرہ بلند ہوا۔ اس کے [illegible] گاندھی جی کی جے، مولوی محمود الحسن کی جے کے نعرے بلند ہوئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۶ صـ۲۵۵ اشرف علی [illegible])

○ زیادہ تو دھوکہ عام مسلمانوں کو ان لیڈروں کی وجہ سے ہوا۔ یہ ناعاقبت اندیش مسلمانوں کی کشتی کے ناخدا بنے ہوئے تھے۔ ان کی باگ ان کے ہاتھوں میں ہے۔ انھوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ایمان کو تباہ وبرباد کیا۔ دیکھ لیجئے مشاہدات و واقعات اس کے شاہد ہیں، جے ہند کے نعرے لگائے۔ قشقے (تلک) پیشانی پر لگائے۔ ہندوؤں کی ارتھی کندھا دیا۔ ان کے مذہبی تہواروں کا انتظام مسلمان والنٹیروں نے کیا۔ الخ ..... الی قولہ جب علماء ہی پھسل گئے دوسروں کی کیا شکایت۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ صـ[illegible])

بوٹا بوٹا پتہ پتہ حال ہمارا جانے ہے
جانے نجانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

اب ہم آپ کو نہایت ایجاز واختصار کے ساتھ علمائے اہل سنت اور عوام اہل سنت کے متعلق بتانا [illegible] کہ انھوں نے تحریک پاکستان میں کیا خدمات انجام دیں اور کس علو العزمی کا مظاہرہ کیا؟ یہ تاریخ کی [illegible] یا ہماری کوتاہی ہے کہ وہ لوگ جو سب کچھ تھے اب کچھ نہیں۔ اور جو باغی تھے، دشمن تھے اب سب [illegible] نصاب میں اُن کا ذکر ہے۔ امتحانات کے پرچوں میں بچوں سے دیوبند اور علمائے دیوبند کے متعلق [illegible] ہیں۔

اور حد یہ ہے کہ جب پاکستان میں سیرت کانگریس کا اہتمام ہوتا ہے تو پاکستان سے دو مندوب وہ [illegible] جاتے ہیں جو بہر صورت نظریاتی اعتبار سے تحریک پاکستان کے مخالف تھے۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے [illegible] کن لوگوں کی ذہنی سازش کا نتیجہ ہے؟

بہر صورت علمائے کرام اور مشائخ عظام اپنی پوری تنظیمی طاقت سے طاغوتی طاقتوں سے ٹکرائے اور نہایت [illegible] میں برصغیر کی پوری فضا اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ یارسول اللہ یارسول اللہ۔ اور لے کے رہیں گے پاکستان [illegible] نعروں سے معمور ہو گئی۔ اس اجتماعی زندگی کا آغاز ۱۹۴۶ء بنارس سُنّی کانفرنس سے ہوتا ہے۔ جس [illegible] ہزار سے زائد صرف علماء ومشائخ نے شمولیت کی اور عوام اہل سنت جو باہر سے آئے تھے اُن کی تعداد [illegible] سے کم نہ تھی۔

راقم الحروف خود بنارس سُنّی کانفرنس میں شامل تھا۔ جذبات سے لبریز ایسی ولولہ انگیز فضا کبھی پہلے [illegible] نہیں آئی تھی۔

بنارس کی ایک ایک گلی تکبیر وتہلیل کے پرشکوہ نعروں سے گونج رہی تھی۔ سامعین کا ایک سیل [illegible] تھا جو اُمنڈا چلا آرہا تھا۔ ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کے یہ تابناک دن کبھی نہیں بھلائے جا سکتے۔

جن میں سوادِ اعظم نے وقت کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ صحیح فیصلہ فرمایا تھا۔ میں اس جگہ [illegible]
اُس خطبۂ صدارت کے صرف چند اقتباسات پیش کرتا ہوں جسے رئیس المحدثین رئیس المتکلمین الحاج [illegible]
محمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشرفی جیلانی کچھوچھوی صدر استقبالیہ جمہوریت اسلامیہ نے آل انڈیا سنی کا[illegible]
کے بے نظیر اور عدیم المثال اجلاس میں پیش کیا۔

آپ نے تمہید میں فرمایا:

○ مسلمانوں کی بے نظمی اور سنیوں کی بیکسی اور اعدا کی تیاریاں دشمنوں کی چالاکیاں اور سب سے بڑھ کر ضمیر فروشوں کی غداریاں اور مسلم نماؤں کی اسلام دشمنیاں جن کو ہم آج ہر ہر منٹ دیکھ رہے ہیں یہی ہمارے اظہار مدعا کی تمہید ہے۔ (تمہید خطبۂ صدا[illegible]

○ بڑی خوشی اس کی ہے کہ ہمارا بڑے سے بڑا دشمن بھی نہ یہی کہہ سکتا ہے کہ ہمارے سامنے کوئی سیاسی جماعت ہے جس کا تعاون ہمارا مقصد ہے۔ نہ یہی کہہ سکتا ہے کہ ہماری پشت پناہی واعانت کوئی سیاسی جماعت کر رہی ہے۔ (خطبۂ صدارت ص[illegible]

○ اگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس قدر لشکری اس قدر منظم ہوجائیں اور اتنے کثیر قائدین کی قیادت مجتمع ہوجائے تو پھر کھلے بند غیر مسلم ہوں یا مسلم نما غیر مسلم ہوں کیا مجال کہ کوئی ہم سے ٹکرا سکے اور کیا طاقت کہ ہمارے سامنے آسکے۔ کشتی لڑنا تو درکنار ہاتھ ملانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ (خطبۂ صدارت ص[illegible]

○ وہ کیسی ناپاک تعلیم ہے جو پاکستان کے تصور سے لرز اُٹھے اور پاکستان میں جس کو اپنی زندگی محال نظر آئے۔ اسلامی تلوار کی آزادی میں اپنی موت معلوم ہو۔ کیا سُنیوں کی سُنیت اور مسلمانوں کی اسلامی غیرت اس قومی و دینی جرم کو برداشت کر سکتی ہے۔

(خطبۂ صدارت ص[illegible]

○ حضرات وقت آگیا ہے کہ خلافت راشدہ کے وقت کو پلٹایا جائے اور سارے نظام شریعت کو اسلامی دُنیا کا نصب العین بنا دیا جائے۔ (خطبۂ صدارت ص[illegible]

○ [illegible] دینی رہنماؤ! میں نے عرض داشت میں ابھی ابھی پاکستان کا لفظ استعمال کیا ہے [illegible] بھی کئی جگہ پاکستان کا لفظ آچکا ہے...... نعروں کی گونج میں پاکستان لے کے رہیں گے [illegible] میں، خانقاہوں میں، بازاروں میں، ویرانوں میں لفظ پاکستان لہرا رہا ہے اور ہم سُنیوں کا یہی محاورہ ہے۔ اس لفظ کو اب پنجاب کا یونینسٹ لیڈر بھی استعمال کرتا ہے۔ مگر [illegible] کا پاکستان وہ ہوگا جس کی مشینری سردار جوگندر سنگھ کے ہاتھ میں ہوگی۔ لیگ کے پاکستان کے متعلق دوسری قومیں چیختی ہیں کہ اب تک اس نے پاکستان کے معنی نہیں بتائے...... سُنیوں نے لیگ کے اس پیغام کو قبول کیا ہے...... وہ صرف اس قدر کہ ہندوستان کے ایک خطہ پر اسلام کی قرآن کی آزاد حکومت ہو۔ (خطبۂ صدارت ص۲۴)

○ صرف اتنا سمجھ کر کہ قرآنی حکومت، اسلامی اقتدار لیگ کا مقصد ہے ہم اس کے ساتھ ہو گئے ہیں...... اب تو تمام سُنیوں نے جو یقین کر لیا ہے وہی دستور اساسی بھی ہے اور وہی تجاویز [illegible] بھی ہیں۔

لیگ ان کے لئے کوئی نیا دین لے کر نہیں آئی ہے جس کو سوچ سمجھ کر ٹھونک بجا کر قبول کیا جائے...... ہماری آرزو ہے کہ اسی وقت ساری زمین پاکستان ہوجائے۔ آل انڈیا سُنی کانفرنس کے پاکستان کے خلاف زبان کھولنے اور قلم چلانے سے پہلے یہ سوچ لیا جائے کہ داورِ حشر کے سامنے کیا منہ لے کر جائیں گے۔ پاکستان میں اس مجرم کو نہ بخشا جائے گا جو کلمہ پڑھ کر اپنے کو مسلم کہہ کر اسلامی اقتدار کے تصور سے چڑھتا ہو۔ (خطبۂ صدارت ص۲۵)

اب ذرا وہ ولولہ انگیز خطبہ بھی ملاحظہ کر ڈالیں۔ جو سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سیدنا معین الدین [illegible] علیہ الرحمہ کی خانقاہ معلیٰ پر محدث اعظم الشاہ سید محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہزارہا علمائے کرام اور [illegible] اہلسنت کے سامنے دیا تھا۔ ہم یہاں جستہ جستہ چند سطور درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

○ آپ نے فرمایا۔ اے سُنیو۔ پاکستان بنا کر دم لو کہ یہ کام صرف تمہارا ہے۔

○ دین فروشوں نے دین کے نام کو پیٹ کا دھندا بنا لیا ہے۔ کھلے بازار میں ملت فروشی کی

کی جا رہی ہے۔ نام دارالعلوم (دیوبند) رکھا اور کام ودیا مندر کا کیا۔ یا رسول اللہ سن کر گھبرائیں اور بندے ماترم کا ترانہ گائیں۔ مسلمانوں سے بیزار مشرکوں کے علمبردار ...... دستار کے شملوں کو جوتیوں پر شلواروں کو دھوتیوں پر چند ٹکوں کے عوض نچھاور کر چکے ہیں۔

٥ سُنّیو جاگو جاگو! سُنّیو ہوشیار خبردار! آؤ بڑھے چلے آؤ۔ اٹھو کھڑے ہو جاؤ چلے چلو ایک منٹ بھی نہ رکو۔ پاکستان بنالو تو جا کر دم لو! پاکستان کی تعمیر آل انڈیا سُنّی کانفرنس کرے گی۔ ہمارے ناپاکوں نے اپنے اندر بے شمار اختلاف رکھتے ہوئے پاکستان کے خلاف صف آرائی کر لی ہے۔ پاکستان کے معنی اسلامی قرآنی آزاد حکومت ہے۔

(الخطبۃ الاشرفیہ للجمہوریۃ الاسلامیہ جو[illegible])

کیا اب بھی کوئی شبہ رہ جاتا ہے کہ علمائے حق علمائے اہل سُنّت مسلم لیگ، قائد اعظم [illegible] کے دشمن اور مخالف تھے۔ ہاں البتہ ایک صورت ہے جو جناب دھماکہ اور ان کے کاسہ لیسوں کے [illegible] ہو سکتی ہے ...... اور وہ یہ ہے کہ

بے حیا باش ہرچہ خواہی کن

○

چند اور لرزہ خیز دھماکے

جناب دھماکہ رقمطراز ہیں:

سال گذشتہ جب پاکستان کے مسلمان سارقین نبوّت کے خلاف نبرد آزما تھے۔ اور پوری قوم ابتلاء آزمائش کے دور سے گذر رہی تھی۔ یادش بخیر مولانا شاہ احمد نورانی صاحب تبلیغ اسلام کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ ایک خان صاحب بھی تھے جنھوں نے انگلستان میں ایسی مسموم اور فرقہ وارانہ تقریریں کیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ برطانیہ

[illegible]ی زیر تعمیر جامع مسجد برمنگھم میں ایسا فساد برپا ہوا کہ انگریز پولیس نے خانۂ خدا سے [illegible] کو نکال لینے کے لئے کتے چھوڑے اور نتیجۃً مسجد مقفل کر دی گئی۔ (دھماکہ ص[illegible])

[illegible] اس قدر ڈھٹائی اور بے حیائی کے ساتھ جھوٹ بولنا کہاں سے سیکھا ہے؟ کیا آپ کو نہیں [illegible] کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اذا حدث کذب کہ جب بھی گفتگو [illegible] جھوٹ بولتا ہے۔ آپ لوگوں کو بجا طور سے شرعی کذاب کہا جائے تو کچھ بیجا نہ ہوگا۔ پاکستان کا ہر [illegible] اور اسمبلی کی کارروائی اس بات کی شہادت دیں گے کہ جس شان سے سواد اعظم اہلسنّت کے ان [illegible] مرزائیوں، قادیانیوں اور سامروں سے ختم نبوّت کی جنگ لڑی۔ ماضی وحال میں کبھی کوئی دیوبندی [illegible] اس دور کا کوئی بھی اخبار، رسالہ اور اسمبلی کی کارروائی اٹھا کر دیکھ لیں حقیقتیں واضح ہو کر سامنے [illegible]

[illegible] مبلغ اسلام حضرت مکرم شاہ احمد نورانی زید مجدہ العالی اور مرد مجاہد مرد حق مولانا عبدالستار [illegible] نیازی کی بات کرتے ہیں ایسے عظیم فرزند تو مدّتوں سے پیدا نہیں ہوئے جو نہ کبھی حق کہنے سے [illegible] اور نہ کبھی تمہارے اسلاف واخلاف کی طرح فروخت ہوئے۔ نہ غیروں کے ہاتھ میں کھلونے بنے [illegible] آپ کے بے محابا جھوٹ اور ناراضگی کے اسباب ووجوہات معلوم ہیں در اصل آپ نے [illegible] وہی کارروائیاں شروع کر رکھی تھیں جو مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد ضرار بنا کر منافقین نے کی تھیں [illegible] جلیل علامہ ارشد القادری اور دیگر علمائے حق کی فریب شکن یلغاروں اور للکاروں سے یورپ [illegible] لہرانے لگیں تو پوری دنیائے نجبہ میں زلزلہ طاری ہو گیا۔ اندھیروں کے تاریک سینے چھلنی ہو [illegible] اور نام نہاد تبلیغی جماعت کے دجل و فریب کے دامن تار تار ہو گئے۔ پھر ظاہر ہے کہ آپ حضرات [illegible] شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی سے کیسے خوش ہوں گے۔ جن کی [illegible] بے حیائی نے آپ کو برمنگھم کے بھرے بازار میں ننگا کر دیا ہے۔

گھبرائیں نہیں ہم پوری دنیا میں آپ کا تعارف کرائیں گے کہ آپ کیا ہیں؟ اور کن خمیروں سے [illegible] کی تعمیر ہوئی ہے! ماضی میں کن لوگوں کے ٹکڑوں پہ پلتے رہے اور حال میں کن لوگوں کے ہاتھ کے

کھلونے ہیں؛ اس عنوان پر چونکہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں اس لئے یہاں نہایت اختصار کے ساتھ
جماعت کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔

تبلیغی جماعت - دراصل علمائے نجد ہی کی ایک شاخ ہے۔ چنانچہ

○ ایک بار مولانا الیاس نے فرمایا۔ حضرت مولانا تھانوی نے بہت بڑا کام کیا
ہے میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقۂ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی
تعلیم عام ہو جائے گی۔

(ملفوظات صفحہ ۵۰)

حالانکہ تبلیغی جماعت والے بڑے زور شور سے یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ہم تو صرف نماز
حج و زکوٰۃ کی باتیں کرتے ہیں۔ صفائے قلب کی طرف توجہ دیتے ہیں ہمیں واللہ باللہ مسلک سے کوئی
نہیں۔ دیوبندی بریلوی نزاع سے ہمیں کوئی تعلق نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مگر حقیقت حال اس کے بالکل برعکس ہے۔ آج تک ان کی فریب کاریوں میں پھنسنے کے بعد
فرد بھی مسلک اہل سنت پر قائم نہیں رہا۔ تھانوی صاحب کے ملفوظات کے مرتب خواجہ عزیز الحسن
کہ حضرت تھانوی نے

○ احقر کو مخاطب کرکے فرمایا کہ دیکھئے میرا مادۂ تاریخی (تاریخی نام) "مکرم عظیم" ٹھیک
ہے یا نہیں؟ ٹھیک ہے یا نہیں؟ میں آخر شیخ زادہ ہوں۔ شیخ زادے بڑے فطرتی ہوتے
ہیں مجھے بھی فطرتیں بہت آتی ہیں۔

(حسن العزیز ج ۱ صفحہ ۱۳)

ظاہر ہے کہ یہی فطرتیں ہے کہ الیاس صاحب اٹھے اور تبلیغی جماعت کا چرخہ گھما دیا۔ اور جب
مولوی منظور احمد نعمانی اور مولوی زکریا میں مولوی الیاس کی جانشینی و خلافت کے بارے میں لڑائی ہوئی
مولوی منظور احمد نعمانی نے ظاہر کیا کہ

○ ہم بڑے سخت وہابی ہیں ہمارے لئے اس بات میں کوئی کشش نہ ہوگی کہ یہاں
حضرت کی قبر مبارک ہے۔ یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھتے تھے۔

(سوانح مولانا یوسف صفحہ ۱۹۳)

جواب میں مولوی زکریا بھی گرج اٹھے اور فرمایا:

○ مولوی صاحب میں تم سے بڑا وہابی ہوں۔ تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی
قبر اور حضرت کے حجرہ اور در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔

(حوالہ مذکور صفحہ ۱۹۳)

خدا خیر کرے۔ ہیں بھی وہابی اور ایک سے ایک بڑھ کر جفادر نجدی۔ مگر حضرت کی قبر اور
... کے لئے لڑ رہے ہیں!

تبلیغی جماعت کے متعلق جناب الیاس صاحب کے خلیفہ جناب احتشام الحسن صاحب کیا
... ہیں وہ بھی ملاحظہ فرماتے ہیں:

○ میری عقل و فہم سے بالا ہے کہ جو کام حضرت مولانا الیاس صاحب کی حیات میں
اصولوں کی انتہائی پابندی کے باوجود صرف بدعت حسنہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس
کو اب انتہائی بے اصولیوں کے بعد دین کا اہم کام کس طرح قرار دیا جا رہا ہے۔ اب
تو منکرات کی شمولیت کے بعد اس کو بدعت حسنہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

(اصول دعوت و تبلیغ کا آخری ٹائٹیل پیج)

اور اب ذرا ان کے مرکز کی اہمیت بھی دیکھتے چلیں۔ اگر کوئی مکہ و مدینہ نہ جا سکا تو کوئی حرج
نہیں مگر مرکز کی غیر حاضری کفر تک جا پہنچتی ہے۔

○ میں حیران ہوں کہ کیا کہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں کب سے تبلیغی جماعت کا
مرکز بھی ایمانیات میں داخل ہوگیا اور اس کا مخالف قرار پایا ہے۔

(اصول دعوت صفحہ ۹۱)

○ اگر ذرا بھی طاقت حاصل ہو جائے اور جو مرکز نہ آئے، تو اسے بالکل مرتد کے
درجہ میں سمجھتے ہیں۔ (اصول دعوت صفحہ ۹۰)

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

برمنگھم کے مردِ مجہول کی بدتمیزیاں

امام اہلسنت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے متعلق برمنگھم کا فتنہ رقمطراز ہے

ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی

اور کس گستاخی سے آگے بڑھتے ہیں محمد ابن عبدالباقی کو اپنی تائید میں پیش کرتے ہوئے تمام انبیائے کرام کے مزار قدسیہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

" انبیاء کرام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں اور وہ اُن کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ استغفراللہ ثم استغفراللہ"

(ملفوظات حصہ سوم صـ۲۸ ماخوذ از دھماکہ)

اور پھر اس کے آگے جناب دھماکہ کا گھناؤنا تبصرہ ہے جو سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ مو[illegible] مسئلہ جو ملفوظات حصہ سوم میں تحریر ہے وہ یہ ہے کہ اعلیٰحضرت سے ایک سوال ہوا تھا۔ جس کا آپ [illegible] جواب مرحمت فرمایا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے :

عرض : انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیائے کرام کی حیات برزخیہ میں کیا فرق [illegible]

ارشاد : انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ کی حیات حقیقی حسی دنیاوی ہے اُن پر تصدیق وعدۂ الہیہ کے لئے محض ایک آن کی موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے اُس حیات پر وہی احکام دنیویہ ہیں ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا۔ اُن کی ازواج مطہرات کو نکاح حرام۔ نیز ازواج مطہرات پر عدت نہیں۔ وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے نماز پڑھتے ہیں بلکہ سیدی محمد ابن الباقی زرقانی فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے

ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو (انبیاء کرام کو) [illegible] کرتے ہوئے لبیک پکارتے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ الخ

(الملفوظ ج ۳ صـ۳۹)

دھماکہ سے کیا پوچھوں۔ آپ بتائیں کہ اعلیٰحضرت نے اس میں کون سا لفظ گستاخی کا استعمال کیا ہے [illegible] ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی قرار دیا گیا۔ یہ مسئلہ ایسا تو نہیں تھا کہ دھماکہ جیسے سطحی لوگ اس [illegible] کریں اور اپنی سفاہت و بددیانتی کا مظاہرہ کر کے لوگوں کو متنفر کریں۔

فرمائیے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور دیگر انبیائے کرام کی حیات طیبہ میں ان کی ازواج مطہرات ان کے لئے جائز تھیں یا نہیں۔ اگر جائز و درست تھیں تو اب جبکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وہی زندگی حاصل ہے تو پھر کیوں ناجائز ہو گئیں۔

عیب جوئی کرنا، الفاظ کو غلط معنی دینے تو بہت آسان ہے۔ مگر دیانتداری سے کسی موضوع کو انجام تک پہنچانا بہت مشکل ہے۔ اور جناب دھماکہ دیانتداری تو آپ کے قریب سے بھی نہیں گذری ہے۔

فرمائیے جناب دھماکہ ! آپ حسب ذیل موضوعات کے متعلق کیا فیصلہ فرمائیں گے۔

• حوریں کیسی ہوں گی ؟ • ہر مرد کو کتنی حوریں ملیں گی ؟ • ان کے رنگ و روپ حسن و جمال کی کیا کیفیت ہوگی ؟ • مشروبات کی اقسام کیا ہوں گی ؟ • غلمان کیسے ہوں گے !

یہ سب کچھ تو خدا نے فرمایا ہے نا۔ اگر آپ کے غلیظ ذہن سے سوچا جائے تو یہ سب تماشہ بن جائے گا۔ البتہ آپ کے گندے ذہن کی صفائی کے لئے آپ کے اکابرین کی حیات طیبہ کا [illegible] ضرور دوں گا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

○ دہلی سے برخورداری خاتون سلمہا کا کارڈ میرے نام آیا جس میں برخورداری نے اپنا ایک خواب درج کرکے درخواست کی ہے کہ حضرت والا کی خدمت مبارکہ میں عرض کرکے تعبیر منگا دوں لہٰذا ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ وھو ھذا۔

ایک جنگل ہے اس میں میں ہوں (یعنی برخورداری سلمہا) ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اس پر زینہ ہے۔ ایک میں اور دو تین آدمی ہیں۔ ہم سب کھڑے ہیں حضرت رسول اللہ کے انتظار میں۔ اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضرت تشریف لائے اور زینے پر چڑھ کر میرے سے بغلگیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا۔

(اصدق الرویا مصنفہ اشرف علی تھانوی حصہ دوم صـ۲۳)

یاد رہے کہ یہ خط مولوی اشرف علی تھانوی کی مریدنی کا ہے۔ اس نے رشید احمد کو ہیاں کیا اس نے تھانوی صاحب کو بھیجا اور انہوں نے نہایت فخر سے شائع کر دیا۔ اور جس کتاب میں یہ خواب درج ہے اس کا نام اصدق الرویا (بہت سچے خواب) رکھا گیا ہے۔ الامان والحفیظ

حدیث پاک میں ہے مَنْ رَاٰنِی فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِی یعنی جس نے مجھ کو دیکھا (خواب میں) اس نے یقیناً مجھ کو ہی دیکھا۔ اور شیطان میری صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔

میرے نزدیک تو یہ خواب (برخورداری خاتون سلمہا کا) سراسر بکواس ہے۔ اس نے یہ خواب دیکھا ہی نہیں۔ اور اگر اصدق الرؤیا کی روایت کے مطابق سچ مان لیا جائے تو کیا یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام نہ ہوگا کہ معاذاللہ ثم معاذاللہ انہوں نے خاتون سلمہا کو گلے سے لگایا؟ اس قسم کے الزامات نجدی تو لگا سکتے ہیں سُنّی نہیں۔

ہاں نجدی عقائد کے مطابق ممکن ہے وہ مولانا اشرف علی تھانوی ہی ہوں۔ کیونکہ تھانوی کی کے مریدوں کا خیال تھا کہ حضرت تھانوی رسول اللہ کی شکل و صورت کے تھے (معاذاللہ)

حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

- حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ (اصدق الرویا صـ۲۵)
- شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔ (اصدق الرویا صـ۳۷)

- آپ کا قدم مبارک اور رنگت، اور چہرہ شریف، اعلیٰ اور تن شریف مولانا اشرف علی جیسا تھا۔ (اصدق الرؤیا صـ۵)

دیکھا آپ نے معتقدین کا یہ گروہ کتنے دردناک خواب دیکھتا ہے۔ اور کس کس طریقے سے ناموس رسالت پر ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ ایک اور ظالمانہ خواب ملاحظہ فرمائیں۔ حد یہ ہے کہ انھیں بڑے فخر سے شائع کیا جاتا ہے

- ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ انہوں نے ہم کو سینے سے چمٹا لیا۔

(افاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی ج ۶ صـ۳۷)

- ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عقد ثانی کا داعی کیا پیش آیا تھا۔ فرمایا کہ ان کی سادگی اور دینداری اور بے نفسی۔ جی چاہتا تھا کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے .... ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی ...... نیز ان کے متعلق میں نے یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ صـ۶۸)

اب میں کیا کہوں کہ ؎

ناوک نے ترے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مُرغ قبلہ نما آشیانے میں

ہم ان خیالات و تعبیرات پر لاکھ بار لعنت بھیجتے ہیں اور اُن پر بھی جو اس قسم کے ظالمانہ خواب دیکھیں اور اس کی تشہیر کرتے ہیں۔

جناب دھیکا ذرا دیکھئے تو آپ کے اکابرین کا معاملہ کہاں تک جا پہنچا ہے۔

؏ پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں

ہم نے اعلیٰحضرت امام اہلسنت کو رضی اللہ عنہ کہہ دیا، لکھ دیا تو پوری وہابی دُنیا میں زلزلہ [illegible]
گیا۔ تمام نجدی گلے پھاڑ پھاڑ چلانے لگے کہ دیکھو غضب ہو گیا۔ انھوں نے احمد رضا بریلوی کو رضی [illegible]
کر صحابی بنا دیا — صحابہ کی توہین کر دی — اور خود آؤ دیکھا نہ تاؤ رحمۃ اللعالمین بن بیٹھے

جب رشید احمد گنگوہی صاحب کو حضرت حاجی امداد اللہ صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کی [illegible]
ملی تو............

○ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ اللعالمین فرماتے تھے

(افاضات الیومیہ جلد ۱۱ صـ ۱۰۵)

○ آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سُن کر دلِ حزیں پر بے حد چوٹ لگی کہ رحمۃ اللعالمین ([illegible]
مفتی محمد حسن دیوبندی) دُنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔ (ماہنامہ تجلی دیوبند)

اور پھر جناب گنگوہی صاحب نے تو جھگڑا ہی ختم کر دیا۔

○ **سوال**۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ اللعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

جواب: لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر
اولیاء، انبیاء اور علمائے ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل [illegible]
دیوے تو جائز ہے۔ بندہ رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ صـ ۹۷)

کیوں حضرت!

میری نگاہ شوق پہ اس درجہ سختیاں
اپنی نگاہ شوخ کی کچھ بھی سزا نہیں

○

مستند بیوقوف

[illegible] دھماکہ نے اپنی تصنیف دھماکہ میں جہاں حماقتوں کے بے شمار گل کھلائے ہیں وہاں ایک پورا
[illegible] کے بارے میں" لکھ مارا ہے اور یہ ثابت کرنے کی احمقانہ کوشش کی ہے کہ بریلوی رسول اللہ
[illegible] وسلم کو، غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا مانتے ہیں۔ العیاذ باللہ خدا کی توہین کرتے ہیں۔
[illegible] بلال کو منشی کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔
[illegible] تو جھوٹوں، مفتریوں، کذابوں سے کوئی دور خالی نہیں رہا۔ مگر جس ڈھٹائی اور تھوک کے حساب سے
[illegible] کذب و افتراء سے کام لیتا ہے اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ اور پھر بدفہمی اور غباوت میں تو ان
[illegible] نہیں۔ دراصل یہ سند یافتہ بیوقوف ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی نے بالکل صحیح کہا ہے:

○ میں بھی بیوقوف ہوں مثل بدھو کے۔ (افاضات الیومیہ ج ۱ صـ ۲۴)

○ چھیٹ چھیٹ کر تمام احمق میرے حصے میں آ گئے۔

(افاضات الیومیہ ج ۱ صـ ۲۴)

چنانچہ جناب دھماکہ ایک جگہ اعلیٰحضرت پر معترض ہوتے ہیں۔ مگر پہلے اصل عبارت ملاحظہ
فرمائیں۔

○ مسلمانوں کو دُنیا سے جانے کے بعد جو ثواب قرآن مجید کا تنہا یا کھانے کے ساتھ پہنچاتے
ہیں عُرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں اولیائے کرام کو جو ایصال ثواب کرتے ہیں اُسے تعظیماً
نذر و نیاز کہتے ہیں۔ (احکام شریعت صـ ۱۲۱)

○ مولانا احمد رضا خاں نے یہاں اولیاء اللہ کو مسلمانوں کے مقابلے میں ذکر کیا ہے۔ کیا
اولیاء اللہ مسلمان نہیں ہوتے؟ (دھماکہ صـ ۲۲)

دیکھا آپ نے یہ ہے جناب دھماکہ کا مبلغ علم ۔ آپ ہی فرمائیں اس جہالت کا کوئی کیا جواب
سکتا ہے ۔ ایسا نتیجہ اخذ کرنا تو صرف فاضلین دیوبندی کو زیب دیتا ہے ۔ اور بس

ایسے ہی ؎ اٹھا دو پردہ دکھا دو جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے ۔ (حدائق بخشش

جناب دھماکہ معترض ہیں کہ بشریت کے پردہ میں آپ باری تعالیٰ کا نور ہیں ۔ پردہ اٹھا دیں تو
گا کہ آپ خود خدا ہیں ۔ (دھماکہ ص۲۵) ۔

استغفر اللہ ۔ کیا اس سے بڑا افترا بھی ممکن ہے جناب دھماکہ ۔ یہ آپ نے اعلیٰحضرت کے کس
کا ترجمہ کیا ہے ؟ میں آپ کو اور آپ کے تمام بدفہم ساتھیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ امام اہلسنت اعلیٰ
کسی مصدقہ شعر پر ہم سے بحث کر لیں اگر آپ خلاف شرع ثابت کر سکے تو ہم آپ کی غلامی میں آ
ہیں ۔ بدفہمی کا ایک اور شاہکار ملاحظہ فرمائیں ۔

اعلیٰحضرت کا شعر ہے ؎ نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیٔ رحمت کا قلمدان گیا

اس پر مصنف دھماکہ یوں معترض ہیں کہ

مولانا احمد رضا خاں حدیث اِنما انا قاسم واللہ یعطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے (کہ حضور بانٹنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دینے والے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضور نعمتیں بانٹتے ہیں مگر یہ نہیں کہتے کہ دینے والا اللہ ہے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تو حضور کا منشی لگا ہوا ہے (دھماکہ ص۳۶)

دیکھ لیا آپ نے جناب دھماکہ نے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے (اللہ تو حضور کا منشی لگا ہوا ہے) ۔ فرما
یہ کس جملے اور کس لفظ کا مفہوم آپ نے بیان فرمایا ہے ۔ پھر سے کہیں جا کر پڑھئے مسٹر دھماکہ ۔ اشعار کا سمجھ
وہ بھی اعلیٰحضرت کے آپ کے بس کی بات نہیں ۔

ہاں البتہ اپنے شعرائے کرام کے نمونے ضرور دیکھتے جائیں ۔ اس وقت میرے سامنے "مر
شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی کھلا ہوا ہے جو جناب گنگوہی صاحب کی وفات کے بعد لکھا گیا

الحسن صاحب نے آخر میں ص۲۸ پر لکھا ہے ؛

؎ بے نمک ہیں میرے اشعار مگر تلخ نہیں
خالی از درد نہیں گرچہ ہیں لشٹم پشٹم

میرے اشعار ویسے ہی جیسے اشرف علی صاحب تھانوی کے ۔ حافظ صاحب جب روٹی لگا کر
تو نمکین ، نہ میٹھی ، نہ کڑوی کیا سمجھے ؟ اور پورے مرثیہ میں بس یہی ایک بات سچی کہی ہے ۔ کہ
اشعار لشٹم پشٹم ہیں ۔ ویسے جناب گنگوہی صاحب جانِ جہاں بھی ہیں اور فیض یزداں بھی ۔
بھی ہیں اور غوثِ اعظم ظلِ سبحانی بھی

؎ خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے منہ موڑا (مرثیہ)

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری — رشید ملت و دیں غوث اعظم قطب ربانی

(مرثیہ محمود الحسن دیوبندی ص۵)

اور گنگوہی صاحب جنہوں نے جانِ جہاں ہوتے ہوئے بھی منہ موڑ لیا ۔ جن کے غم میں پوری دنیا ماتم کناں نظر آتی ہے اُن کے فتویٰ کے مطابق ذکر سیدنا امام حسین عالی مقام رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی حرام ہے ۔ چنانچہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں

- ذکر شہادت کا ایام عشرہ محرم میں کرنا بشابہت روافض کے منع ہے ۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ص۸۵)

- محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہم السلام اگرچہ بروایت صحیحہ ہو ۔ یا سبیل لگانا شربت پلانا دودھ پلانا نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں ۔

(فتاویٰ رشیدیہ ج ۳ ص۱۳)

جناب رشید احمد گنگوہی رسول اللہ کے ثانی ہیں :

- ؎ زباں پر اہل اہوا کے ہے کیوں اعلیٰ ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی (مرثیہ ص۶)

کیوں جناب دھماکہ اسے کہتے ہیں طمانچہ۔ ذرا بانی اسلام کے ثانی کی تشریح کیجئے [illegible]
تماشہ بنتا ہے۔

گنگوہی صاحب قبلہ حاجات ہیں۔ روحانی بھی اور جسمانی بھی :

○ — حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلۂ حاجات روحانی و جسمانی (مرثیہ [illegible])

جناب محمود الحسن دیوبندی خدا ہی سے پوچھتے ہیں کہ دین و دنیا کی ضرورتیں اب ہم کہاں [illegible] کیونکہ گنگوہی صاحب تو چل بسے۔ کیا یہ صریح خدا کی توہین نہیں ہے؟ کیا خیال ہے گنگوہی [illegible] سے بھی زیادہ طاقتور تھے کہ جب قبلۂ حاجات چلے گئے تو خدا میں بھی طاقت نہیں رہی؟ فرمایئے [illegible] ہے کہ نہیں؟ اور حد یہ ہے کہ گنگوہی صاحب نے فتاوی رشیدیہ میں متعدد جگہ قبلہ و کعبہ لکھنا [illegible] ناروا کہا ہے۔

○ سوال : خط میں القاب قبلہ و کعبہ لکھنا درست ہے یا نہیں؟
جواب : قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا درست نہیں۔ (فتاوی رشیدیہ ص۴۹۸)

تو پھر فرمایئے جناب شیخ الہند پر آپ کیا فتوی لگائیں گے؟

سیدنا یوسف علیہ السلام کی دل آزار توہین :

○ — قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی (مرثیہ [illegible])

یعنی یہ مقبولین و مقدسین لوگ اس مرتبہ تک جا پہنچے ہیں کہ ان کے کالے بھجنگے غلام [illegible] کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی تشریح نہیں۔ فیصلہ آپ کریں۔

خدائے پاک کی توہین :

○ خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے — میرے مولا میرے ہادی تھے بیشک شیخ [illegible]
جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا — میرے قبلہ میرے کعبہ تھے تعالی سے [illegible]

[illegible] ہی بات اگر ہم نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے لئے لکھ دیں تو ہمارے لئے مشرک سے کم کا فتوی [illegible]

[illegible] یہاں جناب گنگوہی کے لئے کتنے اوصاف گنائے گئے ہیں۔ خلائق کے مربی، مولی، ہادی [illegible] ہوتے ادھر ہی حق بھی مائل ہوتا۔ قبلہ بھی اور کعبہ بھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے باوجود یہ مقدس [illegible] مسلمان ہی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور حد یہ ہے کہ اعلیحضرت کی ذات گرامی پر افترا باندھنے والے یہ حضرات کعبہ میں بھی گنگوہ کا راستہ [illegible] پھرتے ہیں۔

○ — پھرے ہیں کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوق عرفانی (مرثیہ ص۱۱)

امام اہلسنت نے تو مکہ میں مدینے کا راستہ پوچھا تو شرک کے تیر و سنا برسنے لگے مگر غضب خدا [illegible] گنگوہ کا راستہ پوچھنے پر بھی کوئی گرفت نہیں۔ خدارا ذرا سوچئے تو سہی۔ کعبہ کو گنگوہ سے کیا نسبت [illegible] کہاں کعبہ مکرمہ بیت المعظم اور کہاں بھارتی گنگوہ۔ جیسے کہ آجکل تبلیغی جماعت والے رائے ونڈ کا راستہ [illegible] پھرتے ہیں۔

گنگوہی صاحب صدیق بھی ہیں اور شہید بھی۔ قبلۂ دین بھی ہیں اور کعبۂ ایمان بھی اور حیات [illegible] سرفراز بھی —

○ شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ — حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی
ہے منہ آپکی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے — ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی
(مرثیہ ص۱۳)

گنگوہی صاحب نور مجسم تھے ان کی موت رحلت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشہ تھی اور آپ کی [illegible] سبحانی کی نظیر تھی —

○ چھپائے جاتے فانوس کیونکر شمع روشن کو — تھی اس نور مجسم کے کفن وہ ہی عریانی

وفات سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت — تھی ہستی گر نظیر ہستی، محبوب سبحانی

(مرثیہ صفحہ ۱۴)

کیوں! یہ کیا ہے۔ ہم نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نُور کہا تو پوری وادی نجد تھرا نے لگی
جھاگیں اُڑنے لگیں۔ غیظ و غضب سے نارِ جہنم بن گئے مگر گنگوہی صاحب نُورِ مجسم ہوں تو کوئی
ہستی گر یعنی عدم سے وجود میں لانے والے ہوں تو کوئی قدغن نہیں۔ گنگوہی صاحب کی موت کو رحلت
سے تشبیہ دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ محبوب سبحانی بن جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ کیا یہی انصاف
اگر علمائے دیوبند حق پرست ہیں تو ان پر فتویٰ کیوں نہیں لگاتے؟

گنگوہی صاحب کے دم قدم سے بخاری و غزالی اور شبلی و شیبانی کی زندگی تھی۔ امام مہدی
نہیں اور آپ چلے گئے۔ اب امام مہدی کے فرائض کون ادا کرے گا؟

○ — فقط اک آپکے دم سے نظر آتے تھے سب زندہ
بخاری و غزالی بصری شبلی و شیبانی
نہ آئے مہدی موعود اور تم بھی چلے یاں سے
کرے گا گلشنِ اسلام کی کون اب نگہبانی (مرثیہ صفحہ ۱۴)

جناب دھماکہ کیا آپنے اس مرثیہ کو پڑھا تھا یا نہیں؟ میرا خیال ہے نہیں۔ ورنہ آپ
حملہ آور ہونے کی جرأت نہ کرتے۔

گنگوہی صاحب کا حکم تقضائے مبرم تھا۔ معاذ اللہ! استغفر اللہ — ملاحظہ ہو

○ — نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا
اس کا جو حکم تھا۔ تھا سیف قضائے مبرم

گنگوہی صاحب عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر تھے۔ بالکل خدائی صفات کے حامل تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام
صرف مُردوں کو زندہ کرتے تھے مگر جناب گنگوہی صاحب تو زندوں کو مرنے بھی نہیں دیتے۔

○ — مُردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا — اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم (مرثیہ

رسالت اور امام الانبیاء ﷺ کے بارے میں

دھماکہ صفحہ ۴۵

اس سے پہلے کہ میں دھماکہ کے مجہول مصنف کے اکابرین کے متعلق کچھ عرض کروں خود جناب دھماکہ
کو ان کی افترا پردازی پر آفرین ضرور کہوں گا۔

وہ کام جو جناب دھماکہ کے پرکھوں نے نہیں کیا انھوں نے کر ڈالا اور اپنے اکابرین کے دل و دماغ کی تمام
سیاہی اور ان کے مکروہ چہروں کی نحوست اور ان کے نامۂ اعمال کی تمام بدبختیاں اعلیٰحضرت کے روشن
چہرے پر ملنے کی کوشش کی ہے۔

میں سوچ رہا ہوں کہ اتنے بڑے کذاب، بدفہم، افترا پرداز کی بخشش ہو سکتی ہے؟

○ الزام: شیطان کی وسعت ارضی حضور سے زیادہ ہے۔

(حوالہ انوار ساطعہ دھماکہ صفحہ ۴۶)

○ الزام: ابلیس کا علم علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

(حوالہ خاص الاعتقاد دھماکہ صفحہ ۴۶)

گویا یہ سب کچھ انوار ساطعہ اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ ان کے بڑوں
اور پرکھوں نے لکھا ہے۔ اور جو الزامات ان پر عائد ہوتے تھے نہایت بے حیائی سے اعلیٰحضرت کے سر
تھوپ دیئے۔ ملاحظہ ہو:

○ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم
کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے
شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
کہ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھی مطبوعہ دیوبند صفحہ ۵۱)

چونکہ انھوں نے استادی میں اپنی اردو کا ذخیرہ ختم کر لیا ہے اس لئے ان کی عبارتیں اکثر گنجلک
اور انہیں کی طرح ناقابل فہم ہوتی ہیں۔ اگر اس عبارت کے مختلف حصے کر لیں تو سمجھنے میں آسانی ہوگی

(الف) شیطان و ملک الموت کا علم تمام زمین کو محیط ہے۔ تو اس پر آپ یہ قیاس نہیں کر سکتے کہ رسول اللہ
کا علم بھی تمام زمین کو محیط ہوگا۔ ورنہ شرک ہو جائے گا۔

(ب) شیطان و ملک الموت کی وسعت علم کے لئے تو آیات موجود ہیں۔ رسول اللہ کی وسعت علم کی
کون سی آیت ہے لہٰذا رسول اللہ کے لئے وسعت علم ماننا شرک ہے۔

مگر دھاکہ کے بھول فرزند نے یہی الزام اعلحضرت پر رکھ دیا۔ یہی سوال اعلحضرت سے ہوا
کہ کیا شیطان و ملک الموت کا علم جیسا کہ علمائے دیوبند کہتے ہیں رسول اللہ سے وسیع تر ہے! آپ نے
فرمایا ابلیس کا علم۔ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں۔

اکابرین دھاکہ اگر اسی ایک عبارت پر صبر کر لیتے تو شاید...... مگر انھوں نے تو وہ گل کھلائے
الامان والحفیظ دیکھتے چلیں۔

○ (حضور کا) ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان
امور میں ملک الموت کے برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ (براہین قاطعہ ص۵۲)

(دوسرا) اس موضوع پر جناب اشرف علی صاحب تھانوی رقمطراز ہیں:

○ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ
ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے کل غیب۔ اگر بعض علم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور
کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے
لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند ص۸)

اب ذرا میلاد شریف کے متعلق بھی دیکھتے چلیں انھوں نے کیا کیا اور کہاں کہاں گل کھلائے ہیں:

○ پس ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں
یا مثل روافض کے نقل شہادت اہل بیت ہر سال بناتے ہیں معاذ اللہ سانگ آپ کی

ولادت کا ٹھہرا اور خود یہ حرکت قبیحہ قابل لوم و حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بھی
بڑھ کر ہوئے (براہین قاطعہ ص۱۴۸)

(دیکھئے) میلاد کو کنہیا کے جنم دن سے کس نے تشبیہ دی۔ میلاد کو حرام و فسق کس نے کہا۔ میلاد کرنے
والوں سے بڑھ کر کس نے کہا۔ ہم نے یا آپ نے۔

ذرا تقویۃ الایمان کی بدتمیزیاں بھی ملاحظہ فرمائیں:

○ جیسا کہ ہر قوم کا چوہدری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی قوم کا
سردار ہے۔ (تقویۃ الایمان ص۴۲)

○ وہ سب (انبیائے کرام) انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے
ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے
ہوئے۔ (تقویۃ الایمان اسماعیل ص۴۸)

○ یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے
بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان اسماعیل ص۱۶)

○ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں
کلام کرتے دیکھ کر پوچھا آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئے آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے
علمائے دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔

(براہین قاطعہ ص۲۶)

دیکھ لیا جناب دھاکہ یہ ہیں آپ کے اکابرین مقدسین جنھوں نے غالباً عزم کر لیا ہے
کہ شان رسالت پر بہر صورت یلغار کرتے رہیں گے چاہے کتنا ہی ذلیل و رسوا کیوں نہ ہونا پڑے۔
یہ کہاں کا فلسفہ ہے کہ اپنا جرم کسی اور کے سر تھوپ دیا جائے۔ کیا انہیں داور محشر سے
ڈر نہیں آتا۔

○

اعلحضرت پر چند اور الزامات

○ **الزام:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا دعویٰ۔ بریلوی مذہب

(الف) حضور میرے مقتدی تھے میں اُن کا امام — احمد رضا

(ب) برکات احمد کی خوشبو بلا مبالغہ حضور جیسی تھی

(ماخوذ از دھماکہ ص۴۷)

صاحب دھماکہ نے مذکورہ بالا الزامات عائد کرنے کے بعد اعلحضرت علیہ الرحمہ کی [illegible] عبارت پیش کی ہے:

مولانا احمد رضا خاں بریلوی ارشاد فرماتے ہیں جب اُن کا انتقال ہُوا اور میں [illegible] وقت میں ان کی قبر میں اُترا مجھے بلا مبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی۔ ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لے جاتے [illegible] عرض کی یا رسول اللہ کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ فرمایا، برکات احمد کے جنازے کی [illegible] الحمد للہ یہ جنازہ مبارکہ میں نے پڑھایا۔

(دھماکہ ص۴۷ حوالہ ملفوظات حصہ دوم ص[illegible])

اب ذرا پھر اوپر کے عائد شدہ الزامات پر نظر ڈالیں۔ (حضور میرے مقتدی تھے میں [illegible] (برکات احمد کی خوشبو بلا مبالغہ حضور جیسی تھی)۔ اور دیکھیں کہ کتنی بے حیائی کے ساتھ اعلحضرت [illegible] باندھا گیا ہے۔

رہی بات اپنے غلاموں کے جنازوں میں حضور کی تشریف آوری اور اپنے غلاموں کی [illegible]

[illegible] کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنفسِ نفیس قدم رنجہ فرمانا تو شک و شبہ کے باہر ایک نہیں سینکڑوں ہزاروں [illegible] ہیں کہ نبی کریم نے اپنے خدام کے جنازوں میں شمولیت فرمائی اور مصیبت زدوں کی دستگیری کی۔

[illegible] کی عبارت میں کہیں ذکر نہیں کہ برکات احمد کی خوشبو بلا مبالغہ حضور جیسی تھی۔

اب ذرا اپنے دل کی سیاہی دیکھئے کہ آپ کے اکابرین نے کیا گل کھلائے ہیں۔

○ انھوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ہیں پھر باجی سے سن کر میں [illegible] نے بھی یہی کہا، پھر دریافت فرمایا کہ حاجی جی کے پیچھے کون ہیں؟ باجی جی نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (اصدق الرؤیا ج ۲ ص۲۶)

○ نیز دیکھا زوجۂ شیخ فدا حسین .... برائے حضرت ایشاں اپنے مکان میں کھانا پکا [illegible] رہی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان مرحومہ کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا کہ تو اُٹھ تاکہ میں مہمانانِ امداد اللہ کے واسطے کھانا پکاؤں۔

(شمائم امدادیہ ص۲۶ اشرف علی تھانوی)

مذکورہ بالا عبارات کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا گیا ہے۔ یہ خدمت اہل دھماکہ کے لئے چھوڑتا ہوں۔ [illegible] یہاں کہہ سکتے ہیں سبحان اللہ ہمارے اکابرین کو حضور خود کھانا پکا پکا کر کھلاتے تھے لہٰذا باورچی ہوئے [illegible] اس موضوع پر ایک اور عجوبۂ روزگار حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

○ ایک مرتبہ جناب گنگوہی صاحب تصورِ شیخ کی بات کر رہے تھے کہ دفعتاً جوش میں آ گئے اور فرمایا کہہ دوں؟ عرض کیا گیا فرمائیے! پھر فرمایا کہہ دوں؟ عرض کیا گیا فرمائیے! پھر فرمایا کہہ دوں؟ عرض کیا گیا فرمائیے! — تو فرمایا تین سال کامل حضرت امداد اللہ کا چہرہ میرے قلب میں رہا اور میں نے ان سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔ پھر اور جوش آیا فرمایا کہہ دوں؟ عرض کیا گیا کہ حضرت ضرور فرمائیے! فرمایا کہ اتنے سال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے قلب میں رہے اور میں نے کوئی بات آپ سے پوچھے بغیر نہیں کی۔ یہ کہہ کر اور جوش ہوا۔ فرمایا کہہ دوں؟ عرض کیا گیا کہ فرمائیے! مگر خاموش ہو گئے لوگوں نے اصرار کیا تو فرمایا کہ بس

رہنے دو۔ (ارواح ثلثہ صـ۲۹۱)

کیوں جناب دھماکہ! گنگوہی صاحب کے دِل میں حضور مجسم تھے یا حضور کا نُور تھا۔ اگر نُور تھا تو کس سے کرتے تھے اور حضور مجسم تھے تو مدینہ منورہ میں کون رہتا تھا۔ اور پھر حضور جناب گنگوہی صاحب کے دِل میں سما کیسے گئے۔ پھر یہ کہ جب حضور سے پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کرتے تھے تو ذرا سوچئے کہ کیا حضور سے پوچھ کر ہی حلال بلکہ کھانا ثواب فرمایا تھا۔ اور جب گنگوہی صاحب زنان خانہ میں تشریف لے جاتے تھے تو....... ذرا ان شہتیروں کو بھی تو دیکھیئے جو آپ لوگوں کی آنکھوں میں دھنسے ہوئے ہیں۔

○ ستائیسویں شب کو آپ نے (سید احمد نے) چاہا کہ ساری رات جاگوں اور عبادت کروں مگر عشاء کی نماز کے بعد کچھ ایسا نیند کا غلبہ ہوا کہ آپ سو گئے۔ تہائی رات کے قریب دو شخصوں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر جگایا۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کی داہنی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ احمد چل اُٹھ اور غسل کر۔ سید صاحب دونوں حضرات کو دیکھ کر دوڑ کر مسجد کے حوض کیطرف گئے الخ

(سیرت سید احمد شہید صـ۸۴ ابوالحسن ندوی)

○ **الزام ۲۲**: حضور کو اچھے میاں کہنے کی گستاخی (دھماکہ)

مولانا احمد رضا خان کے ہاں میاں کا لفظ کوئی اچھا نہیں وہ اسے پسند نہیں کرتے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ اچھے میاں کا لفظ برملا استعمال کرتے ہیں۔

حوالہ:- نامہ سے رضا کے مٹ جاؤ بُرے کاموں — دیکھو میرے پلے ہیں وہ اچھے میاں آیا

ـــ میرے آقا حضرت اچھے میاں — ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

(دھماکہ صـ۴۲)

حیران ہوں کہ اس کاذب مفتری نے کہیں پڑھا بھی ہے کہ نہیں جس کو یہ تک نہیں معلوم کہ اعلیٰحضرت نے اچھے میاں کس کو کہا ہے۔ علمائے دیوبند کو چاہیئے کہ مصنف دھماکہ کی دھما چوکڑی روک کر اسے علاج کرائیں ورنہ یہ جاہل وکیل آپ لوگوں کا بیڑا غرق کر دے گا۔

○ **الزام ۲۳**: یہی وجہ ہے کہ اعلیٰحضرت مرزا غلام احمد کے پیروؤں کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے بہت رعایت فرماتے تھے۔ اور ان کی مسجدوں کو مسجد تسلیم کرتے تھے۔

ایک مقام پر لکھتے ہیں:

ـــ زاہد مسجد احمدی پر دُرود
دولت جیش عسرہ پہ لاکھوں سلام

تشریح: احمدیوں کی مسجد کے جو زاہد ہیں اُن پر بھی درُود ہو اور لشکرِ عسرہ کے جو سردار تھے ان پر لاکھوں سلام ہوں۔ (دھماکہ صـ۵۳)

• **دیکھیئے** اے علمائے نجد دیکھئے کتنا لائق اور دلیر فرزند آپ نے جنا ہے۔ کتنے عجیب و غریب معنی کرتا ہے۔ کتنی ڈھٹائی اور بے حیائی و بے باکی سے اپنے دل کی کالک دوسروں کے منہ پر لیپتا ہے۔ اس کو یہ معلوم نہیں زاہد مسجد احمدی سے کون مراد ہیں اور جیش عسرہ کے سردار کون تھے۔

اس نے زاہد مسجد احمدی سے قادیانی مراد لیا ہے اِسے لفظ احمد سے کد ہو گئی ہے اسے سنبھالئے ورنہ سید احمد۔ سید احمد بھی قادیانی ثابت ہو جائیں گے۔ پھر آپ سب حضرات گنگوہ کے بجائے ربوہ اور قادیان کا راستہ ڈھونڈتے پھریں گے۔ جناب دھماکہ کی پوری کتاب اسی قسم کے دھماکوں سے بھری ہوئی ہے۔ ایک جگہ اعتراض فرماتے ہیں:

مدینہ شریف کو علی پور سے ملا دینا:

ـــ مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی
اِدھر آؤ تو اچھا ہے اُدھر جاؤ تو اچھا ہے

(انوار صوفیہ قصور دھماکہ صـ۴۳)

کیوں جناب! اگر شاعر علی پور شریف کی بجائے گنگوہ کہہ دیتے تو بالکل درست تھا نا۔ آپ لوگوں کو علی پور شریف سے تو نفرت ہونی ہی چاہیئے کیونکہ بزرگانِ علی پور نے تمہاری اور تمہارے آبا کی دینی اور اس کذب وافترا کی بنیادیں اکھیڑ دی ہیں۔ ذرا اپنے منہ کی سیاہی بھی تو دیکھیئے۔

مدینہ عالیہ اور تھانہ بھون۔

○ جیسا مدینہ شریف میں رہ کر میل کچیل والا نہیں رہ سکتا۔ اللہ کا شکر ہے حضرت حاجی صاحب کی برکت سے ایسا ویسا یہاں پر (تھانہ بھون) بھی نہیں رہ سکتا۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ صفحہ ۲۷)

حالانکہ بقول تھانوی صاحب تھانہ بھون بے حیاؤں کا گڑھ تھا۔

○ یہاں (تھانہ بھون) پر تو جو بہت ہی بے حیا ہوگا وہی ٹھہر سکتا ہے۔

(افاضات الیومیہ ج ۴ صفحہ ۲۶۵)

دوسرے لفظوں میں جو بہت بڑا بے ایمان ہوگا وہی تھانہ بھون رہ سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ اور حیا دار ایمان والے کی تھانہ بھون میں کوئی گنجائش نہیں۔

○ ایک دیوبندی نے خواب میں دیکھا کہ میں قرآن مجید پہ پیشاب کر رہا ہوں وہ ذرا ڈرا اور تعبیر اشرف علی تھانوی سے پوچھی تو جواب ملا۔

ان صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ قرآن مجید پہ پیشاب کر رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ بہت مبارک۔ (افاضات الیومیہ ج ۷ صفحہ ۱۳۳)

العیاذ باللہ اور اس پر سینہ زوری یہ کہ اس کی یہی تعبیر شاہ عبدالعزیز صاحب نے کی

؎ خود تو ڈوبے تھے صنم تجھ کو بھی لے ڈوبیں گے

شاید اسی کو کہتے ہیں۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ کو بھی لے مرے۔ حضرت شاہ صاحب کی تقریباً تمام کتابیں موجود ہیں حوالہ دکھائیں کہ کہاں اور کب ایسی نامعقول تعبیر فرمائی ہے۔

پھر اسی قسم کے بے شمار گمراہ کن کذب وافترا ہفوات والزامات کا تسلسل ہے جو دھماکہ کے آخر تک چلا جاتا ہے۔ مثلاً

○ **الزام ۱**: حضور کو بابا کہنے کی گستاخی۔ (دھماکہ صفحہ ۴۹)

ثبت بابا کا پھر تیرا کرم ہے — یہ منہ ورنہ کس قابل ہے یا غوث

(حدائق بخشش)

○ **الزام ۲**: حضور کو حضرت غوث پاک کی نصیحت سنانے کیلئے لانا۔ (دھماکہ صفحہ مذکور)

دل کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں — وہ تری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(حدائق بخشش)

○ **الزام ۳**: حضور کی ختم نبوت کا انکار۔ (دھماکہ صفحہ ۵۲)

فتح باب نبوت پہ بے حد درود — ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

○ **الزام ۴**: غوث پاک کی شان میں گستاخی۔

○ **الزام ۵**: حضور معین الدین چشتی کی شان میں گستاخی۔

○ **الزام ۶**: تمام اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی۔

○ **الزام ۷**: اصحاب رسول کی برابری کا دعویٰ۔

○ **الزام ۸**: سیدنا مجدد الف ثانی کی شان میں گستاخی۔

○ **الزام ۹**: بیت اللہ خانہ کعبہ کی شان میں گستاخی۔

○ **الزام ۱۰**: حضرت عائشہ صدیقہ کی شان میں گستاخی۔

اور یہ سب کے سب الزامات اتنے ہی بودے بے وقعت بے دلیل ہیں جن کی چند تفصیل ہم نے پچھلے صفحات میں بیان کی ہیں۔ بلکہ خود اعلیٰحضرت امام اہلسنت بیان فرما چکے ہیں۔ حسام الحرمین صفحہ ۴۱-۴۲ جسے ہم نے ابتداءً نقل بھی کر دیا ہے۔ البتہ دھماکہ میں ایک الزام اتنا ہولناک اور لرزہ خیز ہے جس کے تصور سے روح تک لرز اٹھتی ہے وہ ہے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کہ اعلیٰحضرت نے ان کی شان میں گستاخی کی اور حوالہ میں اعلیٰحضرت کے (بقول دھماکہ) حسب ذیل اشعار پیش کئے۔

اگرچہ یہاں بھی صاحب دھماکہ کی فطرت نفرت انگیزی کارفرما ہے اور وہی ناپاک [illegible]
ہے کہ اعلیٰحضرت اور اہلسنّت کو بدنام کر دیا جائے۔ مگر اس کا ذکر ضرور کریں گے تاکہ ان کی [illegible]
ذہنیت کا علم ہو جائے۔ حوالہ

؎ وہ تنگ و چست ان کا لباس اور جوبن کی بہار — مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک [illegible]
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن میرے دل کی صورت — کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے برون [illegible]

جناب دھماکہ نے مذکورہ بالا اشعار لکھ کر ایک لمبا تبصرہ بھی فرمایا ہے [illegible]
ایک لفظ سے ذہنی کجروی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور پھر خود ہی اسی دھماکہ میں انھیں اشعار کے [illegible]
لکھتے ہیں۔

(۱) مولانا مصطفےٰ رضا خاں (اعلیٰحضرت کے صاحبزادے مفتی اعظم ہند) کہتے ہیں کہ یہ [illegible]
اعلیٰحضرت کے نہیں۔

(۲) مولوی مظہر اللہ کہتے ہیں کہ فقیر کو اس میں بھی تامل ہے کہ فاضل بریلوی نے یہ اشعار [illegible]

(۳) مفتی مظہر اللہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک زید بھی اس ناپاک الزام سے بَری ہے اور کاتب [illegible]

(۴) بریڈ فورڈ کے مولویوں کی تحقیق ہے کہ کاتب دیوبندی تھا جس نے یہ اشعار ام المؤمنین [illegible]
کے نام درج کر دئے۔

(۵) مرتب مجموعۂ حدائق بخشش کہتے ہیں کہ انھوں نے یہ اشعار اعلیٰحضرت کی بیاض سے [illegible]
احتیاط کے ساتھ نقل کئے اور تاویل یہ کی کہ یہ شعر امّ المؤمنین کے لئے نہیں ام زرع کے [illegible]
میں کہے گئے تھے۔

(دھماکہ صفحہ ۶۰)

ملاحظہ ہو۔ جناب دھماکہ کی دھاندلی۔ اسے سینہ زوری نہیں تو اور کیا کہیں گے۔ اپنے [illegible]
سے سب کچھ لکھنے کے باوجود اس بات پر بضد اور مصر ہیں کہ یہ اشعار اعلیٰحضرت کے [illegible]
اور معاذ اللہ اعلیٰحضرت گستاخ ہیں۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ مذکورہ بالا بیانات میں تضاد [illegible]
الجھاؤ ہے لہٰذا ناقابل قبول ہے۔

[illegible] الجھاؤ صرف جناب دھماکہ کے ذہن میں ہے ورنہ معنی و مفہوم کے اعتبار سے تمام
[illegible] ہی مدعا ہے کہ یہ اشعار اعلیٰحضرت کے نہیں۔ یہ سراسر الزام ہے، بہتان ہے

[illegible] صورت حال یہ ہے کہ حدائق بخشش حصہ سوم بالکلیہ اعلیٰحضرت کے اشعار کا مجموعہ نہیں۔
[illegible] اعلیٰحضرت کے زمانے میں چھپا۔ نہ ہی صاحبزادگان میں سے کسی نے چھپوایا۔ نہ ہی متعلقین و
[illegible] سے کسی نے چھاپا۔ نہ ہی علمائے اہلسنّت کے نزدیک قابل اعتماد ہے۔

[illegible] مجموعہ اعلیٰحضرت امام اہلسنّت کی رحلت مبارکہ کے ۲۲-۲۳ سال بعد مولانا قاری محبوب
[illegible] جو بمبئی میں خطیب تھے مختلف شعراء کے کلام کے ساتھ اعلیٰحضرت کے کچھ کلام شامل کر
[illegible] چھپوایا تھا (جیسا کہ آج کل عام رواج ہے۔ بے شمار مجموعے بازار میں ملتے ہیں جو مختلف
[illegible] کلام پر مبنی ہوتے ہیں)

[illegible] ہوا یہ کہ انھوں نے نابھ پٹیالہ میں ایک پریس سے رجوع کیا جو مخالف اہلسنّت تھا۔ اور
[illegible] موجودگی کے باعث کاپیاں صحیح طریقہ سے نہ دیکھ سکے۔ لہٰذا وہ اشعار شامل ہو گئے جو سراسر
[illegible] کی اس مجموعے میں قطعاً گنجائش نہیں تھی۔

[illegible] دھماکہ نے تو آج ان پر اعتراض کیا ہے۔ یہ فخر بھی اہلسنّت ہی کو حاصل ہے کہ سب سے پہلے
[illegible] حضرت علامہ مشتاق احمد مدیر پاسبان نے اس پر گرفت کی۔ چنانچہ مولانا محبوب علی
[illegible] نے ۲۱ سال پہلے ۱۰ جولائی ۱۹۵۵ء کو اپنا توبہ نامہ شائع کروایا۔ اس کے لئے روزنامہ
[illegible] سنّی لکھنؤ اور دیگر اخبار و رسائل کی فائلیں دیکھی جا سکتی ہیں۔ توبہ نامہ شائع ہونے
[illegible] از روئے شریعت مولانا پر کوئی گرفت باقی نہیں رہتی۔ حاصل یہ کہ یہ اشعار اعلیٰحضرت کے
[illegible] دھماکہ کی نفرت انگیزی ہے اور کچھ نہیں۔

مسٹر دھماکہ کی چند اور بدتمیزیاں

آپ کو یاد ہوگا جناب دھماکہ۔ کہ ہم نے ابتدائیہ میں آپ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کی بد[illegible] (بریلوی ساس کی شلوار پر شہوت سے ہاتھ لگانے) کا جواب ضرور دیں گے۔ آپ نے جس [illegible] اور بے حیائی سے بہتان تراشی کی ہے۔ اور آپ کی اس ناپاک جرأت پر آپ کے اکابرین نے جس طرح [illegible] داد دی ہے۔ ہمیں معلوم ہے۔ اب اپنا ہی ایک فتویٰ دیکھئے اور خیر کے معنی پر غور فرمایئے

ایک دیوبندی سالی اور اسکی بیٹی سے زنا کرتا رہا پھر بھی خیر:

○ ایک شخص کی عورت فوت ہوگئی ہے اور بعد ایک ہفتہ کے اُس کی سالی کا خاوند بھی مرگیا۔ تو اس شخص مذکور نے چند ایام کے بعد سالی مذکور سے شادی کرنے کی نہایت کوشش کی۔ اُس کی سالی اُس شخص کے گھر ہفتہ ہفتہ رہائش کر کے واپس میکے کو جاتی۔ جب ایام عدت کے ختم ہوگئے تو اُسی عورت نے دوسرے آدمی کے ساتھ جاکر نکاح کر لیا۔ جب شخص مذکور کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ اپنی سالی کے گھر مع دیگر شخص کے گیا تو راستہ میں کوڑا نامی موچی ملا۔ اس شخص نے کہا کہ اگرچہ تم نے اس کو بہت کچھ کھلایا لیکن اس نے تیرے ساتھ عقد نہ کیا۔ تو اُس نے جواب دیا کہ اگر میں نے اس کو کھلایا پہنایا ہے تو اُس سے جماع بھی تا ہنوز کرتا رہا۔ خیر بعد ہفتہ کے اُس شخص نے اُس عورت یعنی سالی کو کہا کہ تم نے تو میرے ساتھ نکاح نہ کیا۔ اب مجھ سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو۔ عورت مذکور نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا۔ اب وہ شخص شادی شدہ ہے۔ اب آپ فرمائیں کہ اس شخص کا عقد اُس عورت یعنی سالی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہ۔ اور اُس آدمی (حرامکار) کا ذبح کیا ہوا جانور یا پرندے شریعت جائز رکھتی ہے یا نہ؟

الجواب: جب کہ اُس شخص نے اپنی سالی کے ساتھ زنا کیا ہے اور اس کو اس کا [illegible] ہے تو سالی کی دُختر سے اس کا نکاح درست نہیں ہے بالکل حرام ہے وہ نکاح نہیں [illegible] ذبح کیا ہوا جانور اس کا جو اللہ کے نام پر ذبح کیا ہو حلال ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند ج اوّل ص ۹۷)

[illegible] ہے جیسا منہ ویسا طمانچہ۔ دیکھا آپ نے دیوبند کی سالیاں کتنی فار ورڈ ہیں۔ عدت کا بھی [illegible] کرتیں۔ صرف کھانا پلانا ہی کافی ہے۔ اور وہ بھی شاید دُو دُو جگہ اور غضب ہے کہ بیٹی [illegible] نے بھی اور پچھیا بھی۔ اور پھر حرامکار زانی کے ذبیحہ کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ یہ تو خیر حرامکار [illegible] لوگ تو حرام کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

[illegible] لے منتریان .... تا ہنوز زنا کرتا رہا پھر بھی خیر۔ فرمایئے منہ لال بھبھو کا [illegible]

[illegible] دیوبندی نے جوانی کی خواہش کیساتھ دختر دیوبند کی ٹانگ کو ہاتھ لگالیا:

○ **سوال:** زید رات کو اپنی بی بی (بیوی) کو جگانے کے لئے اُٹھا مگر غلطی سے [illegible] لڑکی کے پیر پر ہاتھ پڑگیا اور بی بی سمجھ کر جوانی کی خواہش کے ساتھ اس کو ہاتھ لگایا [illegible] لڑکی بعمر سات سال نحیف لاغر ہے۔ اس صورت میں حرمتِ مصاہرت ثابت ہوا یا نہیں۔

الجواب: لڑکی چونکہ کم عمر ہے سات سالہ اس لئے حرمتِ مصاہرت ثابت [illegible] ہوئی یعنی اس کی بی بی اس پر حرام نہیں ہوئی۔ الخ

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند ص ۱۰۱)

[illegible] یہ ویسا ہی طمانچہ نہیں جیسا دھماکہ تھا۔ دراصل وہ کوا کھا کر اندھا ہوگیا ہوگا ورنہ بیوی [illegible] کی تمیز ضرور ہوتی۔

[illegible] معلوم ہے کہ مولویان گندم نما جو فروش (بریلوی ساس) کے جیلے پر خوب بغلیں

بجاتی ہوں گی۔ قہقہے لگے ہوں گے۔ دل بھر کر داد دی گئی ہوگی۔ مگر اب ان سطور کے پڑھنے کے بعد کیا حال ہوگا۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

آپ ہی جیسوں کے لئے جناب شورش نے کتنی سچی بات کہی تھی:

○ حد ہوگئی کہ جن بزرگوں کی عزت بڑی تگ ودو سے ہم نے پاکستان میں محفوظ کی تھی وہ ان کی بدولت پھر سے زیر بحث آرہے ہیں اور یار لوگوں نے اُن کے کلاہ پر ہلہ بول دیا ہے۔ شکریہ غلام غوث شکریہ۔

(چٹان ۶ جولائی سن ۱۹۷۰ء)

حقیقت یہ ہے کہ جناب دھماکہ اگر اعلحضرت اور دیگر بزرگان ملت پر تنقید نا روا نہ کرتے تو پھر ان کی کھالیں کون ادھیڑتا۔ اب اس کا کیا کیا جائے کہ

ع خود کردہ را علاجے نیست

دیوبندی مولوی کی بدحواسی اور سر پر عورت کا پاجامہ،

○ مشہور ہے کہ ایک بزرگ تھے ان کی شادی ہوئی پہلی شب تھی کپڑے کیوں اُتارے جاتے۔ علی الصبح جو اُٹھ کر وہ باہر آنے لگے تو اندھیرے میں غلطی سے عمامہ سمجھ کر بیوی کا پاجامہ سر پر لپیٹ لیا۔ باہر نکلے تو بڑا مخول ہوا۔

(افاضات الیومیہ صفحہ ۱۵۴ ج ۷ اشرفعلی تھانوی)

فرمایئے جناب دھماکہ یہ طمانچہ کیسا رہا۔ ایک مسئلہ آپ نے اور بیان کیا ہے "طوائف کے یہاں میلاد پڑھنا اور اس کی شیرینی پر فاتحہ" دھماکہ صفحہ ۷۶ کا عنوان

مسئلہ: طوائف جس کی آمدنی صرف حرام پر ہے اس کے یہاں میلاد شریف پڑھنا اور اُس حرام آمدنی کی منگائی ہوئی شیرینی پر فاتحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس مال کی شیرینی پر فاتحہ کرنا حرام ہے مگر جب اس نے مال بدل کر مجلس کی ہو۔ اور یہ لوگ جب کوئی کار خیر کرنا چاہتے ہیں تو ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور

اس پر کسی شہادت کی حاجت نہیں۔ اگر وہ کہے کہ میں نے قرض لے کر یہ مجلس کی ہے یا قرض اپنے مال حرام سے ادا کیا تو اس کا قول قبول ہوگا۔ بلکہ اگر شیرینی اپنے مال حرام ہی سے خریدی اور خریدنے پر اس میں عقد ونقد جمع نہ ہوئی یعنی حرام روپیہ دکھا کر اس کے عوض خریدی یا خرید کر وہی حرام روپیہ دیا اور اگر ایسا نہ ہوا تو مذہب مفتیٰ بہ پر وہ شیرینی بھی حرام نہ ہوگی۔

(احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ دھماکہ صفحہ ۷۶)

اب آپ صاحب دھماکہ کا دل آزار تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

○ معلوم ہوتا ہے کہ اعلحضرت طوائفوں کی ایسی مجلسوں میں اکثر جاتے تھے اور انھیں ان کا اچھا تجربہ تھا۔ ممکن ہے اس طرح آپ طوائفوں کی دلجوئی فرماتے ہوں تاکہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔

(دھماکہ صفحہ ۷۶)

○ معروضہ، کافر جو ہولی دیوالی میں مٹھائی بانٹتے ہیں مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟

ارشاد: اُس روز نہ لے۔ ہاں اگر دوسرے روز دے تو لے لے۔

(ملفوظات اول صفحہ ۱۱۵ دھماکہ صفحہ ۷۷)

واقعہ یہ ہے دونوں مسائل اسی طرح ہیں جس طرح درج ہوئے مگر جناب دھماکہ کا تبصرہ کتنا دل آزار ہے اسے ہر شخص شاید نہ سمجھ سکے۔ اس پر ہم دھماکہ کے مجہول مصنف سے اس کے علاوہ کیا کہہ سکتے ہیں

اتنا نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

ذرا دیکھئے تو سہی آپ کے گھر میں کتنی گڑبڑ ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ (جو مشترکہ بزرگ ہیں) اگر میں کہوں کہ وہ کنجریوں رنڈیوں اور طوائف سے ان کے آشناؤں کو خط لکھا کرتے تھے تو کیا یہ اچھی بات ہوگی یا دل آزاری نہ ہوگی۔ مگر اشرف علی صاحب کی ارواح ثلٰثہ میں کیا لکھا

○ مقتیل نے کہا دلی میں ایک رنڈی سے میری آشنائی ہے اور میں نے نہایت دماغ

سوزی سے اپنی پوری قابلیت صرف کرکے اسے خط لکھا تھا۔ وہ رنڈی خط کو دلی کے نامی
لائق فائق لوگوں کے پاس لے گئی اور درخواست کی کہ اس کا جواب لکھدیا جائے۔ مگر اس
کے جواب کا کسی نے اقرار نہیں کیا مجبور ہوکر وہ اس خط کو شاہ صاحب کی خدمت میں
لے گئی اور ظاہر کیا کہ میں تمام جگہ پھر چکی ہوں مگر کسی نے جواب کی حامی نہیں بھری
اب میں مجبور ہوکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ حضور اس کا جواب لکھ دیں۔
شاہ صاحب نے سنتے ہی فی البدیہہ اس کا جواب لکھ دیا۔

(ارواح ثلثہ ص۵۵)

فرمائیے جناب دھاکہ یہاں کیا لکھا جائے کیا ہمارے تبصرے سے ایک ذی شان شخصیت کا وقار
مجروح نہ ہوگا؟ آپ نے جو اعلحضرت پر تبصرہ کیا ہے کیا وہ درست ہے؟ کسی بھلے آدمی کو
زیب دیتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اور پھر آپ کے مولانا اسمعیل تو رنڈیوں کے کوٹھوں پر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ ملاحظہ

○ میں نے اصرار کیا مگر وہ نہ مانے اور تنہا چلے گئے۔ میں بھی ذرا فاصلے سے ان کے
پیچھے پیچھے ہولیا۔ خانم کے بازار میں ایک بڑی مالدار مشہور رنڈی کا مکان تھا۔ اس کا
نام موتی تھا۔ مولانا اس کے مکان پر پہنچے اور آواز دی۔ تھوڑی دیر میں مکان سے ایک
لڑکی نکلی اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کیا کام ہے...... مولانا صحن میں رومال بچھا کر بیٹھ گئے

(ارواح ثلثہ ص۸۹)

اعلحضرت نے تو صرف مسئلہ بیان کیا تھا تو پوری دنیائے نجد قہقہوں میں ڈوب گئی تھی اور
مروج مصالحہ لگایا اور یہاں تو آپ کے حضرت کوٹھے پر جا بیٹھے ہیں۔ یہاں آپ کیا فرمائیں گے
اور آپ کے سید صاحب نے تو کمال ہی کردیا۔ دیکھتے جائیں۔

○ خانم بازار میں ایک کوچہ تھا اور کوچے کی نکڑ پر ایک رنڈی کا مکان تھا۔ اس میں
جو رنڈی رہتی تھی وہ نہایت حسین اور پڑھی لکھی تھی اور اس کے یہاں معمولی آدمیوں کا

گذر نہ تھا بلکہ بڑے بڑے لوگ بیٹھا کرتے تھے۔ سید صاحب جب اس مکان کے پاس
کو نکلے تو اتفاق سے وہ اپنے دروازے پر کھڑی تھی...... سید صاحب ذرا ٹھٹھکے اور
ایک نظر دیکھا۔ اس کے بعد گھوڑا بڑھا کر آگے روانہ ہوگئے۔ آپ بیس پچیس قدم ہی
چلے ہوں گے کہ اتنے میں وہ رنڈی روتی ہوئی اور آواز دیتی ہوئی آئی۔ اے میاں سوار
خدا کے واسطے ذرا گھوڑا روک لے۔ آپ نے گھوڑا روک لیا اور وہ بے تحاشا گھوڑے
کے اگلے دونوں پاؤں کو لپٹ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

(ارواح ثلثہ ص۱۶۴)

کیوں جناب دھاکہ کیسی نظر بازی تھی یہ؟ مگر ہم اس قسم کے کسی واقعہ پر تبصرہ مناسب نہیں
سمجھتے کیونکہ یہ کوئی اچھی بات نہیں۔ یہ سب کچھ صرف آپ کی اور آپ جیسوں کی تعلیم و تربیت کے لئے
تاکہ آپ لوگوں کو علم اور احساس ہوجائے کہ دوسروں پر کیچڑ اچھالنا کتنا خطرناک ہوتا ہے۔
پڑھوائے اور نوٹ فرمالیں۔ صرف سکون قلب کیلئے اور بس......

○ ایک بار ارشاد فرمایا کہ حافظ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں
(کنجریاں) مرید تھیں۔ ایک بار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے
سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں
آئی۔ میاں صاحب بولے کہ فلاں کیوں نہیں آئی۔ رنڈیوں نے جواب دیا میاں صاحب ہم
نے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو چلیں۔ اس نے کہا میں بہت گنہگار ہوں اور
بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں۔ میاں
صاحب نے کہا نہیں جی تم اسے ہمارے پاس ضرور لانا۔ چنانچہ رنڈیاں اسے لے کر
آئیں۔ جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا بی تم کیوں نہیں آئی تھی؟ اس
نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب
بولے۔ بی تم کیوں شرماتی ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی اللہ ہے

رنڈی یہ سنکر آگ بگولا ہو گئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ اگرچہ میں روسیاہ ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی۔ میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے۔ اور وہ اٹھ کر چل دی۔

(تذکرۃ الرشید حصہ دوم صـ۲۴۲)

اور جناب دھاکہ! ۶ جولائی ۱۹۷۰ء کا ہفت روزہ چٹان اور ۲۷ جون کے مدار... بھی پڑھ ڈالیں غالبؔ وہی پچھلی آشنائیاں کام آ رہی ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ ان طوائفوں میں کون سی وجہ نسبت ہے۔ شاید بکنے کی۔ دونوں ہی بکاؤ مال ہیں۔ کوئی جسم کا سودا کرتا ہے اور کوئی دین و روح کا۔ بہرصورت بکتے دونوں ہی ہیں۔ چنانچہ

○ جب آئین شریعت کانفرنس کا جلوس ہیرا منڈی سے گذرا تو وہاں کی کچھ طوائفوں نے جلوس میں شریک علماء پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے ان کا خیر مقدم کیا۔ تاہم بعد میں انہیں روک دیا گیا اور اوپر سے کھڑکیاں بند کرا دی گئیں۔

(چٹان ۶ جولائی ۱۹۷۰ء صـ۸)

اس خبر کے بعد اسرار بصری لکھتے ہیں:

○ کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان عظام بیچ اس مسئلے کے کہ آئین شریعت کے اکابر پیران بالاخانوں سے پتیاں پھینکی گئیں۔ اس کے بعد علماء پر غسل واجب ہو گیا کہ نہیں جبکہ یہ گمان ہوں کہ یہ پتیاں سیج کی ہیں اور انہیں شب باش لوگ پھینک کر چلے گئے ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ

ہولی دیوالی کی مٹھائی کا مسئلہ تو وہ بھی سن لیجئے اور اپنے اکابرین کے گریبان پکڑ کر پوچھئے کہ حضرات یہ کیا کیا آپ نے!

○ چوہڑے چمار کے گھر کی روٹی میں حرج نہیں اگر پاک ہو۔

(فتاویٰ رشیدیہ صـ۴۹۲)

○ ہندو اپنے تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد، حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوریاں

اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صـ۴۸۸)

○ سوال: ایک عورت حرام کی کمائی یعنی سود سے روپیہ جمع کیا ہے اور اس روپیہ سے ایک کنواں بنایا ہے اور ایک مسجد اس کنوئیں کے متصل ہی بنوائی ہے۔ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس کنوئیں سے پانی پینا وضو کرنا جائز نہیں ہے اور مسجد بھی جائز نہیں ہے۔

الجواب: اس پانی سے وضو کر کے جو نماز ادا کی جاوے گی نماز ادا ہو جاوے گی۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند صـ۳۷)

درخت اور اس کے پھل

اگر یہ صحیح ہے۔ اور یقیناً صحیح ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے تو اس کے لئے ہمیں ... کا ضرور جائزہ لینا چاہئیے جو بظاہر تو بڑے مقدس نظر آتے ہیں مگر ان میں طاعون کے ہزاروں ... کلبلاتے پھرتے ہیں جو کسی وقت بھی ملک و ملت کے لئے تباہی و بربادی کا سامان پیدا کر سکتے ہیں ... لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ

عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

دور نہ جائیے اگر آپ پاکستان ہی کی اُنتیس سالہ زندگی پر نظر ڈالیں تو آپ دیکھیں گے کہ کوئی ... نہیں گزرا جس میں یہ امن و امان سے رہے ہوں۔ فتنہ خیزی ان کی فطرت ہے۔ یہ آبائی فطرتی ہیں ... بھی امن و سکون سے نہیں رہ سکتے۔

چنانچہ جناب چوہدری حبیب احمد اپنی معرکتہ الآرا کتاب تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماءؒ

میں نہایت فکر انگیز انتباہ فرماتے ہیں جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔

○ اس ٹیڑھے ذہن کا کیا علاج جو آج تک اپنی گمراہیوں اور باطل پرستی پر نازاں و فرحاں ہے۔ اپنی فکری و نظری، علمی و عملی شکست کو شکست سمجھنے کے لئے آمادہ و تیار نہیں ...... ہم بصد ادب و احترام عرض کئے دیتے ہیں کہ اگر پاکستان کے اصحاب اقتدار و ارباب اختیار نے ان عناصر و عوامل پر سنجیدگی سے غور نہ کیا اور ایسے فاسد و باطل نظریات کو حسین و دلکش خوشنما و رنگین لبادوں میں پیش کرنے والے دشمنان تحریک پاکستان کی پاکستان میں عزت و توقیر بڑھاتے رہے تو یہ پاکستان کے قیام کو اپنی اور اپنے آباؤ اجداد کے ماضی کی تکذیب سمجھنے والے راہ راست پر نہیں آئیں گے اور ان کی ریشہ دوانیوں کو پنپنے کا موقع ملتا رہے گا۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص۸۷)

ایک اور انتباہ:

○ ہند میں مسلمانوں کی نمازوں کو نذر برہمن کرنے والے ان مولاناؤں کے برگ و بار جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں پھل پھول رہے ہیں۔ ارباب و اقتدار کی غیرت سے فریاد ہے کہ ان کی سرگرمیوں سے غفلت اور بے نیازی کا ارتکاب نہیں ہونا چاہیے اور یہ ہمیشہ ہمیشہ پیش نظر رہے کہ پاکستان کا قیام و وجود ان کے پیشواؤں اور ان کے ماضی کی تکذیب ہے یہ جذبہ کبھی سرد اور یہ حوصلہ کبھی پست نہیں ہونا چاہیے کہ جہاں ہم بیرونی دشمنوں سے اس مملکت کو محفوظ و مصئون رکھنے کے لئے ملت اسلامیہ کے جرنیلوں اور سپاہیوں پر ناز و فخر سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہیں وہاں ہند کے ایجنٹوں سے بھی باخبر و ہوشیار رہنا ارباب بست و کشاد کا اہم فریضہ ہے۔

(تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء ص۷۱)

چنانچہ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی صدر احرار کا بیان اسی [illegible] ہے۔

○ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے فرمایا میری اور میرے ساتھیوں کی یہ قطعی رائے ہے کہ نظریۂ پاکستان کی مخالفت کی جائے۔ (حوالہ مذکور ص۵۵)

[illegible] وحشی فطرت انہیں ورثہ میں ملی ہے۔ جیسا کہ ان کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرانسیسی محقق [illegible] بان لکھتا ہے۔

○ وہابیان نجد کے خصائص بالکل دوسرے عربوں سے علیحدہ ہیں وہ نہایت متعصب ہیں [illegible] نوری امنگ اور جوش پر کام نہیں کرتے لیکن سخت ریاکار اور حاسد ہیں۔ [illegible] بمقابل دوسرے عربوں کے بخیل ...... دشمنی میں سخت اور درشتی ہیں [illegible] لوگوں کے ساتھ جو ان کے ہم قوم نہیں ہیں نہایت مشتبہ۔ ان کی خاموش اور خشک بلکہ [illegible] صورتیں شمالی عرب کے نیک اور ہنس مکھ چہروں کی یاد دلاتی ہیں۔ سوچی سمجھی چال [illegible] ہیں کہ اپنے ہمسائیوں پر ظالمانہ حکومت کرسکیں...... ان سے گفتگو کرتے وقت انسان کو ضروری ہے کہ وہ اپنے الفاظ و ارشادات کا ویسا ہی خیال رکھے جیسا کہ کسی دشمن سے گفتگو کرتے وقت رکھنا پڑتا ہے۔

(تمدن عرب ڈاکٹر گستاؤلی بان ص۱۲۹)

[illegible] مولانا رئیس احمد جعفری ندوی لکھتے ہیں:

○ پاکستان کا مسئلہ یعنی مسلمانوں کی آزادی و خودداری کا مسئلہ ایسا تھا کہ کم از کم علماء کے [illegible] میں دو رائیں نہیں ہونی چاہیے تھیں۔

لیکن غلاموں میں ایسے اصحاب علم و فضل، ایسے ارباب فہم و دانش، ایسے صاحبان زہد و تقویٰ، ایسے حاملان کتاب و سنت بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں جو کافروں اور مشرکوں کے زیر سایہ زندگی بسر کرنے کے ذوق و شوق میں اپنے ہم مذہبوں اور ہم قوموں سے "جہاد" کر سکتے ہیں۔ فجزاھم اللہ خیر الجزا

(قائد اعظم محمد علی جناح اور ان کا عہد ص۲۹۵)

نیم دروں نیم بروں

علمائے نجد (علمائے دیوبند) کی ابتدا ہی سے یہ سیاست رہی ہے کہ دوغلی پالیسی [illegible] اور نیم دروں نیم بروں والی حرکت کا تسلسل جاری رکھا جائے۔ کچھ حزب اقتدار میں ہوں اور کچھ [illegible] اختلاف میں پھر جدھر بھی گنجائش نکلے ہاتھ مار لیا جائے۔ اور جس سورج کو چڑھتا دیکھا جائے [illegible] دیا جائے۔

اور یہ اپنے اس مکروہ فعل میں اتنے طاق اور چاک و چوبند ہیں کہ حیرت ہوتی ہے [illegible] پروانت نکالنے، سخت بھیانک انداز میں غرّانے، جھنجھوڑنے بھنبھوڑنے کے باوجود یہ ایک [illegible] سے الگ نہیں ہوتے۔ وقت آنے پر سب اکٹھے ہو کر کائیں کائیں شروع کر دیتے ہیں۔ پھر وہی [illegible] ہوتے ہیں اور انھیں کی کرامتوں کے تذکرے ہوتے ہیں۔

چنانچہ آپ صرف ایک صدی کی تاریخ کا جائزہ لیں تو یہ بات آپ پر روز روشن کی طرح [illegible] ہو جائے گی کہ ۱۸۵۷ء میں اگر چند ایک نے وقتی گھیراؤ کی وجہ سے تحریک آزادی کا ساتھ دیا تو [illegible] بڑے زور و شور سے برٹش گورنمنٹ کی حمد و ثنا شروع کر دی۔

تحریک پاکستان کے وقت جب حق و خودداری کی جنگ شروع ہوئی۔ مسلمانوں کی زندگی [illegible] کا سوال پیدا ہوا تو ان کا بمشکل دو فیصد (وہ بھی علماء کا) تحریک پاکستان میں شامل ہوا۔ باقی گاندھی [illegible] کے چرنوں میں جا گرے۔ صبح و شام ڈنڈوت کرتے اور بہار لوٹتے۔

پاکستان میں جب نظریہ پاکستان کی جنگ شروع ہوئی۔ دائیں بائیں بازو میں محاذ [illegible] مصطفے اور سوشلزم کی لڑائی ہوئی۔ ایک سو تیرہ علماء نے فتوے دیئے تو ان کا بڑا گروہ سوشلسٹوں [illegible] پر چسم تلے بھنگڑا رہا تھا اور علمائے کرام کے فتوے کی تکذیب کر رہا تھا۔

لیکن اس وقت جب پورا پاکستان قادیانیوں کے خلاف صف آرا تھا تو ان کا ایک گروہ [illegible] ارباب بست و کشاد کے ہاتھ پیر مضبوط کرنے کی فکر میں تھا۔ اور قادیانی ان کے معاون تھے [illegible] وجہ ہے کہ چت بھی میری اور پٹ بھی میری۔

[illegible] ذرا گھر کے بھیدی (جو تمام عمر انھیں کے ساتھ رہے) کی رائے بھی ملاحظہ فرمالیں [illegible] رقمطراز ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو سوشلزم یا کمیونزم یا تاریخ کے مادی نظریے کی الف ب کا بھی علم نہیں۔ یہ لوگ صرف پاکستان سے اپنا ذہنی انتقام لے رہے ہیں [illegible] پاکستان ان کی مرضی کے بغیر بنا تھا۔ تب کانگریس کے ساتھ مل کر انھوں نے آخری [illegible] تک کوشش کی کہ پاکستان نہ بنے لیکن پاکستان بن گیا۔ اب سُرخوں کے ساتھ [illegible] پاکستان کو توڑنے کے درپے ہیں۔ ان کا منشا و مقصد یہ ہے کہ وہ پاکستان نہ [illegible] جو بنا ہے .... خود مختار ریاستوں میں بٹ جائے۔ اور اس طرح اس کی [illegible] حالیت ختم ہو کر کئی سوشلسٹ ریاستوں کی شکل اختیار کر لے۔ یہ صرف ایک چیز [illegible] چاہتے ہیں کہ پاکستان موجودہ پاکستان نہ رہے۔ عجیب بات ہے کہ جب پاکستان [illegible] رہا تھا، یہ لوگ حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا رہے تھے۔ ہمیں بتاؤ وہاں قانون ربانی ہوگا کہ نہیں؟ اور اس قانون ربانی کے لئے وہ انڈین نیشنل کانگریس میں ہندوؤں کے شانہ بشانہ بندے ماترم الاپ رہے تھے۔

پاکستان بن گیا۔ اب اس کے آئین کو اسلامی بنانے کا مرحلہ درپیش ہے تو ان لوگوں نے سوشلزم سے اتحاد کر لیا ہے۔ جمعیۃ العلماء اس وقت بھی تھی جمعیۃ العلماء آج بھی ہے اسلام کا نام اس وقت بھی بیچتے تھے آج بھی بیچتے ہیں لیکن عملاً اس [illegible] وقت ہندوؤں کے ساتھ تھے آج سوشلسٹوں کے ہاتھ میں ہیں۔ تب پاکستان بنانے کی راہ میں روکاوٹ تھے تو پاکستان بن کے رہا آج اسلامی آئین کی راہ میں مزاحم ہیں لیکن اسلامی آئین بن کے رہے گا .... تب پاکستان کے دشمن تھے آج اسلام کے دشمن ہیں۔

(ہفت روزہ چٹان ۲۹ جون ۱۹۷۰ء ص ۹)

○ (اور) جس وقت لوگ انھیں اکابر کے معزز لفظ سے یاد کرتے یا ان کے سامنے بعض سادہ لوح دوزانو ہو کر بیٹھتے۔ یا انھیں حضرت اور مولانا کے الفاظ سے مخاطب کیا جاتا ہے تو حقیقت ہے کہ ان الفاظ کی روح کانپنے لگتی ہے اور گنبدِ خضرا ہلتا ہوا محسوس ہوتا ہے، کعبے کی جبیں پر شکن آجاتی ہے۔ قرآن کریم کے مقدس اوراق کھولنے لگتے ہیں

(حوالہ مذکور کالم ۱)

ازراہِ کرم ان درختوں اور ان کے گلے سڑے پھلوں پر ضرور توجہ دیں۔ اور غور فرمائیں کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ اور یہ لوگ کتنے زبردست مکار و فریب کار ہیں۔ ہم ذیل میں ہفت روزہ سے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ غور فرمائیں اور فیصلہ کریں

○ ہم جامعہ مدنیہ لاہور کے طالب علم ہیں...... ہمارے شیخ ہندوستان کی جمعیت العلماء کے سیکرٹری مولانا محمد میاں مصنف "مسلمانوں کا شاندار ماضی" کی بڑی اولاد ہیں اور لاہور میں مرحوم کانگرسی ذہن کی باقیات کا سب سے بڑا اڈہ مولانا حامد میاں جو اس مدرسہ کے صدر مدرس ہیں ابھی تک ہندوستان کی تقسیم کو تسلیم نہیں کرتے گو کھل کے نہیں کہتے لیکن اشارۃً وکنایۃً قائداعظم کی اہانت کے علاوہ پاکستان کی تنقیص بھی کر جاتے ہیں الخ (دعاگو چند طالب علم جامعہ مدنیہ لاہور)

(چٹان ۶ر جولائی ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۷)

○ میں شریعت کانفرنس میں شرکت کے لئے مردان سے آیا تھا میرے ساتھ بلیس طالب علم اور تھے۔ اس لحاظ سے ہم بیحد خوش ہیں کہ ہم نے لاہور دیکھ لیا۔ ورنہ ہم کہاں اور لاہور کہاں۔ جتنا روپیہ اس کانفرنس پر خرچ کیا گیا اگر اس روپیہ سے غریب طلبہ کی امداد کی جاتی تو ان کی بہت سی مشکلیں آسان ہو جاتیں۔ سرمایہ داروں کے خلاف اس کانفرنس میں بڑا احتجاج کیا گیا۔ لیکن لیڈروں کا یہ حال تھا کہ ہمیں دال روٹی اور بڑے گوشت کے سالن پر ٹرخا گئے رکھا خود مرغ، بریانی، فرنی، بھنا گوشت، بٹیر، کوفتے اور شاہی ٹکڑے

[illegible] رہے۔ کیا میراث انبیاء اسی کا نام ہے؟ ہم خود حیران ہیں کہ یہ روپیہ کہاں [illegible] ہے۔ جب لاہور کے لوگ ہی کانفرنس میں شامل نہیں تھے تو وہ روپیہ کیوں کر دیتے [illegible] معلوم ہوا کہ چپت دان تھا...... الخ (چنار گل مردان)

(ہفت روزہ چٹان ۶ر جولائی ۱۹۷۰ء)

[illegible] علمائے دیوبند کی یہ تاریخ ہے کہ انھوں نے اپنے ہر دور میں ملت فروشی اور ضمیر فروشی کی ہے۔ [illegible] الزام نہیں ہے۔ حقائق و مشاہدات اس کی گواہی دیں گے۔

○ میرا ذاتی تجربہ ان لوگوں کے بارے میں یہ ہے کہ ان کا اسلام سے محض کاروباری واسطہ ہے..... ان کے متعلق میرا یقین ہے کہ غایت درجہ [illegible] فروش لوگ ہیں۔ (چٹان ۱۹ر جنوری ۱۹۷۰ء صفحہ ۱۲)

مذکورہ بالا اقتباس جناب شورش کے اس خط سے لیا گیا ہے جو انھوں نے مولوی دین پوری [illegible] کہ جمعیت العلمائے اسلام سے الگ ہو جائیں۔ یہ فریب کار و ضمیر فروشوں کی جماعت ہے [illegible] کے لئے حسب ذیل حوالجات ملاحظہ فرمائیں:

[illegible]ت اور پھل:

○ بجنور میں مسلم لیگ انتخاب ہار گئی اور اسی دوران کانگریس کی طرف سے مولوی حسین احمد مدنی کے نام سے سات سو روپے کا منی آرڈر ایک مسلم لیگی کلرک نے پکڑ لیا۔ اور یہ واقعہ بہت مشہور ہو گیا۔ اس پر مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے حسین احمد مذکور کو مخاطب کر کے فرمایا: —

غداری وطن کا صلہ سات سو فقط — ایماں ہی بیچنا ہے تو سستا نہ کیجئے
بھرنا ہی پیٹ ہے تو طریقے ہیں اور بھی — دو روٹیوں پہ قوم کو بیچا نہ کیجئے

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۴ر نومبر ۱۹۴۵ء)

○ کیا جمعیت العلماء ہزاروی انکار کر سکتی ہے کہ اس کا اکلوتا شاعر منتو قوال (ضیاء القاسمی)

پیپلیوں اور مرزائیوں کے دسترخوانِ نعمت سے ٹکڑے مانگتا رہا۔ اور اُس ...
خلاف جو کچھ لکھا وہ ٹکڑے ہی اس کا معاوضہ تھے۔ (چٹان ۲۲ نومبر ...)

قادیانیوں سے سازباز

○ مفتی صاحب نے مزید فرمایا کہ غیر ملکی امداد پانے والی جماعتوں کو خلاف ... دیا جائے۔ (اسرار بصری لکھتے ہیں) اور اگر یہ امداد قادیانی اُمّت کے توسط ... مفتی صاحب یہ بھی فرما دیتے تو اس غلط فہمی کا ازالہ ہو جاتا کہ آئینِ شریعت کانفرنس کے زائروں کی تواضع کے لئے گوجرانوالہ کے دوستوں نے جو پلاؤ پکایا تھا اور جس کی ... دیگیں پک رہی تھیں اُن کے لئے چاول ربوہ سے آئے تھے۔ ایندھن پیپلز پارٹی ... دیا تھا۔ دیگیں نیپ نے مہیا کی تھیں۔ گھی محکمۂ اوقاف سے سرقہ ہوا تھا۔ جمعیت ... کا تو صرف پیٹ ہی پیٹ تھا۔

(ہفت روزہ چٹان صہ ۱۰ اگست ۱۹۷۰ء)

○ قادیانی جماعت کے ہائی کمانڈ میں اس پر سخت بحث ہوئی کہ ہمیں ان لوگوں کو ... نہیں دینا چاہئیے ...... تو مرزا ناصر احمد نے کہا۔ دس ہزار روپیہ کوئی چیز نہیں ... غیر احمدی دوستوں یا غیر معروف احمدیوں کی معرفت یہ روپیہ ایک مشت نہیں کیونکہ اس سے انھیں کرید ہوگی پندرہ بیس ٹکڑیوں میں بانٹ کر انھیں دیا جائے۔

(چٹان صہ ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء)

○ آئین شریعت کانفرنس میں جو جھنڈیاں لگی تھیں وہ سُرخوں کی تھیں یا پھر ایک بیل کے لئے قادیانی جماعت نے چندہ دیا تھا۔ راستے بھر جھنڈے بھی سرخوں یا پیپلیوں کے لہرا رہے تھے۔ جمعیت کا ایک بھی جھنڈا کسی کونے یا کھدر میں نہیں تھا ...... یہ لوگ ان کی ناؤ کے شرعی چپو ہیں۔

(چٹان صلا ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء)

○ ربوہ کی ایک خصوصی اطلاع کے مطابق ہفتہ وار مولانا کے (ترجمان اسلام) ...

... ہر ہفتے مرزائی خرید کر تقسیم کرتے ہیں مثلاً پنجاب یونیورسٹی جرنلزم کلاس میں ایک مرزائی طالب علم ہر ہفتے پانچ پرچے اپنے ساتھی طلبہ میں تقسیم کرتا ہے۔ مجلس احرار کے ایک ... (ضیاء القاسمی) (جسے شاہ جی مرحوم ازراہِ تفنن سنتو قوال کہا کرتے تھے) کا ماہنامہ ... اڑھائی سو چھپتا ہے کیلئے قادیانی جماعت نے خریدار مہیا کئے ...... معلوم ہوا ... کشمی چوک کے ایک ریستوران میں اس زاغ و زغن کو ایک سکہ بند قادیانی نے ازراہِ عقیدت دو سو روپے نقد نذر کئے۔

(چٹان ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء)

○ بھٹو نے قادیانی جماعت کے امام کو یقین دلایا ہے کہ وہ جمعیت العلماء ہزاروی ... سے وہی کام لے رہے ہیں جو اُن کا بھی مقصود ہے۔

(چٹان صنہ ۲۰ جولائی ۱۹۷۰ء)

حسب ذیل بیان جمعیت العلمائے اسلام ہزاروی کے ایک رکن محبوب الرحمٰن نے دیا۔ ... سادات نے چھاپا۔ ہم یہ بیان چٹان سے نقل کر رہے ہیں۔

○ آئین شریعت کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے چٹان نے جمعیت پر ذوالفقار علی بھٹو کی معرفت مرزائیوں سے دس ہزار روپے لینے کا الزام لگایا ہے۔ بیان باز نے بھٹو کا نام از خود شامل کیا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ کیا ہیں۔ کیا لعنۃ اللہ علی الکذبین انھیں کے لئے نہیں آیا؟ الخ

(چٹان صہ ۲۷ جولائی ۱۹۷۰ء)

پہلے بھٹو صاحب کی معرفت نہ سہی کسی اور ذریعہ سے سہی مرزائیوں سے روپیہ لینا ضرور ثابت ... یہی ہمارا مدعا ہے۔ کہ یہ لوگ ہاتھ مارنے میں بہت تیز ہیں۔

ایک اور لرزہ خیز اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ یہ ایک مرزائی پرویز اختر کا خط ہے جو چٹان ... اگست ۱۹۷۰ء کے پرچہ میں چھپا ہے۔ خط نہایت طویل ہے ہم اس کا آخری حصہ قارئین کی ... کرتے ہیں۔

○ خدا نے احمدیت پر میرے یقین کو اور پکا کر دیا ہے کہ جو لوگ احمدیت کے خلاف
ہیں وہ غلام غوث کے لاؤڈ سپیکر سے پٹ رہے ہیں ہمارے کعبے کی حفاظت اللہ تعالیٰ
نے اس صنم خانہ کے برہمنوں سے کرائی ہے۔ المخلص پرویز اختر

(چٹان ۳ اگست ۱۹۷۰ء)

اَب آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ علمائے نجد سراسر بکاؤ مال ہیں۔ یہ اپنے جنم دن سے تاریک
دور میں اصحاب زر کے ہاتھوں بکتے رہے۔ اور اپنی روسیاہی دوسروں کے چہرے پر ملا کر
کرتے رہے۔ اب ہم اس موضوع پر ان کے تابوت میں آخری کیل ٹھوک کر آگے بڑھیں گے
تو سہی۔ ع۔ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔

علمائے دیوبند کے تابوت میں آخری کیل:

○ ہمیں جمعیۃ العلماء ہزاروی کی ضرورت نہیں رہی۔ اس گروپ
کے علماء پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ بھٹو

ندائے ملت ۲۷ اگست۔ انہوں نے اپنے قابل اعتماد ساتھیوں سے کہا کہ ہزاروی
گروپ جمعیت العلمائے اسلام کے مولویوں کو درخور اعتنا نہ سمجھا کریں۔ اب ہمیں
ان لوگوں کی ضرورت نہیں ہے ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ ایک سوال کے جواب میں
کہا۔ ہم جمعیت العلماء ہزاروی گروپ کی سرپرستی کرتے رہے ہیں کیونکہ اس وقت
ایک سیاسی ضرورت کا تقاضا تھا کہ ہم ان علماء کو استعمال کریں۔

(چٹان صفحہ ۲۲ ۳۱ اگست ۱۹۷۰ء)

اور اَب ذرا چلتے چلتے بالکل تازہ خبر ملاحظہ فرماتے جائیں:

○ مجھے کوئی ہڈی نہیں ملی (مولانا عبدالحکیم) تقریب سے خطاب کرتے ہوئے
مولانا عبدالحکیم ایم این اے (دیوبندی جمعیت العلمائے اسلام) نے کہا کہ مظفر آباد
کنونشن میں وزیر اعظم بھٹو نے مجھے بلایا لیکن میں نے انکار کر دیا۔ لیکن دو وفاقی وزراء

پر کہ یہ وزیر اعظم کے وقار کا مسئلہ ہے میں نے پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار
اب کہا جارہا ہے کہ مجھے ہڈی دی گئی ہے۔

(ہفت روزہ افریشیا ج ۱ شمارہ ۵۲ صفحہ ۲۴۔ ۲۵ جولائی ۱۹۷۶ء)

اس وقت تک شامل نہ ہوئے جب تک ہڈی نہیں ڈالی گئی اور منہ میں ہڈی آتے ہی
میں شامل ہو گئے۔ ان کا ماضی و حال ان ہی غلاظتوں کثافتوں سے لبریز ہے۔
مبشر حسن نے کہا

○ ان مولویوں کو صرف کام پر لگایا جاسکتا ہے انہیں کوئی عزت دینا لفظ عزت
ہے۔ (چٹان صفحہ ۶ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

حضرات اور ان کے آستانے پر۔ توبہ کر لیجئے اللہ بھلی کرے گا۔
جبہ سائی کیجئے۔

ایک اہم مسئلہ اور اس کا تجزیہ

عبوسا قمطریرا کچھ دنوں سے — عوام الناس کو بھڑکا رہے ہیں
خدا ان عالموں کی لاج رکھے — جو سُرخوں سے وظیفہ پا رہے ہیں

کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں پہلے مسجد نبوی کے امام اور پھر سیرت کانگریس کے
مسجد حرام آئے۔ انہوں نے دورہ فرمایا اور چلے گئے۔ کچھ لوگوں نے فتویٰ پوچھا کہ نماز
اقتداء صحیح ہے یا نہیں؟ کچھ لوگوں نے جواب دیا کہ نجدی اور وہابی خیالات کی وجہ سے انکی اقتدا درست نہیں

: الجواب ھو الموفق للصواب

۷۶ - ۳ - ۲۶ ، ۵ ،

○ صورت مسئولہ منہا میں معلوم ہوا کہ امام صاحبان مذکور وہابی عقائد رکھتے ہیں اور

وہابی حضرات اہلسنّت والجماعت کو مشرک قرار دیتے ہیں۔

ایسی صورت میں ان کی اقتدا میں اہلسنّت والجماعت کس طرح نمازیں ادا کر سکتے

ہیں اگر تفصیل دیکھنا ہو تو محمد ابن عبدالوہاب نجدی کی کتب میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے اور

اس کے بعد جو علماء اس مسلک کے متبع رہے ہیں ان کی کتابوں سے معلوم ہو سکتی ہے

ایسی صورت میں جو نمازیں پڑھی گئیں ظاہر ہے کہ اُن کا اعادہ ضروری ہے۔

یہ میں نے اپنی معلومات کی بنا پر کہا ہے اور اگر یہ لوگ وہابی عقائد کے نہ ہوں

شافعی یا حنبلی ہوں تو بھی ان کے پیچھے حنفی آئمہ کی موجودگی میں ان کی اقتدا افضل نہیں

مہر دار العلوم امجدیہ (سید شجاعت علی قادری)

(ماخوذ از افریشیا ۹ اپریل ۱۹۷۶ء ج ۱ شمارہ ۱۴)

سوال وجواب کے بعد اصولاً بات ختم ہوجانی چاہئے تھی۔ کیونکہ بات مسلک کی تھی اگر کسی

مسلک کے لوگ دوسرے مسلک کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تو انہیں مجبور نہیں کیا جاسکتا

کبھی مجبور نہیں کرتے کہ سُنّی اُن کی اقتدا میں نماز پڑھیں۔ نہ سُنّی شیعہ حضرات کو مجبور کرتے ہیں کہ

اقتدا میں نماز ادا کریں۔

یا پھر یہ بحث ہونی چاہیئے تھی کہ ان نجدی وہابی آئمہ کی اقتدا میں نماز کیوں نہیں ہوتی

کسے کہتے ہیں؛ نجدی کون ہیں؟ آخر ان کی کیا خطا ہے کہ ان کی اقتدا میں نماز صحیح نہیں اور

و نظریات ہیں جن کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناروا و نادرست کہا گیا؟

مگر ایسا نہیں ہوا اصل مسئلہ سے ہٹ کر شہدے پن کا مظاہرہ کیا گیا۔ ناشائستہ

استعمال کیے گئے۔ اوّلاً اس کی تمامتر ذمہ داری ہفت روزہ افریشیا لاہور پر عائد ہوتی ہے

مصلحت زر اندوزی و اشاعت کے تحت اس مسئلہ کو خوب اُچھالا اور ہوا دی مگر

کی پرسکون فضا مسموم و آتشیں جھگڑوں سے لبریز ہوگئی تو بلی جمالو کی طرح دیوار پر جا چڑھا

ہوا تھا" افریشیا" جسے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس کے خریدار نہ ہونے کے برابر تھے۔ اس فتنہ

سے پروان چڑھا۔ اور پاکستان کا بچہ بچہ جان گیا کہ افریشیا بھی ایک ہفت روزہ ہے۔

سرکاری بساط کے وہ وظیفہ خور شرعی بھانڈ ہیں جن کی ملت فروشی و وطن دشمنی کی بے شمار

گذشتہ صفحات میں لکھ آئے ہیں — جن کی وقعت اس سے زیادہ نہیں کہ وہ ہر کھلاڑی کے

ناچتے رہیں۔

پھر ضیاء القاسمی اور اس کے دیگر ہمنواؤں (ہزاروی گروپ) یا دوسرے لفظوں میں علمائے

کی رگ عیت پھڑک اٹھی۔ ایک ماہر شاطر نے اپنے اغراض و مقاصد کے لئے انھیں ہشکارا اور پھر

کر یہ آوازوں سے پورا گلشن جناح بے تاب ہوگیا۔

وہی پرانی کانگریسی و احراری زبان استعمال ہونے لگی جس کی ایک جھلک آپ گذشتہ صفحات

آئے ہیں۔ اب ذرا ضیاء القاسمی (رکن اسلامی نظریاتی کونسل) کا ایک خطبہ ملاحظہ فرمائیں۔ جسے

بڑے غرور سے شائع کیا۔ عنوان ہے

تکفیر کا سر قلم کردوں گا (ضیاء القاسمی کا انتباہ)

(۱) علماء کا ایک طبقہ دین فروشی و فتویٰ فروشی کے ذریعہ اسلام کی عمارت میں شگاف اور پاکستان کے سینے میں ناسور پیدا کر رہا ہے اس طبقہ کو یہ احساس ہی نہیں کہ اس کی زبان کی لذت اور کام و دہن کی شیرینی پر اسلام نوحہ خواں ہے اور اس کی زبان کے چٹخاروں نے اندلس و بغداد اور سب سے آخر میں ہندوستان کو تباہ کیا ہے۔

(۲) گذشتہ دنوں کراچی کے ایک شوریدہ سر مولوی نے یہ فتویٰ دیا کہ مسجد نبوی کے امام کی اقتدا میں سواد اعظم اہلسنّت والجماعت کی نماز نہیں ہوتی اور جن لوگوں نے نمازیں پڑھی ہیں وہ اپنی نمازوں کا اعادہ کریں۔

(۳) مولانا نے کہا کہ میں آج کامل تین سال کی مسلسل خاموشی کے بعد اس مسلسل مذہبی جلسے سے خطاب کرنے آیا ہوں۔ اب صرف ایک جلسہ نہیں بلکہ پورے ملک کے طول و عرض میں

جلسے کئے جائیں گے اور جب تک گئوسالہ پرستی کے ان مریضوں کا اپریشن نہیں ہو جاتا اس وقت تک میری زبان اس میدان جنگ میں تلوار کی طرح کاٹتی کراچی چلی جائے گی۔

(جزء ۴) انگریزوں کے خوان یغما سے فیضیاب ہونے والے اور اس کی زلہ سائی اور کاسہ لیسی پر فخر کرنے والے اس طبقہ نے پہلے تو اندرون ملک علمائے حق کی تکفیر کر کے اسلام کے گھر کو آگ لگائی اور اب اس کی بیہودگی کی انتہا یہ ہے کہ اس نے ائمہ حرم کو اپنی بدزبانی کا شکار بنا کر پاکستان کو سعودی عرب کی نظر میں رسوا کرنے کی کوشش کی ہے۔

(جزء ۵) میرا دل تڑپ رہا ہے میرا وجود لرز اور کانپ رہا ہے ...... برگزیدہ انسانوں کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جائے۔

(جزء ۶) میں سیاست چھوڑ سکتا ہوں کونسل کی ممبری پر لات مار سکتا ہوں لیکن محمد کریم اور اپنے اسلاف کا دامن ہرگز نہیں چھوڑ سکتا اور جو ہاتھ ان دامن کو نوچنے کے لئے بڑھیں گے انہیں کاٹ دیا جائے گا، جو قدم ان کی طرف بڑھیں گے انہیں موڑ دیا جائے گا۔ اور جو زبان ان پر آمادۂ دشنام ہوگی اسے ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا جائے گا۔

(جزء ۷) میں پوچھتا ہوں کہ اگر ائمہ حرمین کی اقتدا میں نماز نہیں ہوتی تو پوری سردار سنگھ لائل پوری کی اقتدا میں نماز کیسے جائز تھی ...... چودھویں صدی کا جاہل مفتی وہاں کے سب سے بڑے اور باعظمت امام کے خلاف لب کشائی کر رہا ہے۔

(جزء ۸) میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان میں یہ بات طے ہے کہ دیوبندی مسلک کی مسجد کا امام اور خطیب بھی دیوبندی ہوتا ہے اور بریلوی مکتب فکر کی مسجد کا امام اور خطیب بریلی کا ہی کوئی "طفل مکتب ہوتا ہے کوئی دوسرا نہیں ہوتا تو پھر کیسے ممکن ہے کہ مسجد نبوی کا امام اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے خلاف کوئی دوسرا آدمی بن جائے۔ تمہاری مرضی کے خلاف ہونا ممکن نہیں تو اللہ کی مرضی کے خلاف ہونا کیسے ممکن ہے؟ ...... خدا کا انتخاب ہرگز غلط نہیں ہو سکتا۔ اور جو خدا کے انتخاب کو غلط

کہتا ہے اسے مفتی یا امام خطیب بنانے کی بجائے پاگل خانہ بھیجنا زیادہ مناسب ہے۔

اس گروہ کی ابتدا خیر آباد کے ایک مولوی سے ہوئی وہ انگریز کا معروف ایجنٹ تھا۔ اس کے بعد انگریز نے ایک اور مولوی کو پیدا کیا اور انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے پورے ہندوستان کے علماء کی تکفیر کی الخ۔ اس طرح اس سامری طبقہ کا ہر ایرا غیرا نتھو خیرا مفتی بن کر اسلام اور عالم اسلام کو ضعف پہنچا رہا ہے۔

عبدالستار خاں نیازی اور مولانا شاہ احمد نورانی نے لندن جا کر شاہ فیصل کو کافر کہا۔ اس کا ثبوت "دھماکہ" نامی کتاب ہے۔ اگر یہ لوگ شاہ فیصل کو مسلمان نہیں سمجھتے تو پاکستان چھوڑ دیں ...... جب تک یہ لوگ تائب نہیں ہوں گے اور علماء و اکابر کی تکفیر کا مشغلہ نہیں چھوڑیں گے اس وقت تک ان کا تعاقب جاری رہے گا اور میں خیبر سے لے کر کراچی تک ان کا پیچھا کروں گا اور اگر انہوں نے یہ کافر گری کا شیوہ ترک نہ کیا تو پاکستان کے مسلمان انہیں مار مار کر پاکستان سے نکال دیں گے۔

انتخابی نتائج خواہ کچھ ہوں سیاست پر اس کا کیسا ہی اثر پڑے میں اس چیز سے بے نیاز ہوں ...... اب پاکستان سے فتنۂ تکفیر ختم ہوگا یا اہل تکفیر ختم ہوں گے۔ اس کے بغیر کوئی دوسرا راستہ نہیں۔

مجھے نہ دائیں بازو کا خطرہ ہے نہ بائیں بازو کا ڈر ...... میرے جانباز میرے ہمرکاب ہوں گے۔ جو طاقت میری مزاحمت کرے گی وہ پاش پاش ہو جائے گی ... اور پھر ...... مولانا قاسمی کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی۔

ہفت روزہ افریشیا ج ۱ شمارہ ۴۴
۳۰ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۷۷ء
صفحات ۱۳-۱۴

ہفواتِ نجد و دیابند کے چند اور نمونے

(۱) وہاب تو اللہ کو کہتے ہیں اور یائے نسبتی ساتھ لگادی........ تو اس یائے نسبتی کے ساتھ اس کا معنی ہے اللہ والا (لہٰذا وہابی کے معنی ہوئے اللہ والا) اب میں مفتی مذکور سے پوچھتا ہوں اگر اللہ والوں کے پیچھے نماز نہیں ہوئی تو شیطان کے پیچھے ہوگی ؟

(۲) دراصل یہ لوگ ہندوستان میں انگریز نے اپنی ضروریات کے لئے پیدا کر رکھے تھے اور ان سے انگریز اپنے حق میں اور تحریک آزادی کے علمبرداروں کے خلاف فتوے لکھاتا تھا۔ اب یہی لوگ جو انگریز کے ایجنٹ ہیں ائمہ حرمین کے بارے میں فتوے دیتے ہیں۔

(دازلیشیا ص۴ شمارہ ب ۴۵ ۔ ۷ تا ۱۳ مئی ۱۹۷۶ء)

ایک اور ہیں مولانا محمد دین شاگرد خاص شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی ان کی تحریر من وعن قاسمی کی سی ہے ۔ وہی سوال وجواب وہی تندی وتیزی اور وہی جہالت وسفاہت ایک ہی بھاڑ کے چنے ہیں اور ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ۔ سُر ملا کر بولتے ہیں۔ اب یہ الگ بات ہے کہ بولتے بولتے بے سُری ہانکنے لگتے ہیں۔

ضیاء القاسمی اور اس طبقہ کے لوگ کیا ہیں ؟ ان کے متعلق ہم بہت کچھ لکھ آئے ہیں اور کچھ آئندہ صفحات میں آپ دیکھیں گے ۔ اس جگہ ہم ضیاء القاسمی اور اس کے ہمنواؤں کے سوالات کا مختصر جواب دینا چاہتے ہیں تاکہ صورت حال واضح ہو سکے۔

کسی وہابی نجدی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی :

یہ صرف ہمارا ہی نہیں بلکہ خود علمائے دیوبند کا بھی فتویٰ ہے کہ وہابی خبیث ہیں۔ خارجی ہیں ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ۔ چنانچہ حسین احمد مدنی ۔ صدر دیوبند لکھتے ہیں۔

○ فتاوٰی رشیدیہ میں متعدد مقامات پر حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے طائفہ وہابیہ غیر مقلدین کو فاسق تحریر فرمایا اور ان کی اقتدا کو مکروہ لکھا ہے ۔ سلف صالحین و ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے فسق عائد ہوتا ہے۔

(الشہاب الثاقب ص۹۸)

وہابی نجدی اور ائمہ حرمین حنبلی ہیں :

اس کا جواب بھی حسین احمد مدنی نے دیا ہے ۔ ملاحظہ فرمائیں :

○ وہابیہ نجد عرب اگرچہ بوقت اظہار دعویٰ حنبلی ہونے کا کرتے ہیں لیکن عملدرآمد ان کا ہرگز جملہ مسائل میں امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر نہیں بلکہ وہ بھی اپنے فہم کے موافق جس حدیث کو مخالف فقہ حنابلہ خیال کرتے ہیں اس کی وجہ سے فقہ کو چھوڑ دیتے ہیں ان کا بھی مثل غیر مقلدین ہند اکابر امت کی شان میں الفاظ گستاخانہ و بے ادبانہ استعمال کرنا معمول بہ ہے۔ (الشہاب الثاقب حسین احمد مدنی ص۶۷)

الغرض اب ذرا مسلسل جناب حسین احمد مدنی کے الفاظ وہابیوں نجدیوں کے متعلق پڑھتے چلے جائیں اور خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا ایسے لوگوں کی اقتدا درست ہے یا نہیں ؟

نجدیوں کے نزدیک حرمین شریفین کے وہابی علماء گستاخ رسول ہیں :

جناب حسین احمد مدنی لکھتے ہیں :

○ شان نبوت وحضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص۵۰)

○ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بھی نہیں

کر سکتے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۴۴)

○ وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالۃ جانتے ہیں اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ وابیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں۔ ...... غیر مقلدین اسی طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں

(الشہاب الثاقب صفحہ ۶۲)

بولو اے سنتو قوال کے پیروکارو ؟ ان عبارات کو جو تمہارے پرکھوں نے لکھا ہے جھوٹ کا پہاڑ کذب بیانی کرنے سے کیا فائدہ ؟ اپنے گریباں میں کیوں نہیں جھانکتے ؟ اپنے غلاظت سے لتھڑے ہوئے دامنوں کا جائزہ کیوں نہیں لیتے ؟

یہی نہیں بلکہ حسین احمد مدنی نے تو انھیں قاتل تک لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

○ جبکہ انہوں نے غلبہ کرکے حرمین شریفین پر حاکم ہو گئے ہزاروں کو تہ تیغ کرکے شہید کیا

(الشہاب صفحہ ۴۲)

اور ذرا دیکھئے مولانا مودودی آپ کے بزرگان دین کے متعلق کیا لکھتے ہیں!

○ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے۔ (خطبات مودودی صفحہ ۱۹۶)

○ یہ بنارس اور ہردوار کے پنڈتوں کی سی حالت اس دین کے نام نہاد خدمت گزاروں اور مرکزی عبادت گاہ کے مجاوروں نے اختیار کر رکھی ہے جس نے مہنت گری کی جڑ کاٹ دی تھی۔ (خطبات مودودی صفحہ ۱۹۶)

حرمین شریفین کے متعلق جناب **مودودی** فرماتے ہیں:

○ ہر طرف جہالت گندگی طمع بے حیائی دنیا پرستی بد اخلاقی بدانتظامی اور عام باشندوں کی طرح گری ہوئی حالت نظر آتی ہے۔ (خطبات مودودی صفحہ ۱۹۵)

دیوبندی وہابی اور غیر مقلد وہابی دونوں ہی سے سوال ہے کہ فرمایئے جو لوگ اس فطرت کے ہوں ان کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟

نیز یہ بھی فرمائیں کہ اگر حرمین کے رہنے والے نجدی بقول آپ کے خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں

...حسین احمد مدنی اور مولانا مودودی کو کیا کہیں گے ؟

...صرف اتنا قصور تھا کہ ہم نے ان کے پیچھے نماز مکروہ کہا تو دیوبندی وہابی اور غیر مقلد وہابی ...زمین و آسمان ایک کر دیئے۔ اور کذب و افترا کا طوفان برپا کر دیا۔ پوری سرزمین پاکستان کا ...کر کے رکھ دیا۔ مگر جب حسین احمد مدنی نے خبیثہ ، شنیعہ ، فاسق ، جاہل کہا اور مودودی ...مہنت ، پنڈت ، بے حیاء ، زر پرست ، بد اخلاق کہا۔ اور اس پاکیزہ سرزمین کو جہالت ...بے حیائی کا مرکز قرار دیا تو ان پر کوئی الزام نہیں آخر کیوں ؟ کیا دیوبندی مکتبۂ فکر کے دل و دماغ ...سچائی قبول کرنے کا کوئی خانہ باقی نہیں رہا ؟ ویسے تو یہ لوگ بڑے حق گو اور پارسا ہیں ...الا باللہ العلی العظیم۔ اگر یہی حق گوئی و پارسائی ہے تو ہم ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ جو صحیح ...کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

...بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ اسی الشہاب الثاقب مصنفہ حسین احمد مدنی صدر دیوبند ...اور مندرجات ملاحظہ فرمائیں۔

○ صاحبو۔ محمد ابن عبدالوہاب نجدی ابتدا تیرھویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتال کیا ان کو اپنے خیالات کی تکلیف دیتا تھا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۴۲)

○ محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں ان سے قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

(الشہاب الثاقب صفحہ ۴۳)

○ زیارت رسول مقبول و حضوری آستانہ شریف و ملاحظہ روضۂ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت ، حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اسی نیت سے سفر کرنا محظور و ممنوع

جانتا ہے۔ (الشہاب الثاقب صـ۴۵ حسین احمد مدنی)

○ اور بعض اپنے سفرِ زیارت کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کو) زنا کے درجے کو پہنچاتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب صـ۴۶)

○ شانِ نبوت اور حضرت رسالت میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرورِ کائنات خیال کرتے ہیں۔

(الشہاب الثاقب صـ۴۷)

○ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود بر خیر الانام کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں

(الشہاب الثاقب صـ۶۶ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

کیا کسی اہل ایمان کی غیرتِ ایمانی یہ برداشت کر سکتی ہے کہ جن لوگوں کے عقائد ونظریات [illegible] (جیسا کہ حسین احمد مدنی نے بیان کیا) اُن کے پیچھے نماز پڑھے۔ انھیں بزرگ جانے۔ انھیں اپنا [illegible] پیشوا سمجھے۔ میں تمام دیوبندیوں سے کہتا ہوں کہ وہ یا تو اپنے حسین احمد مدنی کو مطعون کریں یا پھر [illegible] حرکات سے باز آجائیں۔

ضیاء القاسمی کے تابوت میں آخری کیل:

مولانا محمد انور کاشمیری شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند فیض الباری کے مقدمہ میں [illegible]

○ اَمَّا محمد بن عبد الوہاب نجدی فَكَانَ رَجُلًا بَلِيدًا قَلِيلَ الْعِلْمِ فَكَانَ يُسَارِعُ إِلَى الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ محمد ابن عبد الوہاب نجدی ایک کم فہم بدعقل اور بے علم شخص تھا اور کفر کا حکم لگانے میں جلد بازی سے کام لیتا تھا۔

(اور) پھر کیا ضیاء القاسمی اور ان کی ذریات یہ ثبوت دے سکتی ہے کہ آج تک سعودی [illegible] کسی رہنما نے، کسی وزیر وسفیر نے بشمول امام الحرمین اپنے دورۂ پاکستان میں کبھی بھی مزار قائد اعظم [illegible] حاضری دی یا فاتحہ پڑھی۔ امام حرم عبد اللہ السبیل نے تو کراچی نشتر پارک کے جلسہ میں خطاب کرتے [illegible] یہاں تک کہہ دیا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا جلسہ وجلوس نکالنا قومی دن منانے یہود و [illegible]

[illegible] ہے کراچی کے دیوبندیوں نے پوسٹر کی شکل میں مع ترجمہ کے شائع کیا۔ گویا تمام پاکستانی [illegible] کے مقلد وپیروکار کافر ومشرک ہوئے؟ اگر کوئی غیرت مند حکومت ہوتی تو اس قسم کی گفتگو کرنے [illegible] ملک سے نکال باہر کرتی مگر یہاں کے تو رنگ روپ ہی نرالے ہیں۔ یہاں مرزائیوں اور خود دشمنان [illegible] کی پرورش اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے تمام زندگی ہندوؤں کے راتب پہ [illegible] ایمان فروشی وملت فروشی کے کاروبار کیئے اب وہ جلسوں میں بڑیں مارتے پھرتے ہیں۔

[illegible] اور اس کے غلیظ ہاتھوں پر بیعت جہاد کرنے والے سُن لیں:

کہ ان عقائد رکھنے والے کسی امام کے پیچھے چاہے وہ مکہ ومدینہ کا ہی کیوں نہ ہو کسی غیرت مند مسلمان [illegible] ہرگز ہرگز نہیں ہوتی۔ اگر مُلّاۓ دیوبند کی غیرت کا جنازہ نکل گیا ہے۔ اور سکّوں کی دمک نے ان کے [illegible] ونظریات تک روند ڈالے ہیں۔ خود اپنی ہی کتابیں دیکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تو اس میں ہمارا [illegible] قصور ہے!

چلئے ہم مان لیتے ہیں کہ نجدی حکومت خدا کی مرضی سے قائم ہوئی ہے۔ اور نجدی ائمہ کی امامت [illegible] اور رسول کی منظوری سے ہے۔ اس لئے کہ مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام ہیں ......

[illegible] کیا فاضلین دیوبند خلاف عادت ہمارے چند سوالات کے جوابات دینے گوارہ فرمائیں گے؟

سوال نمبر ۱: خاص خدا کے گھر خانۂ کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے اور ان کی پرستش کی جاتی تھی۔ اور سینکڑوں سال بتوں کی پوجا پاٹ ہوتی رہی۔ کیا یہ بھی خدا کی مرضی سے تھا؟ اور اگر نہیں تو [illegible] کیوں اُسے فوراً ہی نیست ونابود کر دیا۔ یا پھر خدا مجبور تھا جو بتوں کو اپنے گھر سے باہر نہ کر سکا [illegible] جواب صاف اور واضح ہونا چاہیئے۔

سوال نمبر ۲: دوسرا سوال بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کے بارے میں ہے جس پر اسرائیل کا قبضہ [illegible] ہے اس کے متعلق آپ حضرات کا کیا خیال ہے۔ یہ قبضہ وغلبہ اللہ کی مرضی سے ہے یا نہیں؟ اگر ہے [illegible] آپ مخالفت کیوں کرتے ہیں پھر تو آپ انھیں بھی پیشوا تسلیم کریں اور اگر نہیں تو پھر خدا کی قدرت کہاں ہے؟ ان سے قبلہ اوّل کو فارغ کیوں نہیں کراتا؟ جواب فاضلانہ تحریر فرمائیں۔

سوال نمبر ۳ : حقیقتاً یزید پلید اور آپ کے یزید رحمۃ اللہ علیہ کی حکومت حجاز مقدس [illegible]
بلکہ حجاج کی سنگ باری سے خانۂ کعبہ مجروح ہوا کیا خلافت یزید بھی برحق تھی ؟ اگر برحق تھی تو [illegible]
کے متعلق آپ کے کیا خیالات ہیں۔ اور اگر برحق نہیں تھی تو پھر مسجد الحرام اور مکہ مدینہ پر قبضہ [illegible]
ہوں گے۔ جواب عنایت فرمائیے۔

سوال نمبر ۴ : نجدی حکومت سے پہلے حجاز مقدس پر ترکیوں کی حکومت تھی وہ کس کی [illegible]
ہوئی تھی۔ فرمائیے ترکی حکومت خدا و رسول کی مرضی سے قائم ہوئی تھی یا اللہ و رسول کی مرضی کے [illegible]
اگر خدا اور رسول کی مرضی سے قائم ہوئی تھی کیونکہ آپ کے اصول کے مطابق وہاں حکومت قائم ہونا ہی [illegible]
برحق ہونے کی دلیل ہے تو پھر آپ کے آباء نجدیوں نے ان کا قتل عام کیوں کیا ؟ اور اگر خدا کی [illegible]
خلاف تھی تو پھر قائم کیوں ہوئی ؟ .... اور پھر وہاں پر جو آئمہ تھے وہ آئمہ حرمین شریفین [illegible]
اگر تھے تو انہیں تہ تیغ کیوں کیا گیا ؟ حرم محترم میں خون کی ندیاں کیوں بہائی گئیں ؟ وہاں کے باشندوں [illegible]
قتل کیا گیا۔ ان لوگوں کے مال کیوں لوٹے گئے ؟ مقامات مقدسہ پر تباہی کیوں نازل کی گئی ؟ [illegible]
مزارات کیوں پامال کئے گئے ؟ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے مزار کو گولیوں کا نشانہ کیوں بنایا گیا ؟ [illegible]
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کو کیوں روندا گیا ؟ مساجد کی بے حرمتی کیوں کی گئی ؟ [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم پر گھوڑے کیوں باندھے گئے وضاحت فرمائیں۔

سوال نمبر ۵ : اور چلتے چلتے اس کا بھی جواب دے دیں کہ کفار مکہ اور منافقین مدینہ کیا [illegible]
کے باہر رہتے تھے ؟ اگر نہیں تو پھر وہ کیوں معزز نہیں ؟ وہ بھی تو اُسی مقدس سرزمین کے رہنے [illegible]

سوال نمبر ۶ : فرمائیے کیا حرمین پر نجدیوں نے بالجبر قبضہ نہیں کیا ؟ چاروں مصلّے نہیں [illegible]
اپنے مسلک کے امام مقرر نہیں کئے گئے ؟ ہندوستان کی مسجدوں پر ہندوؤں نے قبضہ نہیں کیا ؟ [illegible]
نے مساجد کی بے حرمتی نہیں کی ؟ اسے آپ کیا کہیں گے ؟ کیا یہ رضائے الٰہی سے ہوا ؟ ...... [illegible]
سب نے رضائے الٰہی اور قضائے الٰہی میں فرق نہیں جانا۔ میں بتاتا ہوں۔ کوئی دیوبندی اس کا [illegible]
نہیں دے سکتا۔ یہ سب کچھ جو ہوا قضائے الٰہی تو ہو سکتا ہے رضائے الٰہی نہیں ہو سکتا ......

[illegible] بھی کہا ہے کہ اگر شاہ فیصل کو نہیں مانتے تو پاکستان چھوڑ دیں وغیرہ وغیرہ

[illegible] لدھیانے کا ایک جیب کترا ۔ امرتسر کے ایک بھانڈ
اور لائیلپور کے دو مسخرے ۔ سنتو قوال ۔ (چٹان ص ۳، ۳ اگست ۱۹۷۰ء)
[illegible] گویا ۔ ہاشمی کی بانسری ۔ غلام غوث ۔ مفتی محمود کی جھانجھ ضیاء القاسمی (حوالہ مذکور ص ۶)

[illegible] پوچھتا ہوں کہ کیا پاکستان شاہ فیصل نے بنایا تھا یا تمہارے پرکھوں نے ۔ کیا تاریخ کے وہ تمام
[illegible] الٹ دیئے جائیں جن میں تمہارے اور تمہارے اکابرین کے گھناؤنے کردار سڑے ہوئے زخم کے
[illegible] کی طرح کلبلاتے پھرتے ہیں ۔ رہی بات دھمکیوں کی تو جواباً عرض ہے ۔

[illegible] ذبل عنین فقیہان ڈبل میم — بر ہم ہیں تو کیا صحت قضا سے بھی لڑیں گے
[illegible] کے نکالیں گے نشتر گر بہ کا مجرکیں — دو مسخرے کی گلگونہ قبا سے بھی لڑیں گے

[illegible] عرب تعلقات کی تو ہم سے پہلے اپنے مردِ حق کی بات سن لیں :

○ ہم عربوں کے مخالف نہیں جناب مفتی صاحب ہی کی طرح ان کے حامی ہیں مگر ہم کبھی
کبھی یہ گلہ عربوں سے ضرور کرتے ہیں کہ انہیں اشتراکیت کے بارے میں جو خوش فہمی ہے
وہ بجا نہیں ۔ ظاہر ہے کہ ہم مسلمان عربوں کے حامی ہیں نہ کہ عرب اشتراکیوں کے ۔ اشتراکی
جو بھی ہو ۔ جس قوم کا ہو ۔ جس ملک کا ہو وہ اسلام کے مؤقف سے جدا ہے ۔ اگر عرب کل
کامل اشتراکی بن جائیں تو اسلام کے رشتے سے ہم میں ان میں کیا قرابت رہ جاتی ہے ؟
مفتی (محمود) صاحب سوچیں پھر سوچیں ۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں پھر بھی قرابت جاری رکھو
مگر صاحب ہم تو صرف اُس سے قرابت رکھیں گے ۔ جو اسلام سے قرابت رکھتا ہو ورنہ معاملہ
محض سیاسی تعلقات کا رہ جاتا ہے جیسا کہ امریکہ یا برطانیہ یا چین اور روس سے ہمارے
تعلقات باہمی مفاد کے حوالے سے ہوں گے ۔ کسی مذہبی روحانی یا نظریاتی رشتہ داری
کی اس میں کوئی گنجائش نہیں ۔

(ہفت روزہ چٹان ص ۸، ۹ نومبر ۱۹۷۰ء)

بالکل یہی خیال ہمارا ہے۔ اگر کسی کے خیالات نجدی ہیں۔ وہابیت کا پیروکار ہے۔ عقائد
فاسدہ رکھتا ہے تو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ

محمد عربی کا بروئے ہر دو سرا است
کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

شاتمین رسول اور گستاخان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز نہیں ہوتی چاہئے وہ امام
نہ ہو۔ رہی بات پاکستان کی رسوائی کی تو اس کا خارجہ پالیسی سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ کی بات
اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہماری خارجہ سیاست میں تبدیلئ مذہب بھی ایک شرط لازم بن جائے
تعلقات قائم کریں پہلے اس کے عقائد و نظریات قبول کریں۔ ورنہ اپنائیت پیدا نہیں ہوگی

یا للعجب ؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہئے

آخری ضرب ؛

جناب زاغ دخمہ (ضیاء القاسمی) نے علمائے اہلسنت کو انگریزوں کا ایجنٹ بھی کہا
انگریزوں کا ایجنٹ کون ہے؟ آپ خود فیصلہ کریں۔ حوالے ہم دیتے ہیں۔

○ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں جبکہ انگریز ہندوستان پر قبضہ کر رہے تھے اور آخری
مسلمان بادشاہ بہادر شاہ ظفر اپنی مسلمان فوج انگریزوں سے لڑا رہے تھے۔ مولوی محمد
قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند رشید احمد گنگوہی مولوی ضامن یہ دیوبندی ٹولہ
انگریزوں کے ساتھ ہو کر مسلمان غازیوں سے مقابلہ کر رہا تھا چنانچہ مولوی ضامن مسلمانوں
کے ہاتھوں مارا گیا۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (تذکرۃ الرشید مصنفہ عاشق الٰہی دیوبندی ص۷۴)

○ نیز دیوبندیوں وہابیوں کے مشترکہ پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے انگریزوں سے
جہاد حرام قرار دیا۔ (تفصیل سوانح احمدی ص۱۰۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

سید صاحب اپنے نام نہاد جہاد کے دوران رنجیت سنگھ کے پاس سفارت روانہ
کرتے ہیں تو پھر کیا ہوتا ہے:

○ اس سفارت کا جواب سید صاحب نے مولوی خیر الدین شیرکوٹی اور حاجی
بہادر خاں کے ہاتھ بھیجا وہ سب سے پہلے جنرل ونٹورا کی ملاقات کو گئے اور یہ سفارت
رنجیت سنگھ کے بجائے ونٹورا سے ملاقات کر کے واپس آگئی۔

(موج کوثر ص۲۷ ص۲۸)

[illegible] جنرل ونٹورا سے کیا تعلق تھا؟ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ یہ حضرات در اصل برٹش
[illegible] کار تھے بلکہ قطعی یقیناً انگریزوں کے وفادار و وظیفہ خوار تھے۔ انھیں انگریز سے کبھی بھی
[illegible] پرخاش نہیں رہی۔۔۔۔۔ اور یہی ڈاکٹر شیخ محمد اکرم صاحب سی ایس پی جو سرتاپا دیوبند نواز
[illegible] موج کوثر ص۵۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

○ مثلاً مولانا بشیر احمد جن کے مولانا مہر بیحد مداح ہیں اور جنھیں امیر حبیب اللہ خاں
[illegible] ہزار روپے سالانہ تنظیمی اخراجات کے لئے دیا کرتے تھے۔ دوسری قوتوں کے
آلۂ کار تو نہیں بن گئے؟ امیر نعمت اللہ خاں کے زمانہ امست کے جو چشم دید حالات
مولانا محمد علی قصوری نے لکھے ہیں ان کو پڑھ کر طبیعت کو دکھ ہوتا ہے۔

(موج کوثر ص۵۰)

وہ دکھنے والی باتیں یہی تھیں کہ مولانا بشیر احمد دوہرا کردار ادا کر رہے تھے۔ امیر حبیب اللہ خاں
[illegible] رقم اینٹھتے اور انگریزوں کی ناز برداری بھی کرتے۔ یعنی چارہ امیر حبیب اللہ خاں کے استھان پہ
[illegible] انگریزوں کے کنٹرول میں۔

○ تو ایک شخص نے دریافت کیا (مولوی اسماعیل سے) کہ آپ انگریزوں پہ جہاد کا فتویٰ
کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا کہ ان پہ جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں۔ ایک تو ہم ان
کی رعیت ہیں۔ دوسرے ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی
نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ اگر کوئی ان پہ حملہ آور
ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ برطانیہ پہ آنچ

نہ آنے دیں۔ (حیات طیبہ از مرزا حیرت صـ۲۹۲)

یہ زبان اور توضیح و تشریح خالص بکاؤ لوگوں کی ہوتی ہے۔ ہم اپنے دور میں بھی اس قسم کی توضیحیں سُن رہے ہیں۔ اور اسماعیل دہلوی اور ان کے گروہ سے تو ناممکن ہے کہ وہ انگریزوں کی مخالفت کریں۔ یہ انگریزوں ہی کی برکت تھی کہ نجدی ترکوں کے خلاف لڑ کر جزیرۃ العرب میں وہابی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور اب انہیں کے تعاون سے برصغیر میں وہابی اسٹیٹ کی بنیاد رکھی گئی اور سکھوں سے جنگ کا تو صرف ایک بہانہ تھا۔ انگریزوں نے ان کے طریقۂ کار کو سمجھا اور انہیں استعمال کر کے ایک تیر میں دو شکار کیے۔ سکھوں کی قوت ان کے ذریعہ کمزور کی اور پورے پنجاب کو لے لیا۔ اس کے ساتھ ہی حکمرانِ پشاور کو بھی ختم کر ڈالا۔ اور خود یہ بھی مٹ گئے۔ اور وہابی سٹیٹ نہ بن سکی لیکن انگریز ان سے زیادہ ذہین ثابت ہوا۔

○ یہ بھی روایت ہے کہ اثنائے قیام کلکتہ میں ایک روز مولانا اسماعیل شہید وعظ فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے مولانا سے یہ فتویٰ پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے کہ نہیں۔ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا۔ ایسی غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں۔ (تواریخ عجیبہ منشی جعفر تھانیسری)

اور ذرا تذکرۃ الرشید بھی دیکھ لیں کہ مجاہدین آزادی کے متعلق گورنمنٹ برطانیہ کے بارے میں ان کی کیا رائے تھی۔ لکھتے ہیں:

○ بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی۔ انھوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم بلند کیا۔

(تذکرۃ الرشید)

(اور جب مجاہدین کا یہ ٹولہ انگریزوں کی دعوتیں اُڑاتا میدان جنگ کی طرف بڑھتا ہے کہ انگریزی حکومت کے مقدمۃ الجیش کے فرائض انجام دے سکے تو پھر

○ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے

کشتی کے قریب آیا۔ اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں۔ حضرت نے کشتی سے جواب دیا میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اُترا اور ٹوپی ہاتھ میں لئے کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا کہ تین روز سے میں نے اپنے ملازم یہاں کھڑے کرائے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انھوں نے اطلاع کی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلہ کے ساتھ آج اس مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر میں غروب آفتاب تک کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ ...... سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے اور کھانا لے کر قافلہ میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔

(سیرت سید احمد از ابوالحسن ندوی ج ۱ صـ۱۹۰)

ارے یہ کیا ہے؟ یوں تو

بے شرع شیخ ہمارے تو تھوکتے بھی نہیں

مگر اندھیرے اُجالے میں چوکتے بھی نہیں

اب میں آپ کے مردِ حق کے دو اور حوالے دکھاؤں۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ دیوبندی اور وہابی کس بے حیائی اور دیدہ دلیری سے ہندوؤں سے رقمیں وصول کرتے۔ اور بے شرمی سے ہضم کر جاتے

○ جب مولانا غلام غوث دھنکار کر اٹھنے لگے تو شاہ جی نے روک لیا۔ مولوی جی آپ کہاں جا رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ کے خلاف شورش کچھ چارج کر رہا ہے۔ مولوی صاحب رک گئے۔ میں نے ترتیب وار چارج لگانے شروع کیے کانگرس کا روپیہ ساٹھ ہزار، دس ہزار کی ایک قسط اور پچاس ہزار کی دوسری قسط اور یونینسٹ پارٹی .... ابھی فقرہ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ مولانا غلام غوث نے ایک ایک شق پر زور دیا۔ کچھ دیر تو سناٹا چھایا رہا پھر سکوت ٹوٹا۔ مولانا نے تسلیم کیا کہ روپیہ لیا گیا ہے ..... مجھے صاحبزادہ فیض الحسن شاہ مولانا مظہر علی اظہر کے مکان پر لے گئے۔ رات وہیں کاٹی۔ مولانا اس افشا کو برا خیال کرتے تھے۔ اور مضطرب بھی تھے .... مولانا مظہر علی اظہر نے تسلیم کیا کہ روپیہ لیا گیا ہے۔

لیکن اس کے سزاوار وہ تنہا نہیں بلکہ باقاعدہ مشورے سے رقم قبول کی گئی ...
دس ہزار روپیہ داؤد غزنوی نے دیا تھا۔ اور شیخ حسام الدین اس وقت موجود تھے ...
دوسری قسط بھی انہیں حضرات کے مشورے سے حاصل کی گئی۔ یعنی شیخ حسام الدین ...
مولانا حبیب الرحمٰن کو لدھیانے خط لکھا کہ وہ کلکتہ میں کانگرس ہائی کمانڈ تک پہنچیں ...
مولانا حبیب الرحمٰن کلکتہ گئے۔ مولانا ابوالکلام ایک لاکھ روپے کے لگ بھگ رقم ...
کو تیار ہو گئے مگر سردار پٹیل جو کانگرس کے خازن تھے۔ اس سے اختلاف کیا ...
پچاس ہزار کا چیک لالہ بھیم سین سچر کی تحویل میں دیا گیا۔ جو ان کی معرفت دفتر احرار میں
پہنچا۔ پھر اس رقم کی بندربانٹ کی گئی۔

(تفصیل کیلئے دیکھیں تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء صفحہ ۱۰۴ تا صفحہ ۱۰۶ ...

اَب ذرا ہندوؤں کی تعریف اور مسلمانوں کی تذلیل بھی ملاحظہ فرمالیں۔

۲۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کی شب کو بمبئی کی مجلس احرار کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے
مولانا عطاءاللہ شاہ بخاری نے فرمایا؛

○ پاکستان کے دونوں اجزا ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں گے۔ اور ان کے درمیان
۲۶ کروڑ ہندوؤں کی ایک زبردست حکومت ہو گی جس کے پاس سرمایہ ہوگا۔ ہنرمند
اور صاحب دماغ آدمی ہوں گے۔ جواہر لعل ہوگا۔ گاندھی جی مہاراج ہوں گے۔
کالاناگ راج گوپال اچاریہ ہوگا۔ مالوی جی ہوں گے۔ برخلاف اس کے بنگال، پنجاب
سندھ، سرحد کے مسلمان زیادہ تر کمیں ہیں۔ یعنی لوہار۔ بڑھئی۔ موچی کسان، مزدور
(تفصیل کیلئے دیکھئے۔ قائداعظم محمد علی جناح اور ان کا عہد صفحہ ۲۸۳ مصنف رئیس احمد جعفری)

○